SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, December 24, 2003

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at six in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فمآ اوتیتم من شی ء فمتاع الحیوٰۃ الدنیا وما عنداللہ خیروابقیٰ
للذین اٰمنوا و علٰی ربھم یتوکلون۔ والذین یجتنبون کبٰئر الاثم و
الفواحش واذا ماغضبواھم یغفرون ۔ والذین استجابوالربھم
واقاموالصلٰوۃ وامرھم شورٰی بینھم وممارزقنھم ینفقون۔

ترجمہ: (لوگو) جو (مال و متاع) تم کو دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا
(ناپائیدار) فائدہ ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ بہتر اور قائم رہنے والا
ہے (یعنی) ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ
رکھتے ہیں ۔ اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز
کرتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو اپنے پروردگار
کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے

سے کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (سورۃ الشوریٰ، آیات ۳۶ تا ۳۸)

جناب امان اللہ کنرانی: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: کس بات کا ہے۔ rules کا خیال رکھیں۔

جناب امان اللہ کنرانی: جناب چیئرمین! یہ سینیٹ کا ادارہ پارلیمانی system کے اندر، وفاقی مملکت کے اندر وفاق کا نمائندہ ادارہ ہے اور سینیٹ میں اس لئے چاروں وفاقی اکائیوں کو برابر کی نمائندگی دی گئی ہے۔ اس تصور کو ابھارنے کے لئے کہ اس ملک کا وجود چار اکائیوں پر قائم ہے مگر آج چار اکائیوں میں سے جو کچھ حالات بلوچستان کے اندر بنائے جا رہے ہیں اس قسم کے حالات ہیں جو ۱۹۷۱ء کے اندر-----

Mr. Chairman: Be specific please.

جناب امان اللہ کنرانی: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ، اس سینیٹ کے ادارے کے حوالے سے، اس قومی ذمہ داری کے حوالے سے کہ جب ایک ادارے کے اندر ہم بیٹھے ہیں، جب ہم وفاق کی نمائندگی کرتے ہیں اور برابری کی بنیاد پر نمائندگی کی بات کرتے ہیں تو اس میں اکثریت کی بات کو بھول جانا چاہیئے اور ہمیں مل کر اس بات کی طرف توجہ دینا چاہیئے کہ آج بلوچستان کے اندر بلوچستان اسمبلی موجود ہے، بلوچستان کی حکومت موجود ہے اور وہاں مسلم لیگ کا دعویٰ ہے اور حقیقت بھی ہے کہ حکومت بھی مسلم لیگ کی ہے مگر اس کے باوجود جناب عالی وہاں پر جو کچھ کیا جا رہا ہے--- میں آپ کی توجہ ایک قرار داد کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو ۲۳ ستمبر ۲۰۰۳ کو بلوچستان اسمبلی نے پاس کی تھی کہ کیوں وہاں پر بلوچستان کے اندر سوئی، گوادر اور کوہلو تین جگہوں پر وفاقی حکومت نے چھاؤنیاں بنانے کا پروگرام بنایا تھا۔ مگر بلوچستان اسمبلی نے متفقہ طور پر جس میں مسلم لیگ کے ممبرز بھی تھے، جن میں جمعیت علمائے اسلام کے ممبرز بھی تھے، اپوزیشن کے لوگ بھی تھے، ۱۰۰ فیصد اتفاق رائے سے قرار داد پاس کی کہ وہاں چھاؤنیاں نہیں بننی چاہئیں مگر میں افسوس سے کہتا ہوں اور آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آپ کے توسط سے، اس ادارے کے توسط سے کہ جب ایک وفاق ہے، جب ہم سینیٹ میں بیٹھے ہیں تو

۱۹ دسمبر کو ڈیرہ بگٹی کے اندر گورنمنٹ نے ۲۰۰ ا ایکڑ زمین acquire کرنے کے لئے order جاری کر دیا۔ یہ توہین ہے ہماری اس constituency کی جس کی ہم یہاں نمائندگی کرتے ہیں۔ ہماری constituency صوبائی اسمبلی ہے۔ میں صدر مملکت کے آفس سے گزارش کرتا ہوں، جنرل مشرف سے نہیں، اس آفس سے جس کی constituency بھی صوبائی اسمبلی ہے، اس صوبائی اسمبلی کے constituency کو بلڈوز کیا جا رہا ہے۔ اس کی رائے کو بلڈوز کیا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ جناب عالی! وہاں پر پولیس آرڈر کے تحت لیویز کو ختم کرکے جو ایک قدیم ادارہ ہے جو قبائلی معاشرے کا آئینہ دار ہے، جس سے ۱۰۰ فیصد لوگوں کا اتفاق ہے، مگر بدقسمتی یہ ہے جہاں ۹۵ فیصد لوگوں کی خواہشات ہیں اس کو بلڈوز کرکے ۵ فیصد لوگوں کی خواہشات کے اوپر مبنی ایک پولیس آرڈر کو وہاں نافذ کیا جا رہا ہے اور یہ صوبے کے اندر صوبائی حکومت کی مرضی کے برعکس، صوبائی اسمبلی کی مرضی کے بغیر یہ سب کچھ کام ہو رہا ہے اور یہ بھی ہماری ذمہ داری میں شامل ہے کہ سینیٹ میں بیٹھ کر ہم اس وفاقی اکائی کے حوالے سے بات کریں۔ آپ کے اور اس ایوان کے توسط سے ہم آگے اپنی بات کریں۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اس قومی issue پر بات کرنے کی اجازت دی۔ اسی طرح جناب عالی قومی اکائیوں کے اندر پنجاب سے------

Mr. Chairman: Please come to the point.

جناب امان اللہ کنرانی: دو National Assembly کے اراکین کو گرفتار کیا ہوا ہے۔ جس میں جاوید ہاشمی صاحب ہیں، عابد شیر علی صاحب ہیں۔ جناب عالی! اس ایوان کے اندر جب issues کو اٹھایا جاتا ہے ان issues کے تحت جب privilege motions آتے ہیں جب یہاں پر bills لائے جاتے ہیں اپوزیشن کی طرف سے ان کی بھی chamber کے اندر kill کر دیا جاتا ہے۔ یہ رویہ وفاقی اکائیوں کے ساتھ، یہ رویہ اراکین کے ساتھ ان کے توہین کے مترادف ہے۔ اس حوالے سے ہم آپ کے توسط سے اور اس ایوان کے توسط سے اس بات کی مذمت کرتے ہیں - جب آپ نے اس ادارے کو چلانا ہے۔ جب یہاں پر آئین موجود ہے۔ جب یہاں پر قانون موجود ہے۔ خدارا! اس آئین کو، اس قانون کو چلنے دیں۔ جب اس ملک کے اندر آئین اور قانون

کی حکمرانی نہیں رہی تو اس کا نتیجہ 1971 کے اندر آپ نے دیکھ لیا۔ وہ دن دور نہیں ہے۔ 16 دسمبر ابھی گزرا ہے۔ اس کی یاد بھی ہم نے منائی ہے۔ مگر آج تک ہم نے اس سے کوئی سبق نہیں لیا ہے اور ہم ایک شخصی حکمرانی کی طرف جا رہے ہیں۔ شخصی حکمرانی کو مضبوط کرنے کے لئے ہمارے لوگ ، ہمارے ساتھی اور ہمارے دوست اس طرف جا رہے ہیں۔ ہم آپ کے توسط سے، اس ایوان کے توسط سے آپ کی توجہ اس طرف چاہتے ہیں، قوم کی توجہ چاہتے ہیں کہ شخصی حکمرانی کے بجائے قانون کی، پارلیمنٹ کی، آئین کی حکمرانی کی بات کی جائے اور اس حوالے سے ہم اپوزیشن کی طرف سے حکومت کو بھی یہی عرض کریں گے، یہی کہیں گے کہ آج کا وقت ہے ہم اس بات پر determine کرلیں کہ ہم نے آئین کی بالادستی اور قانون کی حکمرانی کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھنا ہے۔

Mr. Chairman: Please try to conclude.

جناب امان اللہ کنرانی: جناب عالی! آپ کی اس مہربانی سے میں فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ demand کرونگا کہ آپ یہ ruling دے دیں کہ بلوچستان کے اندر وفاقی اکائی کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے وہ نہ ہو۔ ہماری قانون ساز اسمبلی کا حصہ ہے جس کی ہم نمائندگی کر رہے ہیں وہاں پر، صوبے کے اندر چھاؤنیاں نہ بنائی جائیں اور وہاں پر levies کا خاتمہ نہ کیا جائے اور یہاں پر جو ہمارے privilege motions اور ہمارے bills جو chamber کے اندر kill کئے جاتے ہیں آپ یہ help کریں کہ آئندہ اپوزیشن کے ساتھ یہ رویہ اختیار نہیں کیا جائے گا۔ قانون اور آئین کی حکمرانی کے لئے ہم سب مل کر اپنا کردار ادا کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی وسیم صاحب۔۔

جناب وسیم سجاد: میں جناب صرف یہی گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ معزز رکن جناب کنرانی صاحب نے کچھ اعتراضات کئے ہیں اور ان کا بنیادی اعتراض یہ نظر آتا ہے کہ چھاؤنیاں بنائی جا رہی ہیں۔ غالباً کچھ علاقوں میں بلوچستان میں یہ فوجی چھاؤنیاں ہیں اور انہوں نے یہ حوالہ دیا ہے بلوچستان اسمبلی کی resolution کا۔ تو میں سردست تو یہی عرض کرونگا کہ بلوچستان اسمبلی کی resolution کا تعلق صوبائی حکومت بلوچستان سے ہے اور اگر ان کو کوئی اعتراض ہے کہ

صوبائی حکومت کوئی resolution کو fulfil نہیں کر رہی اور اس کے مطابق نہیں چل رہی تو یہ اعتراض بلوچستان اسمبلی میں اٹھنا چاہئے تھا نہ کہ سینیٹ آف پاکستان میں۔ اور دوسری گزارش میں یہ کرنا چاہوں گا کہ چھاؤنی بنانا ایک دفاع سے متعلق چیز ہوتی ہے اور دفاع جو ہوتا ہے ایک قومی مسئلہ ہوتا ہے اور قومی مسئلے کا قومی حکومت، قومی اسمبلی اور قومی پارلیمنٹ فیصلہ کرتی ہے تو یہ فیصلہ اگر صوبائی حکومت کا ہے تو صوبائی حکومت کے پاس جائیں نہ کہ اس کو سینیٹ میں اٹھایا جائے اور دوسرا یہ جو resolution مجھے دی ہے میرا خیال میں مناسب تو یہ ہی ہوگا کہ صوبائی حکومت بلوچستان کو یہ resolution دے دیں اس کا تعلق صوبائی حکومت سے ہے فیڈرل حکومت سے نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی اکرم صاحب۔

جناب محمد اکرم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج پاکستان اور پاکستان کی حکومت کی تاریخ میں ایک بڑا اہم دن تصور کیا جا رہا ہے LFO کے حوالے سے اور چونکہ discussions and negotiations ایک final stage پر پہنچی ہوئی ہیں اور امید کی جارہی ہے پورے ملک کے اندر کہ اس مسئلہ کا کوئی حل نکل آئے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ نکل آئے گا ہمیں پوری امید ہے۔ ہم دعاگو ہیں۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کا دن بھی ہم نے دوبارہ یہی نوٹ کیا کہ یہ آئے بات کی اور چلے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت ، ہمارے President صاحب ہمارے پرائم منسٹر، جمالی صاحب اور چوہدری شجاعت صاحب نے بہت فراخ دلی کا ثبوت دیا ہے۔ بہت لچک کے ساتھ اس process کو deal کیا ہے۔ وہ پوری قوم کی طرف سے مبارک کے مستحق ہیں اور ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اب چونکہ یہ معاملہ ایک settlement کی طرف آ رہا ہے اور ہم لوگ یہاں آئے ہیں کچھ کرنے کے لئے، کچھ deliver کرنے کے لئے اور پوری قوم کی ہم سے توقعات وابستہ ہیں۔ مجھے اب امید یہ ہے کہ جس طرح اب MMA کے ساتھ settlement ہو رہی ہے انشاء اللہ باقی سیاسی پارٹیاں بھی جو اپوزیشن میں بیٹھی ہوئی ہیں اس چیز کو serious لیں گی۔ وہ بھی سامنے آئیں گی۔ بیٹھ کر کچھ discussions کریں گے۔ کسی settlement کی طرف جائیں گے کیونکہ ایک سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے We are obligated to

deliver to the people of Pakistan قوم کی ہم سے توقعات وابستہ ہیں۔ امید کرتے ہیں کہ اب آج کے بعد، اس settlement کے بعد شاید ہم مل بیٹھ کر کے کچھ آگے بڑھیں گے۔ یہاں بیٹھنا اور محض desk thumbing کرنا اب یہ ہمیں بالکل زیب نہیں دیتا ہے۔ تو میری امید ہے اور میں پر زور اپیل کرتا ہوں اپوزیشن کے دوسرے ممبران سے بھی پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر گورنمنٹ کا ساتھ دیں اور بھرپور ساتھ دے کر اس ملک کے لئے کچھ کریں۔ بہت شکریہ۔

(اس موقع پر جناب مہیم خان بلوچ، محمد عباس کمیلی اور مسز تنویر خالد point of order پر کھڑے ہوئے)

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ let's go with the business of the House. اس وقت question hour ہے - everything is urgent and pressing

جناب محمد عباس کمیلی : جناب چیئرمین !point of order

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ پہلے ایجنڈا کو کر لیتے ہیں - or is there anything urgent and pressing?

جناب محمد عباس کمیلی : میں آج ایک اہم مسئلہ پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب ! بات یہ ہے کہ اس بلڈنگ میں دو سیکرٹیریٹ کام کرتے ہیں - سینیٹ سیکریٹریٹ اور قومی اسمبلی سیکریٹریٹ، دونوں کا کام ایک جیسا ہے بلکہ ملازمین کی تعداد کے حساب سے دیکھا جائے تو سینیٹ کے ملازمین کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے ۔سوالات، قراردادوں، تحریکات اور دوسرے business سے متعلقہ ملازمین کی تعداد کے تناسب سے دیکھا جائے تو سینیٹ کے ملازمین اسمبلی کے ملازمین سے کہیں زیادہ کام کرتے ہیں لیکن فوائد کے حساب سے یہ بے چارے ہمیشہ اسمبلی کے ملازمین سے پیچھے رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین ! موجودہ اجلاس میں بھی سینیٹ کے ملازمین نے دن رات کام کر کے اپنے فرائض بخوبی انجام دیئے ہیں۔ اسمبلی کے ملازمین کو اب تک چار honorarium مل چکے ہیں جب کہ سینیٹ کے ملازمین کو صرف دو دفعہ honorarium دیا گیا ہے۔ ایک ہی چھت تلے

کام کرنے والے لوگوں کو فوائد کے حساب سے اگر تفریق کا سامنا ہو تو یقیناً دل آزاری ہوتی ہے۔ جناب، میں پورے ہاؤس کی طرف سے یہ سفارش کرتا ہوں کہ سینیٹ کے ملازمین کو بھی اسمبلی کے ملازمین کے برابر honorarium دئیے جائیں یا کم از کم موجودہ اجلاس کا ایک honorarium ضرور دیا جائے۔

دوسرا حضور والا! ایک اہم مسئلہ ہے۔ پرسوں کے اخبار میں یہ دردناک خبر چھپی ہے کہ S.P لکی مروت، جو ڈیرہ غازی خان کا علاقہ ہے، نوجوان بیٹے سمیت قتل کئے گئے ہیں۔ S.P لکی مروت جن کانام رجب علی شاہ اور ان کے بیٹے کا نام معظم علی شاہ ہے۔ وہ اپنے زمینوں سے لوٹ رہے تھے کہ وہ دہشت گردوں کی فائرنگ کا نشانہ بنے۔ یہ ایک S.P تھے۔ یہ قانون نافذ کرنے والے لوگ ہیں۔ اگر یہ لوگ بھی اس طرح دہشت گردی کا نشانہ بنتے رہیں گے تو پھر اس ملک میں قانون کی بالادستی کون قائم کرے گا اور امن وامان کو کون بحال کرے گا۔

حضوروالا! چند دن قبل صدرمملکت پر بھی حملہ ہوچکا ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اب اس ملک میں کسی کی جان محفوظ نہیں ہے خواہ وہ کوئی S.P ہے، I.G ہے، DIG ہے یا even صدرمملکت ہیں۔ حضور والا! اس مسئلہ کو ہنگامی بنیادوں پر دیکھا جائے اور دہشت گردوں کے net work کا جیسے کہ میں نے دو روز پہلے بھی کہا تھا کہ جڑ سے خاتمہ ضروری ہوگیا ہے۔ اب تک دہشت گردی کے خاتمے کی باتیں ضرور کی گئی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ کام اس طرح سے نہیں ہوا جس طرح سے ہونا چاہیے تھا۔ پوری توجہ کے ساتھ، پوری تن دہی کے ساتھ حکومت اس کام کو سب سے زیادہ اہمیت دے اور اسی میں اس حکومت کی کامیابی ہے۔ ورنہ اگر یہ دہشت گرد غالب آ گئے، جیسے وہ اپنی طاقت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ وہ بتلانا چاہتے ہیں کہ وہ حکومت سے زیادہ طاقت ور ہیں۔ اب جب کہ اپوزیشن سے بھی معاملات طے پا چکے ہیں تو یکسوئی کے ساتھ حکومت کو چاہیے کہ اس کام کو انجام دے۔ ان کے خاتمہ کا وقت آ چکا ہے۔ اس کے علاوہ کراچی میں بھی دہشت گردی ہوئی ہے۔ انتہا تو یہ ہے کہ دو خواتین دہشت گردی کا نشانہ بنی ہیں جو سڑک پر جا رہی تھیں۔ کار سواروں نے ان پر فائرنگ کرکے ان کو ہلاک کر دیا ہے۔ کس قدر شرم کی بات ہے۔ جب یہ خبریں اخبارات میں چھپتی ہوں گی اور media سے آگے جاتی ہوں گی تو دنیا میں کیا تاثر قائم ہوتا ہوگا۔ میں اس ایوان میں آپ کے

توسط سے بھی التجا کروں گا کہ اس مسئلہ کو سنجیدگی کے ساتھ لیا جائے اور امن و امان کو بحال لیا جائے ۔ شکریہ ۔

Questions and Answers

Mr. Chairman: Thank you. Now we will take up questions. Question No. 4. About this I have received a request for deferment from the mover. Question No.5. Mr. Muhammad Abbas Kumaili.

*5. ***Mr. Muhammad Abbas Komaili:** (Notice received on 29-9-2003 at 7.40 p.m.)

Will the Minister for Water & Power be pleased to state whether it is a fact that the Government recently abolished System Development charges which were being charged from the consumers by WAPDA & K.E.S.C., if so, whether the amount already charged will be refunded to the consumers?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: System Development Charges have been abolished in case of KESC *w.e.f.* 2nd September 2003.

WAPDA/DISCOs recover System Development charges only from Industrial Consumers to accommodate their loads on the distribution network.

The amount already charged is therefore not refundable.

Mr. Muhammad Abbas Kumaili: Yes Sir. It is written that "proposal is under consideration". I would like to know that how long it will remain under consideration? Because the time has already come. اب تو شیڈول دیئے جا رہے ہیں اور ہمیں افسوس ہے کہ بعض کارواں والوں کو اور بعض حجاج کو اب تک شیڈول نہیں ملے۔ آج ہی مجھے لاہور سے ٹیلی فون آیا کہ ایک کارواں جس کو مولانا صفدر حسین طاہری lead کر رہے ہیں ان کو اب تک شیڈول نہیں ملا جبکہ اس مسئلے پر discussion بھی ہو چکی ہے ۔ وزیر اعظم صاحب نے بھی کہا کہ اس مسئلے کو حل کیا جائے اور ہمیں assurance بھی دی گئی تھی کہ یہ مسئلہ حل کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ No. 4 پرمنسٹر کی deferment کی request ہے۔

اس کو جب وہ ہوں گے تب دیکھ لیں۔

جناب محمد عباس کمیلی: حج کا وقت تو آ گیا۔اب تو flights جانی شروع ہوگئیں۔ شیڈول تو آ گئے ہیں تو Secretary, Religious Affairs کو instruct کیا جائے کہ وہ شیڈول فوراً جاری کریں۔

Mr. Chairman: I think there was some mention in it that it is going to be released by Parliamentary Affairs.

کے کون ہیں، کسی کو nominate کیا ؟---- چونکہ کسی کو nominate نہیں کیا گیا So, somebody should be nominated by the department, if the Minister is not there. Question No.5

جناب محمد عباس کمیلی: جناب یہ تو بڑی ناانصافی ہے کہ جو charges withdraw کر لیے گئے اور اس وجہ سے withdraw کیے گئے کہ system development نہیں ہوا ہے KESC and WAPDA نے کوئی system develop نہیں کیا ہے اور system development کے نام پر charges وصول کیے اور اس وجہ سے کہ کوئی کام نہیں ہوا تھا تو ان charges کو ختم کیا گیا۔ تو جن سے زبردستی وصول کیے گئے ہیں ان کو تو charges refund ہونے چاہئیں۔ It is quite clear that illegal recoveries ہوئی ہیں اور ڈنڈے کے زور پر ہوئی ہیں۔ disconnection کرکے charges recover کیے تو اب اگر charges recover کر لیے ہیں۔چلیئے کسی بھی سبب سے، اور اب further جب یہ طے ہو چکا ہے کہ یہ abolish کیے جا رہے ہیں تو پھر جو charges recover کر چکے ہیں۔ان کو تو واپس ہونا چاہیئے۔even ہائیکورٹ کے فیصلے کے برخلاف انہوں نے charges recover کیے۔ہائیکورٹ کے فیصلے کے بعد انہوں نے disconnection کیے ہیں اور charges recover کیے ہیں اور پھر ان سے زبردستی undertaking لی گئی ہے کہ وہ protest نہیں کریں گے۔جناب یہ سب

illegal ہے اور لوگوں نے قرض لے کر یہ development charges کے نام جو charges وصول کیے گئے ہیں وہ ان کو deposit کرائے ہیں۔Kindly اس کو ایوان کے ذریعے سے take up کیا جائے کہ یہ جو ناجائز طریقہ کار ہے ایک disconnection کا طریقہ بن گیا ہے کہ جب چاہتے ہیں، جس بہانے چاہتے ہیں ۔legally یا illegally disconnect کر دیتے ہیں اور پھر consumers کو مجبور کرتے ہیں کہ ان کی illegal demand کو پورا کریں۔ Kingly اس کو refund ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ it is established that these charges are illegally recovered کئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: انہوں نے جس date سے اس کو abolish کیا ہے اس سے پہلے کا تو letter active نہیں ہے ۔

جناب محمد عباس کمیلی: آپ کی بات بجا ہے لیکن یہ abolish اسی لیے کیے گئے ہیں کہ انہوں نے system develop ہی نہیں کیا۔ اگر system develop کیا ہوتا تو abolish کیوں کرتے۔

جناب چیئرمین: خورشید صاحب۔

جناب خورشید محمود قصوری۔ جناب والا! میری درخواست یہ ہے کہ بہت سے وزراء کی آج meetings یا دستخط ہو رہے ہیں، اس لیے وہ تو وہاں ہیں۔ تو جو وزراء حاضر نہیں ہیں اگر ان سے متعلق سوالات کو defer کیا جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: بہتر ہو گا۔ جواب تو اسی وقت مل سکتا ہے ۔ وہ پھر next session میں pending رکھ دیں گے۔

جناب خورشید محمود قصوری۔ defer کر دیں۔

جناب چیئرمین: because منسٹرصاحبان نہیں ہیں اور نہ ہونے کی وجہ بھی ہے ۔

So, these are deferred.

Mr. Khurshid Mahmood Qasuri: Thank you sir.

Mr. Chairman: Q.No.6.

#6. *Mr. Babar Khan Ghori:* (Notice received on 29-9-2003 at 7.45 p.m.)

Will the Minister for Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state:

(a) *the amount collected so far through the Hero Cards Prize Scheme in connection with SAF Games; and*

(b) *the name of the private agency to which contract of the said scheme was awarded and the terms and conditions of the contract; and*

(c) *the period for which the said scheme will continue?*

Mr. Rais Munir Ahmed: (a) Total amount received by the 9th SAF Games through the Hero Card Scheme to date is Rs. 55,241,410/-.

(b) The contract of the said scheme was given to M/s. Interflow Communication Pvt. Ltd. The terms and conditions of the contract are Annexed.

(c) The Hero Card Schme will continue indefinitely for raising fund for the promotion of sports related activities.

Annexure

TERMS AND CONDITIONS OF THE CONTRACT

The Hero Card Scheme is based on ZERO INVESTMENT BY 9TH SAF GOC against which Rs. 55.2 million has been received by 9th SAF GOC from November 2001 till todate. Other terms and conditions of the contract are as under:—

(a) Interflow to underwrite the cost effect, production of cards, import of cards and all marketing cost related to the project with out any investment from 9th SAF GOC. The underwritten cost will be recovered by Interflow from the sales of cards as and when they occur through disbursement on a periodic basis.

(b) Revenue from the sales of cards shall be appropriated in the following manners:—

(i)	7.14%	Estimate cost of Cards & Freight
(ii)	3.15%	Custom Duties, Taxes and others
(iii)	1.82%	Fix fee of Custodian Bank

(iv)	11.40%	Distributor/Retailer Commission
(v)	0.60%	Withholding Tax on distributor commission
(vi)	20%	Smaller Prizes
(vii)	15%	Bigger Prizes
(viii)	5%	Bumper Prize through NBP
(ix)	2%	Withholding Tax @ 10% on smaller prizes
(x)	7.50%	Marketing advertisement and miscellaneous
(xi)	2.50%	Fixed cost for administration
(xii)	0.50%	Fees of Project Management Consultants
(xiii)	23.39%	Share of 9th SAF GOC.

(f) Disbursement of payments from the account are made periodically after audit assurance and certification by the Chartered Accountant as per the distribution stated at (para 10(1)(b) upon receipt of audit assurance and certification from the CA disbursement is made through cross cheques jointly signed by both parties.

(g) All import duties and other taxes related to the cards and withholding tax on the payment of prizes and distributor commission to be paid to Government of Pakistan (GOP).

جناب محمد اکرم - جناب Hero Card Scheme کا جو contract award کیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ ان cards کی distribution کا contract award کیا گیا ہے -

I would like to ask the Minister concerned to explain whether both these contracts were tendered out

اور دوسرا اس کے ساتھ ساتھ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس scheme کے تحت جو انعامات دیئے گئے ہیں اس کی کل رقم کتنی ہے- that is all.

Mr. Rais Munir Ahmed: Sir, first of all Hero card کے متعلق ہم پہلے بھی جواب دے چکے ہیں لیکن we are bound to give the reply to the honourable Senator. Mr. Chairman, first of all اس میں zero investment ہے- Sale proceed کے through جو prize money کی bifurcation کی گئی ہے وہ 40% ہے- اس میں ہمارے SAF کا 23% share ہے- اس سے جو income generate ہوئی تھی وہ government کے exchequer کے through آنی چاہیئے تھی لیکن Secretariat والوں نے ایسا نہیں کیا- انہوں نے یہ fund 5 crore and fifty two lacs کے قریب generate کیا ہے- اس کے بعد انہوں نے جن دو private agencies کے ساتھ contract کیا تھا ان میں

ایک Inter Flow اور دوسری Orient Maccon ہے۔ جناب! اس میں 9 کمپنیوں کو request کی گئی تھی جن میں سے 5 Companies نے respond کیا تھا' ان میں سے دو pick up ہوئیں جن میں ایک Inter Flow اور دوسری Orient Maccon ہے۔ ایک Staff Star Club کے لئے project شروع کیا جس میں books، TV quiz وغیرہ تھے اور دوسرے Hero Card شروع کئے تھے۔ Ministry of Law سے vet کرنے کے بعد یہ سکیم شروع کی تھی۔یہ سب کچھ through bidding ہوا اور اس کے اندر transparency تھی اور یہ 100% per year auditable ہے۔

جناب! fund raising scheme کے متعلق میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اس میں bifurcation 40% price money کی ہے اور 23% جو SAF کی income آتی ہے اس میں ہاکی، سکوائش، کراٹے اورجتنی بھی games ہیں ان کو یہ پیسے دیتے ہیں اور باقی 37% administrative cost پر یہ استعمال کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: Question No. 7. Any supplementary? Question No. 13, Mr. Muhammad Abbas Komaili, taken as read. Any supplementary?

میرا خیال ہے Minister صاحب نہیں ہیں' اس کو defer کر دیتے ہیں۔

Mr. Muhammad Abbas Komaili: Right sir, it may be deferred for the next day.

Mr. Chairman: The Senate Secretariat to note that these are deferred. Next Question No.17,

Mr. Chairman : Mr. Rehmatullah Kaker. Any supplementary?

کوئی supplementary نہیں ہے، nobody has got up, unless you want to raise a supplementary yourself. Question No. 19. The mover has requested for deferment. Next Question No. 31. The mover has requested for deferment.

Next Question No.36. Any supplementary? I think, اس میں بھی we received a request for deferment from the department

Question No. 101, Mr. Muhammad Abbas Komaili, کمیلی صاحب وزیر صاحب نہیں ہیں I think آپ کی بات valid ہے کہ this is a pressing matter, we try and ensure کہ Parliamentary Affairs' response.

216. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 29-9-2003 at 7.25 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) *the date on which work on Mirani Dam was started and the amount spent so far on it; and*

(b) *the number of employees recruited for this project with grade-wise break-up?*

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) The contract for construction of Mirani Dam Project was awarded to M/s. Mirani Dam Joint Venture on 15-06-2002 on EPC/Turnkey basis.

The work on Mirani Dam was started on 01-07-2002. An amount of Rs. 1430.897 million has been spent so far.

(b) The detail of employees recruited on this Project (grade-wise) are given below:—

Mr. Chairman: Any supplementary?

217. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 29-9-2003 at 7.25 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the difference in the present prices of Petroleum products and natural gas and that in 1997?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: The difference in the present price of petroleum products and that in 1997 are given as under:

Product	Fixed Sale Price/Rs. Litre		Difference Rs. Litre
	Jan. 1997	Dec. 03	
MS	17.23	33.58	16.35
HSD	10.27	22.90	12.63
SKO	10.08	22.16	12.08

The difference in the present natural gas consumer prices and that in 1997 is shown in Annexure-I.

Annexure-I

Gas Consumer Prices

CATEGORY	1.1.97 Rs/MMBtu	1.7.2003 Rs./MMBTU	Difference Rs/MMBtu
(A) DOMESTIC			
(i)Upto 3.55 MCFT/MONTH	51.67	69.31	17.64
(ii) 3.55 TO 7.1 MCFT/MONTH	53.43	104,42	50.99
(iii) 7.1 to 10.64 MCFT/MONTH	72.95	167.06	94.11
(iv) 10.64 to 14.20 MCFT/MONTH	87.54	217.32	129.78
(v) All over 14.20	.	.	.
AVERAGE	54.55	98.90	44.35
(B)COMMERCIAL	121.35	193.82	72.47
(C)INDUSTRIAL			
(I) General	107.85	172.26	64.41
(ii) Cement	107.85	209.78	101.93
	74.21	172.26	98.05

(F) POWER			
-(ON SNGPL & SSGCL'S SYSTEM)	107.85	172.26	64.41
-LIBERTY POWER LIMITED	-	235.00	-
-GUDDU POWER STATION			
(i)Kandhkot (866 BTU	91.46	166.41	74.95
(ii)Mari (754)	100.13	161.85	61.72
(iii) Sara Suri Fields	-	161.85	-

Mr. Chairman : Any supplemtary

Mr. Muhammad Akram: Sir, from the answer it appears that since 1997 the prices for the petroleum products have gone up almost double.

سوال یہ ہے کہ کیا International market میں بھی اس عرصے کے دوران قیمتیں اسی حساب سے بڑھی ہیں؟ اور دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ گیس کی قیمتیں کم کرنے کے لئے government کے پاس کوئی تجویز زیر غور ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال: جناب چیئرمین! سب سے پہلے جو انہوں نے price کی بات کی ہے کہ International market میں 1997 price کے بعد بڑھی ہے یا نہیں، اگر آپ دیکھیں 1997- 1998, it went up to 15 dollars at that time. اب بھی پوری دنیا میں oil کی قیمت 32, 33 dollars ہے اور market کے حساب سے prices increase ہوئی ہیں اور double ہوئی ہیں۔ اس لئے یہ prices یہاں پاکستان میں بھی بڑھائی گئی ہیں۔

جہاں تک گیس کے resources کا تعلق ہے انہوں نے پیسے کم کرنے کا کہا ہے۔ Government of Pakistan is trying at its level best کہ maximum لوگ investment کریں اور آئیں تاکہ maximum gas produce ہو، کیوں کہ جتنی production بڑھے گی اتنی گیس کی prices کم ہوں گی۔ لیکن فی الحال چونکہ گیس کی کمی ہے اور ہم اپنے target پورے بھی نہیں کر سکے، اس لئے اس وقت گیس کی قیمت نیچے لانا شاید government کے لئے مشکل ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی غوری صاحب! ضمنی سوال -

جناب بابر خان غوری: جناب! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ prices

میں جو up down ہوتا ہے اور جب فرق آتا ہے تو prices کم ہو جاتی ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے جو قیمتوں کا تعین کرتی ہے۔ وہ کمیٹی آئل کی مارکیٹنگ کے مالکان پر مشتمل ہے، وہ اس کے ممبرز ہیں۔ یعنی ایک طریقے سے اگر دیکھا جائے تو بلی سے دودھ کی رکھوالی کرائی جا رہی ہے۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا کبھی آئل کمپنی کے مالکان، جب قیمت کم ہوگی تو کم کریں گے ؟ اس کمیٹی کو تبدیل کرکے اب چونکہ پارلیمنٹ وجود میں آ چکی ہے، پارلیمنٹرین یا ٹیکنوکریٹس کی کوئی کمیٹی بنانے کا یہ ارادہ رکھتے ہیں ؟

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب ۔

جناب طاہر اقبال ۔ جناب چیئرمین ! جیسا کہ انہوں نے کہا کہ اس میں oil companies کے نمائندگان ہیں جو prices کو کنٹرول کرتے ہیں but it is not that. Government of Pakistan کا ایک فارمولا بھی آ گیا ہے، گورنمنٹ دیکھتی ہے کہ پندرہ دنوں میں ہماری جو قیمت fix ہوتی ہے، وہ عرب ممالک کے rates کے مطابق چلتے ہیں ۔ پندرہ دن کے rates دیکھتے ہیں اور اس کے مطابق حکومت نے فارمولا دیا ہوا ہے کہ maximum وہ کتنا rate بڑھا سکتے ہیں ۔ اس سے زیادہ وہ لوگ نہیں بڑھا سکتے ہیں ۔ اور جیسا کہ انہوں نے کہا this is a good suggestion کہ اگر consumers کا بھی نمائندہ اس میں آ جائے but this point can be taken up with the government eventually اس بات پر جو پوائنٹ سینٹ میں اٹھا ہے اور اسمبلی میں بھی آ رہا ہے تو there could be a chance کہ کوئی consumers کا بھی نمائندہ بیچ میں آسکتا ہے۔

جناب چیئرمین: بابر غوری صاحب ۔

جناب بابر خان غوری: جناب چیئرمین ! محترم وزیر صاحب نے یہ جواب دیا ہے کہ پوائنٹ گورنمنٹ کے پاس جائے گا تو یہ کون ہیں ؟ یہ خود گورنمنٹ ہیں ۔ یہ بتائیں کہ یہ کیا ارادہ رکھتے ہیں ؟ کیا یہ اس میں نمائندہ رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟ Yes or No میں ہاؤس کو جواب دیں۔ ہم دیکھیں گے ، بتائیں گے ، ہو جائے گا ، گورنمنٹ کے پاس ، تو گورنمنٹ کون ہے ؟ منسٹر تو گورنمنٹ ہے ۔ لہذا میرا یہ سوال ہے کہ یہ جو اتھارٹی ہے ، یہ جو کمیٹی بیٹھ کر فیصلے کرتی ہے، ان

کے مفاد میں یہ نہیں ہے ۔ قیمت اگر عرب ممالک کے مطابق کرتے ہیں تو پندرہ دن کا وقت لیتے ہیں۔ پندرہ دن میں وہ کم ہوکر دوبارہ بڑھ چکی ہوتی ہے۔ لیکن جب بڑھانی ہوتی ہے تو فوری طور پر بڑھا دی جاتی ہے ۔ جب کم کرنی ہوتی ہے تو اس میں وقت لگاتے ہیں۔ یہ public interest کی بات ہے ۔ میرا محترم وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ وہ اس کمیٹی کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں ؟ یہ خود جواب دیں ۔ گورنمنٹ کون ہے ؟ کہاں لے کر جائیں گے ؟ گورنمنٹ کون ہے ؟ یہی ہیں ۔ تو میرا خیال ہے یا تو ان کے علم میں نہیں ہے ۔ لیکن یہ ابھی مہربانی کرکے ایوان کو بتائیں کہ کمیٹی کو تبدیل کرنے کا یہ ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

جناب چیئرمین : کچھ فیصلے وزارت کے کچھ محکموں کے اور کچھ کیبنٹ کے فیصلے ہوتے ہیں ۔ تو may be یہ ان کا ہو سکتا ہے plus Oil and Gas Regulatory Authority بھی تو ہے ۔ Do they supervise this and also price increase? جی وزیر صاحب۔

جناب طاہر اقبال ۔ جناب! جیسا کہ معزز سینیٹر نے کہا ہے کہ government, yes, I am a Minister but this is not my ministry but the decisions taken at the government level can't be taken by the individual Minister. It has to be taken, the summary has to be moved to the Cabinet, cabinet decision

کے بعد فیصلہ ہو گا ۔ Eventually it may come into the National Assembly for discussion. میں اس forum پر کھڑا ہوکر ایسی کوئی commitment نہیں دینا چاہوں گا جس سے کل پرسوں میں backout کر جاؤں ۔ دوسری بات جو انہوں نے oil کی کی ہے ۔ ---

جناب چیئرمین: آپ اس کو consider کیجیئے گا ۔

جناب طاہر اقبال ۔ جی we can consider it. دوسرے جو انہوں نے کہا ہے کہ prices اوپر کرنے میں تو جلدی ہوتی ہے نیچے کرتے وقت دیر لگاتے ہیں، تو جناب! ابھی تک data ہمارے پاس ہے کہ پاکستان میں پچھلے کچھ سالوں میں بتیس دفعہ اگر price بڑھائی گئی ہے تو انیس دفعہ price oil production کی کم بھی کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: اکرم صاحب۔

جناب محمد اکرم: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ جو وزیر صاحب نے بیان کیا ہے اس میں کہیں اس چیز کی نشاندہی نہیں ہوتی کہ قیمتوں کو کم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے۔ انہوں نے یہ کہا کہ حکومت کے لئے بڑا مشکل ہو جائے گا۔ تو اس ضمن میں کیا کوششیں کی جا رہی ہیں اس کے بارے میں بتایا جائے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب طاہر اقبال۔ جناب! جہاں تک میرا تعلق ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس government کی priorities ہیں کہ maximum relief دی جائے۔ اور حتی الوسع حکومت کی یہ کوشش ہوگی, and if the government can afford سب سے پہلی بات یہ ہے کہ کیا government afford کرسکتی ہے؟ تو definitely ہم relief دینا چاہیں گے اپنے consumers کو۔ جیسے میں نے کہا کہ گیس اگر وافر آتی ہے، جیسے ابھی حکومت پاکستان، حکومت ایران سے ایک contract کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ maximum gas available ہو، جوں جوں گیس کی production بڑھے گی، definitely اس کی price بھی نیچے آئے گی۔ Government will definitely give this benefit to the individuals and consumers.

جناب چیئرمین: جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: ضمنی سوال جناب والا! گیس کی gas consumers prices میں اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو domestic میں 54.55 سے 90.90 price بڑھی ہے، اور 44.35 difference ہے۔ گویا کہ 97ء سے تقریباً تقریباً دگنی price ہوگئی ہے۔ تو کیا جناب والا! اس عرصے میں اتنی domestic میں prices بڑھنا کیا مناسب اور درست ہیں لوگوں کی economic position کے پیش نظر۔

جناب چیئرمین: I think, it has been a function of the cost of the pipeline یا کیا ہے اس میں؟

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال : اگر آپ دیکھیں، دو چیزیں سامنے ہیں ایک تو disturbances create ہو رہی ہیں پائپ لائن damage کو repair کرنے میں ۔ دوسرا اگر آپ دیکھیں تو ہم customers کو facilities دے کر رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ جو equipment استعمال ہو رہا ہے، پائپ استعمال ہو رہا ہے، جو بھی چیزیں استعمال ہو رہی ہیں ان کی prices internationally اور پاکستان میں بھی کم از کم آٹھ دس گنا، بارہ گنا بڑھ گئی ہیں۔ ان کے بڑھنے کی وجہ سے، ساتھ ساتھ آپ کے جو لوگ کام کر رہے ہیں ان کی تنخواہیں بھی اتنی زیادہ بڑھ گئی ہیں کہ وہ سارا خرچ جب ہم لوگ جمع تفریق کرنا چاہیں گے تو نظر آئے گا کہ واقعی گیس لگانے میں پہلے سے دگنی قیمتیں ہوگئی ہیں۔ اس وجہ سے یہ prices indication ہے۔ اسی طرح چونکہ far flung areas میں بھی گیس کو سپلائی کرنے کے پلان بن رہے ہیں اور بہت ساری جگہوں پر دی بھی گئی ہے۔ جس پر اور زیادہ خرچ ہوتا ہے اس وجہ سے prices گیس کی بڑھی ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا! اگر prices تنخواہوں کے ساتھ بڑھانی ہیں یہ تو غالباً ان کا معیار نہیں ہے کہ اس کے ساتھ بڑھیں گے۔ ان کا فارمولا تو کچھ اور ہے۔ میں نے خاص طور پر کمرشل کا نہیں پوچھا، میں نے اور دوسری چیزوں کا نہیں پوچھا، میں نے تو domestic کا پوچھا ہے کہ domestic گیس کی قیمتیں دگنی ہوگئی ہیں اس domestic پر prices کا دگنی ہونے کا کیا جواز ہے کم از کم domestic کو تو کچھ facility کمرشل سے اور پاور سے اور fertilizer وغیرہ زیادہ سے ضرور دینی چاہیئے۔ کیونکہ domestic میں بہت چھوٹے چھوٹے لوگ ہیں، بہت کم آمدنی والے لوگ ہیں۔ جن کی آمدن میرا خیال ہے پہلے سے زیادہ نہیں ہوئی بلکہ کم ہوئی ہے۔ ان سے بھی آپ دگنا وصول کر رہے ہیں اس کی کیا justification ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال : جناب چیئرمین، جیسا کہ انہوں نے کہا کہ لوگوں کی پہلے سے تنخواہیں کم ہوگئی ہیں میں یہ ماننے کو تیار نہیں ہوں۔ لوگوں کی تنخواہیں بڑھی ہیں ہم سب لوگ دیکھ رہے ہیں، سب کی تنخواہیں بڑھی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ Government

جائے تو گورنمنٹ اپنے عوام کو benefit تک اس کا consumer کہ will try its level best
خوشحال رکھ سکتی ہے The Government will try its best to do it لیکن اگر
expenditure اتنا ہو رہا ہے کیونکہ گورنمنٹ نے اس کی recovery بھی کرنی ہے اور آئندہ
دوسرے لوگوں کو بھی گیس کی سپلائی مہیا کرنی ہے جب تک recovery نہیں ہوگی تو
دوسروں کو گیس کیسے ملے گی۔ اس لئے یہ prices بڑھتی جا رہی ہیں جس طرح سے کام کی
بڑھوتی ہوتی جا رہی ہے۔

Mr Chairman : I think international prices

سے بھی اس کا تعلق ہے ۔ Question No.218. Dr. Muhammad Ismail Buladi.
Any supplementary منسٹر نہیں ہے۔ I think پارلیمانی امور کے نہیں ہیں۔

جناب بابر خان غوری : ٹھیک ہے جناب۔

219. ***Mr. Babar Khan Ghori:** (Notice received on 29-9-2003 at 7.45 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the annual requirement of oil in the country and the names of the countries from which it is imported; and

(b) the steps taken by the Government so far to discover new oil wells in the country?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) Annual requirement of oil in the country is 17 million tons. Crude oil is imported from Saudi Arabia, Iran and Abu Dhabi while the major import of finished petroleum products is make from Kuwait, Saudi Arabia/Gulf region.

(b) The Government has been improving the terms from time to time for exploration and production in the country. The last Exploration and Production policy was announced in 2001, offering various incentives. As a result thereof significant improvement has taken place.

Mr. Babar Khan Ghauri : Sir, Question No.219

Mr. Chairman : Any supplementary.

جناب بابر خان غوری : جناب چیئرمین! اس میں، میں نے سوال کیا تھا کہ ملک کو تیل کی سالانہ ضرورت کتنی ہے اور کن ممالک سے درآمد کیا جا رہا ہے۔ جس میں ہمیں بتایا گیا کہ 17 ملین ٹن خام تیل سعودی عرب، ایران، ابوظہبی سے درآمد کر رہے ہیں۔ تیار شدہ مصنوعات کی زیادہ تر مقدار کویت، سعودی عرب اور خلیجی ممالک سے------ میرا ان سے سوال یہ ہے اور میں نے ان سے یہ سوال بھی کیا تھا کہ ہمارے ملک میں جو تیل موجود اس کے لئے کیا کوششیں کی جا رہی ہیں۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ اس کی پالیسی 2001 میں بنائی گئی تھی۔ چلیں بہت دیر سے بنائی گئی۔ وسطی ایشیا کے اندر بھی کافی مقدار میں تیل دریافت ہوا ہے۔ کیا Middle East سے جو ہم درآمد کر رہے ہیں اس کی نسبت وسطی ایشیا سے ہمیں سستا تیل ملا ہے آیا اس سلسلے میں حکومت نے کوئی کوششیں کی ہیں کہ وہاں سے تیل حاصل کیا جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو انہوں نے کہا ہے کہ کافی بہتری ہوئی ہے۔ اس میں یہ معلوم کرنا ہے کہ 17 ملین ٹن جو تیل کی سالانہ ضرورت ہے اس میں کتنے ملین ٹن ملک میں ہمارے لئے دستیاب ہے۔ مزید کتنے عرصے میں ہم اپنے target کو achieve کریں گے۔ شکریہ۔

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال : جناب چیئرمین! جیسے انہوں نے کہا کہ 17 ملین ٹن تیل استعمال ہو رہا ہے اس میں سے 15% ملک کے اندر produce ہو رہا ہے اور 85% import کیا جا رہا ہے۔ 85% میں سے پچاس فیصد That is coming in the form of crude oil اور 30% جو ہے یا 7 ملین ٹن final product کی صورت میں ہمارے ملک میں آ رہا ہے۔ Government of Pakistan is trying its level best جب سے پالیسیاں آئی ہیں کہ deregulate اور private enterpreneur کو introduce کیا جا رہا ہے۔ previously we had only 21 companies which were working in Pakistan, and now another 33 companies would be comming ان کو بہت جلد licences مل جائیں۔

33 companies mean کہ جو پہلے کام کر رہی ہیں انہی میں سے بھی ہوسکتی ہیں اور 33 areas

33 new areas are being identified, may be we کے لئے وہ اپنے tender دیں گی add another few companies جو exploration کی مد میں آئیں گی اور کام کریں گی - OGDC is having about 33 percent of the work جو وہ کر رہے ہیں اور ان کی production بھی اسی طرح ہے جس طرح international market کی کمپنیاں ہمارے ساتھ کام کر رہی ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ جب سے ہم نے private enterpreneur کو یہاں پاکستان میں آ کر کام کرنے کی اجازت دی ہے eventually I think we will have a lot of oil اور Central States کی انہوں نے بات کی۔ اگر آپ دیکھیں کہ جو ہم Middle East کے ساتھ کام کر رہے ہیں اس میں Saudi Arabia بھی، کویت اور یہ سارے ملک جو ہیں ہماری oil companies کو کچھ mark up credit دیتے ہیں which is a big advantage to our companies یہاں پر refineries والے credit بھی لیتے ہیں۔ تیل بیچتے ہیں اور اس سے گورنمنٹ کو فائدہ ہے کہ they don't have to pay cash as early as possible جو central States ہیں no doubt they have certain oil but I think with the passage of time if we see it feasible that this oil would be cheaper, the Government would love to buy from them کہ اگر cheaper oil وہاں سے ملتا ہے the Government would go and sign these contracts

Mr. Chairman: I think the transportation cost is also added.

اگر transportation کی وجہ سے ہے تو یہ pipeline جس پر کام ہو رہا ہے that would certainly help.

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال: جناب اگر feasible ہو جائے we will get it from them also

Mr. Chairman: Mr. Muhammad Amin Dadabhoy.

Mr. Muhammad Amin Dadabhoy: Sir, the requirement in the

country is 17 million tonne. So definitely this figure must be of the current year which the Ministry has provided. I would like to ask that

اس کے اندر چونکہ during last over two years import curtail بھی ہوئی ہے، کم بھی ہوئی ہے because of the reason کہ Cement sector کوئلے پر convert ہوا ہے تو definitely oil کی consumption اس side سے کم ہوئی ہے ۔ I want to know کہ last year اور اب furnace oil import کی مد میں کتنا کم ہوا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال: جناب چیئرمین! جہاں تک furnace oil کا تعلق ہے اب گورنمنٹ نے furnace oil کی import تقریباً بند کر دی ہے because we are having a lot of production of furnace oil in Pakistan because ہماری refineries کام کر رہی ہیں اور ہمارے پاس اس وقت furnace oil تقریباً excess میں آ رہا ہے تو اس لئے furnace oil import نہیں کیا جاتا۔

جناب چیئرمین: جی اکرم صاحب۔

جناب محمد اکرم: جناب! میرا سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب نے کہا کہ تقریباً 18 per cent ہماری اپنی production ہے 85 % import ہو رہا ہے this seems to be a long way to go تو اس پر کیا کوئی روشنی ڈالیں گے کہ کب تک ہم سمجھتے ہیں کہ we would perhaps be self sufficient when it comes to oil business? Thank you.

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال: جناب! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ پاکستان میں 530 wells پر کام کیا گیا، exploration کے لئے ۔ ان میں سے 107 proved worth something اس لئے oil companies آ رہی ہیں۔ اب تو off shore کا بھی آپ نے سنا ہو گا کہ off shore exploration کے chances بڑھ رہے ہیں۔ جوں جوں companies آئیں گی۔ میں تو دعا کرتا ہوں کہ ہم جو well بھی dig کریں اس میں سے oil نکل آئے I think جتنا oil نکلے گا اتنی جلدی ہم اس کی import بند کر دیں گے۔

Mr. Chairman: Question No.220 Mr. Babar Khan Ghauri.

220. ***Mr. Babar Khan Ghori:** (Notice received on 29-9-2003 at 7.45 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the composition of the Advisory Committee to regulate the prices of petrol and diesel; and

(b) the date on which the said committee was constituted?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) The Members of Oil Companies Advisory Committee (OCAC) currently comprise of four refineries, five Oil Marketing Companies (OMCs) and the two gas distribution companies. OCAC is governed by a main committee comprising of the Chief Executives of each of the member companies. A Chairman, who is nominated from among the member companies for one calendar year, heads the main committee. For the day to day affairs there is a Secretariat, which is headed by the Secretary General who is assisted by two Secretaries. A Sub-committee on pricing of Petroleum products comprising of members representing OMCs and refineries have been formed to review, fix and notify the prices of Petroleum products as per approved formula.

(b) The OCAC was formed in the mid sixties with the objective of having a forum of the Oil Companies that could interact with each other and the Government in matters relating to the management of the oil business within the country. The sub-committee of OCAC on pricing was formed to review, fix and notify the prices of petroleum products *w.e.f.* 1-7-2001.

Mr. Chairman: Answer is taken as read, any supplementary.

جناب بابر خان غوری: جناب والا! supplementary اس میں یہ ہے کہ میں نے جیسے ابھی بات کی تھی Advisory Committee کی، جو قیمت کا تعین کرتی ہے میں نے detail ان سے مانگی تھی کہ اس میں کون لوگ ہیں۔ یہاں یہ بات clear ہو گئی ہے کہ وہی لوگ جن کا interest ہے انہی کے ممبران پرمشتمل یہ کمیٹی ہے۔ اس میں کوئی دوسرا آدمی ہے ہی نہیں۔اس میں اٹک آئل کے ہیں چار، پانچ oil marketing companies کے ہیں، دو gas distribution companies کے ہیں تو اس طرح انہی کا ایک آدمی جو ممبر ہے اس کو اس کمیٹی کا Chairman بنا لیتے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جن لوگوں کا interest ہو وہی قیمتوں کا تعین کریں۔ میرا یہی سوال ان سے دوبارہ ہے۔ اور یہاں پر یہ خود accept کر رہے ہیں کہ اس کے اندر کوئی public کا نمائندہ نہیں ہے، کوئی عوامی نمائندہ نہیں ہے تو آخر وہ کیسے اس کو control کریں گے؟ وہ ظاہر ہے اپنا منافع تو ختم نہیں کریں گے۔ اگر عوام suffer کر رہے ہیں تو ان کو اس سے غرض نہیں ہے۔ اس لئے بہت ضروری ہے اور میں دوبارہ ان سے question کروں گا کہ یہ فوری طور پر، کیونکہ یہ تو انہوں نے خود accept کیا ہے کہ میں وزیر نہیں ہوں، لیکن on behalf of him جب آپ جواب دے رہے ہیں تو یہ آپ کی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ جو بھی supplementary آ رہا ہے آپ اس کے اوپر ہمیں assurance دیں otherwise جناب! آپ انہیں منع کر دیں تا کہ ہم اس سوال کو defer کروا دیں دوسرے دن کے لئے۔ اگر ان کے پاس یہ اختیارات ہیں تو کیا یہ جواب دے سکتے ہیں کہ وہ Advisory Committee ختم کر کے عوامی نمائندوں پر، parliamentarians پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کرنے کو تیار ہیں۔ اگر ہیں تو کب تک؟

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال: جناب چیئرمین! honourable Senator نے اس پوائنٹ پر دوبارہ emphasize کیا ہے کہ how can we reconstitute the committee جیسے میں نے پہلے کہا کہ آج یہاں سے آواز اٹھی ہے، کل ہو سکتا ہے National Assembly میں بھی یہ آواز اٹھے گی and then there is suggession which is moved out to

اس پر غور کرتی ہے اور eventually جو بات ہو گی وہ the Ministry itself. Ministry
Cabinet میں جائے گی اور واپس یہی بات Assembly میں آئے گی کہ کیسے consist ہونا
ہے' discussion ہو گی اور پھر بات ہو گی۔ میں اس لئے ان سے یہ کہہ رہا ہوں کہ at the
floor of this House where a commitment has to be honoured. So میں ایسی
کوئی commitment نہیں دے سکتا ان کو جو میں بعد میں honour نہ کر سکوں۔ میری ان سے
درخواست ہے کہ اگر اس قسم کی suggestions آتی ہیں

We shall move these suggestions to the Ministry and eventually let it go to the Cabinet and let the final decision be taken.

Mr. Chairman: You will consider it.?

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال: جی جناب۔ suggestion آجائے Sir, then we can put it.

جناب چیئرمین: ان کا پوائنٹ تھا کہ there should be a broader base تو
اس کو آپ consider کر کے اس پر Ministry سے بات کر لیں۔

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال: جناب آپ کی بات سے I do agree میں نے کہا ہے
یہ جب میں کہہ رہا ہوں کہ

It can go up to the Cabinet level for discussion. That means that we will consider that and let it come up then we can do something on that.

جناب بابر خان غوری: جناب میں اصل میں یہ کہہ رہا تھا کہ اب چونکہ پارلیمنٹ وجود
میں آ چکی ہے اور آپ کو یہ سن کر خوشی ہو گی۔ ابھی ابھی ایم ایم اے اور حکومت کا معاہدہ بھی
ہو گیا ہے تو امید ہے کہ جمہوری نظام اور مستحکم ہو کے چلے گا۔ میرا یہی question ہے کہ
Parliamentarians چونکہ اب یہاں موجود ہیں۔ اب اسمبلیاں وجود میں آئے ہوئے ایک سال
سے زیادہ ہو گیا ہے۔ عوامی نمائندے موجود ہیں۔ تو آخر کیا وجوہات ہیں کہ اس قسم کے
معاملات میں نہ ان کو اعتماد میں لیا جاتا ہے' نہ شامل کیا جاتا ہے۔ تو یہ کب تک چلے گا۔ اب یہ

کہتے ہیں کہ چونکہ میرے اختیارات میں نہیں ہے، میں recommendations بھیجوں گا۔ جناب یہ assurance دیں کہ چونکہ میں on behalf جواب بھی دے رہا ہوں۔ یہ ضرور ہونا چاہئیے اگر یہ صحیح ہے تو یہ اس کو defend کریں اور اگر یہ غلط ہے تو یہ کہیں کہ بالکل عوامی نمائندے اس میں شامل ہوں گے اور اب جو Cabinet meeting ہو گی اس مسئلے کو اس میں discuss کیا جائے گا اور ان کی positive recommendations ہوں گی۔ یہ میں ان سے assurance چاہتا ہوں جناب۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے انہوں نے کہا ہے کہ .He will pass it on۔

جناب بابر خان غوری: جناب یہ ذمہ داری لے لیں otherwise آپ کو پتہ ہے کہ معاملہ ٹل جائے گا۔ یہی ہمارے ساتھ ہو رہا ہے سینیٹ میں۔

جناب محمد اکرم: اگر سب اس تجویز پر متفق ہیں تو پھر اس میں کیا قباحت ہے یہ کہہ دینے میں کہ ٹھیک ہے اس کو وہ مانتے ہیں، اس کو وہ acknowledge کرتے ہیں، accept کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ اپنی suggestions دے دیجئے۔ اتنی simple سی بات ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال: جناب میں نے بھی یہ کہا ہے کہ جو سینیٹرز ہیں، جو Parliamentarians ہیں if their suggestions are very valid we will take it in the cabinet اب میں یہی کہہ سکتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کا پوائنٹ valid ہے اور جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ we will consider it ۔ یہ آپ کی طرف سے بھی، سینیٹ کی طرف سے بھی پوائنٹ آ جائے and we will take it on ۔

جناب چیئرمین: جی تنویر خالد صاحبہ۔

مسز تنویر خالد: عوامی facilities provide کرنے والی جتنی authorities ہیں، ادارے ہیں ان کے اندر کم از کم ایک یا دو عوامی نمائندوں کو ضرور ہونا چاہئیے تاکہ وہ ان کی ضرورتوں کو دیکھیں اور handle کریں اور ان کی ضرورتوں کے مطابق چیزوں کو provide کریں۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں Standing Committee میں اس سلسلے میں بات ہو جائے گی۔ تو غوری صاحب they will also look into all these aspects اس میں ایک اچھا forum ہوگا اور اس میں یہ سارا آپ کا معاملہ review ہو جائے گا اور یہ جو کئی چیزیں آپ بتا رہے ہیں

these will be considered there definitely and then it will be passed on for necessary amendments. Question No.221, Mr. Babar Khan Ghauri.

221. *Mr. Babar Khan Ghori: (Notice received on 29-9-2003 at 7.45 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to provide natural gas to FATA, if so, when?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: There is no proposal under consideration of the government for supply of natural gas to FATA. As per SNGPL's survey report the cost estimates of the following localities are as under:—

(i) *Supply of gas to Bara (Alam Gudar)/Spin Qamar*

Distribution network	47 KMs
Estimated cost (alongwith allied installations)	Rs. 67.30 million
Cost per consumer	Rs. 45305/-

(ii) *Supply of gas to Bara (Khajoory)*

Distribution network	53 KMs
Estimated cost (alongwith allied installations)	Rs. 45.41 million
Cost per consumer	Rs. 47840/-

(iii) *Supply of gas to Jamrud*

The above three villages exceed per consumer cost criteria of Rs. 40,000/- fixed by the government for supply of gas to new towns/villages/areas for the province of NWFP/FATA. As such laying of gas main is not envisaged from company's resources. However, Sui Northern Gas Pipeline Ltd., can undertake laying of gas distribution network in these villages/towns during the subsequent fiscal years provided Rs. 169.47 million are provided to it in the form of grant (non-refundable).

Mr. Chairman : Any supplemantry.

جناب بابر خان غوری: جناب اس میں. میں نے یہ سوال کیا تھا کہ فاٹا کے اندر سوئی گیس کی فراہمی کی کوئی تجویز زیرغور ہے؟ اگر ایسا ہے تو کب تک؟ تو اس میں تو مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ فاٹا کے ہمارے جو شہری ہیں، جو وہاں کے رہنے والے ہیں، میں سمجھتا ہوں ان کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ پہلے ہی وہاں پر سہولتوں کا فقدان ہے۔ گیس ہمارے پاس موجود ہے لیکن وہاں پر انہوں نے یہ دیا ہے کہ فی صارف لاگت پنتالیس ہزار تین سو پانچ ہے۔ تو یہ کوئی زیادہ لاگت نہیں ہے۔ چونکہ اس سے پہلے اسی ایوان میں سندھ کے گاؤں کے لئے ہم نے سوال کیا تھا جس میں فی صارف لاگت سنتالیس ہزار روپے دی تھی۔ انہوں نے جو reserve price رکھی ہوئی ہے وہ 1992ء کی ہے پچیس ہزار روپے فی صارف لاگت پر یہ agree ہو جاتے ہیں لیکن اگر وہ بڑھ جاتی ہے تو معاملہ رک جاتا ہے۔

تو جناب آج 2003ء ہے اور گیارہ بارہ سال پہلے جو construction rates تھے اس سے کوئی سو گنا بڑھ چکے ہیں اور ہم نے وہ ابھی review نہیں کئے۔ تو میرا ان سے question ہے کہ یہ جو رقم ہے وہ کچھ بھی نہیں ہے پنتالیس ہزار روپے فی صارف اور جو عوام وہاں پر suffer کر رہے ہیں۔ تو کیا یہ ہنگامی بنیادوں پر special fund arrange کر کے اور جو انہوں نے اپنی reserve price رکھی ہوئی ہے اس کو 2003ء کے میعار پر لا کے اس علاقے میں فوری طور پر سوئی گیس فراہم کرنے کا اردہ رکھتے ہیں یا نہیں۔ یہ فوراً بتائیں in yes or no.

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال: جناب چیئرمین! honourable Senator نے یہ کہا ہے کہ اس کا فوری اور اسی وقت جواب دیا جائے۔ this is involve a lot of funds and this is about 170 million rupees, which is required for putting gas in these two three villages. تو اس لئے میں ان سے یہ کہوں گا کہ گورنمنٹ کے جو previous rules and regulations ہیں اس کے مطابق جو فرنٹیئر میں ہیں that is forty thousand rupees per head کے حساب سے calculations کی جائیں گی۔ no doubt کہ یہ expenditure جو ہے اس سے کافی زیادہ ہے اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ فاٹا کی جو عوام ہیں

اگر ان کو گیس ملنے کے بعد relief ملے تو government should be very happy about it. اس وقت اگر میں یہ کہوں کہ میں ابھی funds arrange کر سکتا ہوں تو یہ ہمارے بس میں نہیں ہے۔ ابھی تو شوکت عزیز صاحب بھی نہیں ہیں and its level has to be very high جہاں پر کہ یہ decision ہو گا کہ فنڈز کہاں سے آئیں گے، کس مد سے آئیں گے and how can be spent. تو میں اس forum پر یہ decision نہیں دوں گا کہ ہم immediately funds available کر کے ان کو گیس لگوا کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی بابر غوری صاحب۔

جناب بابر خان غوری: اس میں جو منسٹر صاحب نے جواب دیا کہ یہ کہتے ہیں کہ 40 ہزار already ہم نے وہاں پر NWFP کے لئے رکھا ہوا ہے جس پر کہ صارف کی اگر لاگت آتی ہے۔ میرے خیال سے خالی 10% to 11% about five thousand rupees increase ہو رہا ہے تو وہ اتنا بڑا فرق نہیں ہو گا، انہوں نے total amount بتائی ہے لیکن forty thousand already agreed ہیں تو پانچ ہزار کا فرق آ رہا ہے اس کے لئے کوئی special grant وزیر اعظم صاحب کو summary بھیج کر یا ہم لوگوں کے جو funds ہیں اس میں سے لے کر کوئی special ہنگامی پروگرام بنائیں تا کہ فاٹا کے عوام کو relief ملے۔ اس سلسلے میں جو میں نے ان سے سوال کیا تھا کہ ہنگامی پلان بنانے کی اگر نیت ہے تو آپ کہیں کہ بالکل کریں گے، انشاء اللہ تعالیٰ ہم آج سے کام شروع کر رہے ہیں۔ آپ یہی جواب دے دیں کم از کم یہ تو امید ہو جائے۔ آپ امید تو بندھائیں کہ عوام کے لئے کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں باقی مسائل تو پیدا ہوں گے ہمیں معلوم ہے۔ آپ یہ تو بتائیں کہ یہ کام شروع کرنے کا آپ کی وزارت ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

Mr. Chairman: I think overall there is a desire to expand electrification and gas consumption depending on the funding

کئی جگہ پر جو consumer ہیں وہ خود بھی finance کرتے ہیں، نوری آباد میں اور کئی جگہوں پر ہوا ہے انہوں نے خود بھی share کیا ہے۔ اس پر آپ یہ کہیں کہ we have taken and

cases تین particular اور یہ دیکھیں اور آپ کو اس ہے maximum اور جو بھی looked at it
جو ہیں اس میں آپ differentiate کر لیں۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, I have one question.

جناب چیئرمین: جی فرمائیں۔

جناب خلیل الرحمٰن: میرا خیال ہے یہاں پر ہمایوں اختر صاحب بیٹھے ہوئے تھے
انہوں نے جواب دیا تھا کہ یہ چالیس ہزار روپے ہیں I think they were allocated 13 years ago and we had recommended that it should be seen again in the light of the present expenditure. تو میرا خیال ہے انہوں نے اس دن کچھ commitment کی تھی۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب 221 کا ایک supplementary ہے۔ اس میں جو estimated cast یا اس کی milage بتائی جا چکی ہے یہ میرے خیال سے جب پندرہ بیس سال پہلے SNGPL نے survey کیا ہوگا، یہ اٹک میں یا جو بھی جگہ ہو گی کیونکہ حیات آباد تک full fledged line آئی ہوئی ہے اور یہ ساری جگہیں 5 km radous میں ہیں اگر اس کے extension کی cause نکالیں تو which means nothing at all. یہ جو کلومیٹر اس میں mentionہیں یہ بالکل ایسا نہیں ہے جس طرح کہ ادھر mention ہے۔ آپ خود سوچ لیں حیات آباد سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر یہ تینوں جگہیں موجود ہیں تو اس میں پھر 62,53 and 47 kilo meters کہاں سے آ گئے ہیں۔ ان کو SNGPL کو حیات آباد کے onward areas کے estimates نکالنے چاہییں اور اس کا کوئی اتنا خرچہ نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: آپ کا مطلب ہے کہ یہ up dated answer نہیں ہے؟

جناب ثناء اللہ بلوچ: یہ kilo meters جو ہیں یہ کافی enhanced بتائے گئے ہیں یا پھر ان کا distribution network شاید اس جگہ پر ہو جہاں سے یہ enhanced distance نکالا گیا ہے لیکن the thing is کہ گیس حیات آباد تک available ہے اور یہ جگہیں حیات آباد کے ساتھ 5 kilo meters کے radous میں ہیں تو پھر اس پر یہ cast آ ہی نہیں سکتی ہے۔

Mr. Chairman: The department should be asked to

جن کا point ہے اس کو بتا سکتے ہیں؟

Major (Retd.) Tahir Iqbal: With your permission sir, I would request the honourable Senator

کہ اگر ان کے اندازے میں یہ کلومیٹر غلط ہیں تو we will refer back to the department itself and get the new report and then bring into the Senate.

جناب ثناء اللہ بلوچ: میرے اندازے سے یہ اس لحاظ سے کہ حیات آباد کے ساتھ پانچ کلومیٹر کے radous میں یہ ساری جگہیں ہیں یہاں تک میں authentic ہوں اور جناب یہ بالکل صحیح ہے۔

جناب چیئرمین: یہ check کر لیں۔ اس پر they have committed too جی اکرم صاحب۔

جناب محمد اکرم: جناب فاٹا کی صورتحال دیکھتے ہوئے جو معیار اور criterion مقرر کیا گیا ہے کیا معیار وہی ہے جو دوسرے صوبوں کے لئے یا یہ ذرا مختلف ہے۔ اس پر ذرا روشنی ڈالی جائے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال: جناب، معیار تھوڑا different ہے، اس میں سندھ اورپنجاب کے areas میں 20,000 per consumer رکھی گئی ہے اور جو including FATA, Frontier کا area ہے it is 40,000. بلوچستان میں limit ایک لاکھ روپے کی ہے۔ جناب keeping in view,the consumption and the growth of population اس کے مطابق رکھے گئے ہیں۔

Mr. Humayun Akhtar Khan: These bench marks were set by the Ministry of Petroleum and Natural Resources sometime back that in Sindh and Punjab is 20,000. I think, in Frontier is 40,000 and in Balochistan

is 100,000. The only purpose for this bench mark is, that if cost per consumer is within that range, then the Gas company will fund it out of their own Annual Development Plan. If its beyond that then the money will have to come from other sources like the Federal Government or the Prime Minister's discretionary fund. So, that is the only purpose for that bench mark.

جناب چیئرمین : جناب کمیلی صاحب آپ کا ایک Water and Power کا question تھا Question No.5 the Minister is here. شیر پاؤ صاحب یہ defer ہوا تھا۔ اب we can take it up. Mr. Muhammad Abbas Komaili آپ موجود ہیں Question No.5.

*5. ***Mr. Muhammad Abbas Komaili:** (Notice received on 29-9-2003 at 7.40 p.m.)

Will the Minister for Water & Power be pleased to state whether it is a fact that the Government recently abolished System Development charges which were being charged from the consumers by WAPDA & K.E.S.C., if so, whether the amount already charged will be refunded to the consumers?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: System Development Charges have been abolished in case of KESC *w.e.f.* 2nd September 2003.

WAPDA/DISCOs recover System Development charges only from Industrial Consumers to accommodate their loads on the distribution network.

The amount already charged is therefore not refundable.

@Deferred from 5th December, 2003.
**Deferred from 5th December, 2003.*

Mr. Chairman : Any supplemantry.

جناب محمد عباس کمیلی ، جناب ' supplementary یہ ہے کہ شیر پاؤ صاحب فر ما رہے ہیں کہ یہ charges 2nd September 2003 کو abolish ہوئے ہیں۔ کیوں؟ But it is also established کہ system development charges کے نام سے recoveries ہوئی ہیں ' وہ غلط ہوئی ہیں کیونکہ بالخصوص کراچی میں کوئی system develop نہیں ہوا ہے۔ بیس سال سے جو نظام جیسا تھا ' جو تاریں جیسی تھیں ' جو کھمبے جیسے تھے ویسے کے ویسے ہی ہیں۔ لہذا ' جب کوئی system ہی develop نہیں ہوا ہے تو جو system development کے نام پر charges وصول کئے گئے ہیں ' وہ ناجائز ہیں ' illegal ہیں اور وہ refund ہوں جبکہ یہ charges abolish بھی ہو چکے ہیں تو وہ refund ہونے چاہئیں۔ اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ refund نہ کئے جائیں ' اس کا benefit تو نئے consumers کو جائے گا جو connections لیں گے لیکن ان پرانے consumers سے ناجائز طور پر دوبارہ system development charges کے نام پر funds لئے گئے ہیں جبکہ پہلے connection دیتے وقت جو اس وقت کے charges تھے وہ دے چکے ہیں۔ لہذا ' ان لوگوں سے بالخصوص industrial consumers سے بالخصوص جو heavy amounts system development charges کے نام پر وصول کی گئی ہیں وہ واپس کی جائیں اور اس میں delay نہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین ، منسٹر صاحب بتائیں گے ' میں آپ کو ایک point عرض دوں کہ صرف اس میں کھمبے نہیں ہوتے ' اس میں transformers بھی آتے ہیں ' distribution centres بھی آتے ہیں ' circuit breakers آتے ہیں۔ اس میں کافی equipments آتے ہیں from outlet line. کیونکہ میرا اس سے ذرا واسطہ رہا ہے۔ باقی منسٹر صاحب بتاتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ ، جی ' جو calculate کیا گیا ہے اس کے مطابق ہی یہ system development charges, charge کئے جاتے ہیں public demand پر اور عوامی pressure تھا تو اس لئے ہم نے اس کو اس لحاظ سے ختم کیا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم نے جن سے لیا ہے ' ان کو واپس refund کر دیں گے ' یہ نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ یہ fund

اس میں لگے ہیں۔ اگر آئندہ کے لئے ہو گا تو جو charges ہوں گے، اس کو ہم absorb کریں گے، KESC اس کو absorb کرے گی۔ میں نے honourable Senator صاحب سے کل بھی بات کی تھی کہ یہ ممکن نہیں ہے لیکن آئندہ کے لئے ہم نے consumers کو relief دے دیا ہے۔

جناب محمد عباس کمیلی: جناب، میری گزارش یہ ہے کہ محترم وزیر صاحب نے فرمایا کہ "لگے ہیں" تو یہ charges اس وقت لگے تھے جب connections دیئے گئے تھے، ابھی recently تو نہیں لگے ہیں، 2002 یا 2001 میں دوبارہ نہیں لگے ہیں۔ لہذا، 2001, 2002 even 2000 میں جو charges اس نام پر وصول کے گئے ہیں جبکہ system دوبارہ سے redevelop نہیں ہوا ہے۔ لہذا، ان کا واپس ہونا ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: اس کی maintenance اور improvement کے لئے بھی خرچہ ہوتا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ: اس کی upgrading یہ سب اس میں شامل ہے، and this is part of it.

جناب چیئرمین: شامل ہوتی ہیں۔

جناب محمد عباس کمیلی: دوسری بات آپ نے جو transformers کے تعلق سے فرمائی ہے۔

جناب چیئرمین: اس میں maintenance بھی آجاتی ہے۔

جناب محمد عباس کمیلی: جناب transformers تو self financing میں لگتے ہیں، اس میں system development کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر کوئی transformer اڑ جاتا ہے، جل جاتا ہے تو وہ وہاں کے consumers سے self financing کے ذریعے لگائے جاتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب چیئرمین! یہ صرف ٹرانسفارمرز نہیں ہیں گریڈ سٹیشن ہیں، transmission lines ہیں، یہ سب چیزیں we have to go back

equipments میں آتی ہیں۔

جناب محمد عباس کمیلی: لیکن old city area میں تو دوبارہ نہیں جو نئی developments ہو رہی ہیں وہاں پر ممکن ہے آپ کو نئے expenses pay کرنے پڑتے ہوں لیکن old city areas میں لوگوں سے دوبارہ لینا ایک heavy burden لوگوں پر unnecessary ڈال دیا گیا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: basic purpose is that we have given relief to the consumers now. اور میرا خیال ہے یہی طریقہ ہوتا ہے we have given relief.

جناب چیئرمین: زیادہ مانگتے مانگتے یہ بھی نہ واپس ہو جائے۔ 222 چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب۔ ظفر اقبال صاحب کا ایک supplementary ہے۔

جناب ظفر اقبال چوہدری: sir میرا minister صاحب سے یہ question ہے کہ وہ بل جو وقت مقررہ پر ادا نہیں ہوتے، ان کے اوپر 10% mark up ڈال رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Late surcharge.

جناب ظفر اقبال چوہدری: اب بجلی پہلے ہی بہت مہنگی ہے۔ اور اس کے اوپر یہ mark up 10% charge کر رہے ہیں جبکہ ابھی banks جو بھی ہیں وہ سارے 7% پر عام loan دے رہے ہیں تو ان کو بھی اپنا rate reduce کرنا چاہیے تاکہ لوگوں کے لئے کچھ نہ کچھ سہولت مہیا کرسکیں۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب چیئرمین! اگر ہم یہ نہ کریں تو bill پھر کوئی time پر دے گا ہی نہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ لوگ time پر bill دیں تو کوئی ان کے اوپر excessive charge نہیں ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ time پر دیا جائے تو اس لحاظ سے اس میں سب کی بہتری ہو گی۔

جناب ظفر اقبال چوہدری: Sir میرا question یہ نہیں تھا۔ میں کہہ رہا ہوں کہ اگر banks جو ہیں 7% پر loan دے رہے ہیں تو کم از کم اس کو اتنا reduce تو کیا جائے 3%

جناب چیئرمین: انہوں نے بتایا کہ bank کا اس سے تعلق نہیں ہے۔ ان کا اپنی penal ہے کہ time پر آئے۔ بس یہ ان کے view points ہیں۔ ان کو ذہن میں رکھیئے۔

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: We will consider that.

Mr. Chairman: No.13 also is to do with water and power, rather to صاحب ہیں which we had deferred, Minister کمیلی صاحب آپ ہی کا تھا یہ defer it, speaker has attended now.

x13. ***Mr. Muhammad Abbas Komaili:** (Notice received on 30-9-2003 at 12.45 p.m.)

Will the Minister for Water & Power be pleased to state whether it is a fact that the WAPDA and KESC are charging fixed or Minimum charges from its consumers during the period of load sheddings, if so, its reasons?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: Fixed/minimum charges being integral part of tariff, applicable to different categories of consumers, approved by NEPRA and Government of Pakistan, are being recovered Presently, no load shedding is being done.

Mr. Chairman: Any supplementary?

جناب محمد عباس کمیلی: کون سا sir.

Mr. Chairman: No.13., on page 6.

جناب محمد عباس کمیلی: Yes sir اس مسئلے پر بھی کل میری محترم وزیر صاحب سے تھوڑی سی discussion ہوئی تھی regarding fixed charges, which is called also the minimum charges. سندھ میں تو یہ system ہے کہ 50KW سے زیادہ جن کا load ہوتا ہے ان سے یہ 255 rupees per month charge کرتے ہیں whether there is any consumption or not, irrespective of that. یہ monthly charges ہیں ۔ اس کا tariff سے کوئی تعلق نہیں ہے whether there is any consumption or not یہ اس بات کے charges ہیں کہ continuous or uninterrupted supply دی جائے گی consumer کو اس guarantee کے ساتھ لیکن یہ تقریباً سال بھر loadshedding ہوتی ہے ۔ روزانہ کئی کئی گھنٹے بجلی جاتی ہے ۔تو interruption تو daily ہو رہا ہے اور ہوتا ہے ۔ آج اگر load shedding نہیں ہو رہی ہے تو پچھلے عرصے میں تو ہو چکی ہے ۔ اور ہوتی رہی ہے۔ تقریباً تمام سال ہی ہوئی ہے ۔ یہ اس بات کے charges لے رہے ہیں کہ یہ continuous or uninterrupted supply دیں گے جو یہ نہیں دیتے اور جب یہ نہیں دیتے continuous or un interrupted supply تو یہ fixed charges جسے minimum charges بھی کہتے ہیں، یہ انہیں consumers سے وصول کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا ہاں، اگر ان کو difficulty پیش آ رہی ہے کہ کس طرح سے calculation کریں، کس دن کتنے گھنٹے بجلی گئی ، کس دن کتنے گھنٹے loadshedding ہوئی تو ایک compromised formula بھی ہوسکتا ہے کہ off season میں winter season میں یا جس industry کا جو off season ہو، اس میں وہ جیسا کہ ماضی میں system رہا ہے کہ for three months یہ consumers کو option دیتے تھے کہ وہ arbitrarily اپنا connection disconnect کرالیں ۔ اس صورت میں ان سے fixed charges نہیں لیے جاتے تھے۔ یہ system یا یہ

practice انھوں نے اب discontinue کر دی ہے۔ اس practice کو یہ بحال کردیں کیونکہ سردی ہی میں بجلی کی ان کے پاس زیادہ shortage ہوتی ہے اور consumer کو بھی یہ facility مل جائے گی وہ اپنی factories عارضی طور پر، مہینے، دو مہینے، تین مہینے کے لیے بند کر لیں گے تو fixed charges سے بچ جائیں گے۔ ان کے اوپر بھی load کم ہوگا۔ لہذا دو میں سے ایک بات ضرور ہونی چاہیئے۔ یا تو جتنے hours یہ load shedding کرتے ہیں ان کے fixed charges نہ لئے جائیں یا پھر winter season یا off season میں consumer کو یہ facility دی جائے۔

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ، جناب چیئرمین! کل بھی honourable Senator سے میری بات ہوئی۔ یہ fixed charges جو ہیں industrial sector کے، خصوصاً انھوں نے industry کے بارے میں پوچھا یہ تو ہم recover کرتے ہیں because we have to reserve the electricity with the IPPs کہ جی ہم آپ سے لیں گے۔ جہاں تک یہ کہتے ہیں کہ uninterrupted, تو ہم چھ یا سات گھنٹے کا لیتے ہیں باقی کا نہیں۔ ہمیں یہ per kilo watt جو ہے، for example industrial tariff تین سو روپے per kilo watt ہے جو کہ fix charges ہم ان سے لیتے ہیں لیکن ہمیں وہ rupees one thousand per kilo watt پڑتا ہے۔ تو اس لحاظ سے آپ سمجھ لیں کہ ہم صرف چھ سات گھنٹے کے fix charges لیتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے یہ اتنا زیادہ نہیں ہے کیونکہ we have to book اور ہم نے stand by رکھا ہوتا ہے IPPs کو بھی۔ یہ ہماری demand ہے اور اس کو اس لحاظ سے ہم پورا کریں گے۔ تو ہم اگر یہ نیچے لائیں گے یا کہتے ہیں کہ ہم نیچے لاتے ہیں تو وہ نہیں کریں گے۔ ہم پر IPPs کے charges آتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے یہ اب بھی کم ہے جو کہ ہم industrial unit سے charge کر رہے ہیں۔

جناب محمد عباس کمیلی، جناب جو کم تھی انھوں نے بڑھا لی ہے۔ 255 تھی اب 300 کر لی۔ جیسا کہ انھوں نے ابھی کہا، تو جو کمی تھی وہ تو پوری کر دی گئی ہے۔ اس سے زیادہ تو کبھی-------

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب چیئرمین! میں نے کہا ہمیں پڑتی ہے ایک ہزار per kilo watt

جناب چیئرمین: اس میں change ہے کہ what they have to pay, they have also tried to recover whatever part......

جناب محمد عباس کمیلی: جناب! اس کی ذرا وضاحت بھی ضروری ہے اس ایوان میں کہ کس طرح سے اتنے charges ان کو پڑتے ہیں۔

میر ولی محمد بادینی: جہاں تک industries کا تعلق ہے بلوچستان میں فلور ملوں سے نوے ہزار fixed لے رہے ہیں۔ آپ ڈھائی سو، تین سو کی بات کر رہے ہیں، ادھر نوے ہزار فلور ملوں سے fixed لے رہے ہیں۔ یہ ذرا clear ہو کیونکہ ڈھائی اور تین سو سے تو بہت زیادہ ہے۔

جناب چیئرمین: یہ سن لیں تو پھر آپ کی طرف آتے ہیں۔ جی۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: مختلف صوبوں کے مختلف ہیں۔ Industrial کا میں آپ کو بتاؤں کہ اس میں تین slabs ہیں۔ B2, B3, B4 ان کے مختلف charges ہیں جو کہ ہم لیتے ہیں لیکن جہاں تک fixed charges کا تعلق ہے تو صوبہ بلوچستان کے ساتھ ہم کچھ بھلائی کر رہے ہیں تو یہ بہتر ہے کیونکہ وہ ایک پسماندہ صوبہ ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ وہاں پر اور بھی industry قائم ہو۔ تو اس لحاظ سے یہ تو ہمارے credit میں جانا چاہیئے کہ ان کے ساتھ ہم یہ رعایت کر رہے ہیں۔

میر ولی محمد بادینی: جب تک آپ رعایت نہیں دیں گے جناب عالی! وہاں کیسے industry...

جناب چیئرمین: جی وہ مان رہے ہیں کہ جو ہو سکتا ہے، جو ممکن ہے وہ دے رہے ہیں ان کو۔

میر ولی محمد بادینی: Industries تو لگیں گی نہیں اس لیے کہ bill charges تو ہیں ہی ہیں نوے ہزار مزید اس کو fixed charges دینے ہیں اور بلوچستان کے ساتھ کیا رعایت ہو رہی ہے اس میں؟ اگر آپ دیکھیں تو اس وقت بلوچستان میں کوئی industry نہیں ہے۔ اگر

رعایت دیں گے تو پھر شاید کچھ بن جائیں۔

جناب محمد اکرم : جناب چیئرمین ! it still needs to be clarified کہ اگر load shedding کا یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کی وجہ سے fixed charges تو load shedding تو شاید اب نہیں ہورہی ہو گی۔ پہلے تو ہوتی تھی تو کیا اس وقت کے جو charges تھے' اس وقت بھی تو charges fix کیے ہوئے تھے load shedding کے ہوتے ہوئے---- دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ load shedding کی تو شکایتیں ابھی بھی آ رہی ہیں۔ Load shedding کب رکی ہے؟ ابھی بھی لوگ شکایت کرتے ہیں کہ load shedding ہو رہی ہے بجلی نہیں ہے۔ تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ--------

جناب چیئرمین: Break down سے زیادہ system --------

جناب محمد اکرم : یہ break down ہے' کب load shedding ختم ہوئی ہے اور آئندہ کے لیے کیا ہو گا load shedding کا؟

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب چیئرمین! اس دن میں نے یہاں پر شاید آپ کی غیرموجودگی میں پورے power tariff پر بات کی تھی تو میں نے یہی کہا تھا کہ power کی کمی نہیں ہے ہمارے پاس۔ یہ load management ہے' جب system over heat ہو جائے' over load ہو جائے تو اس کے لیے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ ہمارے اکثر گرڈ سٹیشن جو ہیں ۱۰۴' ۱۰۵ فیصد پر چلے گئے ہیں۔ بعض جگہوں پر ۱۲۰ اور ۱۳۰ پر ہیں۔ تو اس کو manage کرنا پڑتا ہے۔ جہاں تک ان کا یہ سوال کہ اس وقت جب لوڈ شیڈنگ ہو رہی تھی تو آپ لوگوں نے fixed charges لئے۔میں نے آپ کو بتایا ہے کہ ۶' ۷ گھنٹے کے ہم لیتے ہیں ۲۴ گھنٹے کے fixed charges نہیں لیتے اگر ۲۴ گھنٹے کا لیں تو یہ ایک ہزار روپے بن جائے گا اس لحاظ سے۔

میر ولی محمد بادینی: جناب چیئرمین! اگر اجازت ہو تو-----

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ ہم اب آگے چلیں۔

میر ولی محمد بادینی: نہیں جناب' آج بھی بلوچستان میں ۶ سے ۸ گھنٹے fixed لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے۔ fixed time سے جاتا ہے اور ٹائم سے آتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بات

نہیں ہے کہ break down ہوا ہے یا خراب ہوا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا منسٹر صاحب سے کہ مہربانی کرکے رپورٹ منگوائیں بلوچستان سے کہ کیوں ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین: ہو بھی رہی ہو تو کیا اس کا ازالہ ہو سکتا ہے؟

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: بادینی صاحب نشاندہی کریں جس علاقے کی کرنا چاہتے ہیں۔

میر ولی محمد بادینی: ڈسٹرکٹ چاغی ہے، ڈسٹرکٹ خاران ہے۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب چیئرمین! ہم رپورٹ منگوا لیں گے اور ہاؤس میں پیش کر دیں گے۔

میر ولی محمد بادینی: مہربانی۔

Mr. Chairman: Question No. 222, Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder.

- - - -

222. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 30-9-2003 at 8.30 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the amount of electricity bills outstanding against each department of the Government of the Punjab as on 30-3-2003; and

(b) the reasons for non recovery of the above said bills?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) The list of major defaulting departments in respect of Punjab Provincial Government departments/agencies ending 31st March 2003 is enclosed as Annex-A.

(b) It is evident from above that only an amount of Rs. 259.00 million (excluding autonomous bodies/local bodies under Provincial Government) is outstanding against Punjab Provincial Government departments, which is even less than current month billing. This shows that almost all arrears are cleared upto 31st March 2003.

Annex"A"

MAJOR DEFAULTING DEPARTMENTS/AGENCIES OF PUNJAB PROVINCIAL GOVT.

(Rs. In Million)

Sr. No.	NAME OF DEPARTMENT	RECEIVABLES ENDING 06/2002	BILLING 7/2002 TO 03/2003	COLLECTION 7/2002 TO 03/2003	RECEIVABLES ENDING 03/2003
A	**PUNJAB PROVINCIAL GOVT. DEPTTS.**				
1	HOSPITALS UNDER PUNJAB PROVINCIAL GOVERNMENT	1.69	45.15	39.45	7.39
2	PUNJAB HIGHWAY DEPARTMENT	-0.91	15.42	12.67	1.84
3	PUNJAB POLICE DEPARTMENT	-21.29	175.46	122.67	31.50
4	PUNJAB EDUCATION DEPARTMENT	-2.84	163.14	148.35	11.95
5	PUNJAB DEPUTY COMMISSIONERS	-6.85	53.80	35.97	10.98
6	PUNJAB JAIL & CONVICT SETTLEMENT	-3.94	105.14	97.19	4.01
7	PUNJAB AGRICULTURAL DEPARTMENT	-1.14	41.53	37.31	3.08
8	PUNJAB IRRIGATION & POWER DEPARTMENT	-10.31	92.22	61.84	20.07
9	PUNJAB BUILDING DEPARTMENT	-3.39	37.30	27.21	6.70
10	PUNJAB HEALTH & WELFARE DEPARTMENT	-28.82	442.07	354.44	58.81
11	PUNJAB PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT	-15.67	205.73	139.19	50.87
13	SUB TOTAL(1 to 12)	-130.13	1493.71	[illegible]	-40.07
14	OTHERS	-16.09	862.92	835.10	11.73
15	TOTAL (13+14)	-146.22	2356.09	1950.87	259.00
B	**AUTONOMOUS BODIES UNDER PUNJAB PROVINCIAL GOVT.**				
1	LAHORE DEVELOPMENT AUTHORITY	-1.79	10.59	5.28	3.52
2	TEPA	-0.93	5.89	2.24	2.67
3	PARKS AND HORTICULTURE AUTHORITY	-1.00	16.58	12.19	3.39
3	WASA MULTAN	-26.69	54.83	2.55	25.59
4	WASA LAHORE	80.92	626.64	543.14	164.42
5	WASA GUJRANWALA	-16.03	30.02	11.23	2.76
6	SUB TOTAL(1 TO 5)	34.43	744.55	576.63	202.35
7	OTHERS	-4.93	211.86	232.71	-25.78
8	TOTAL (6+7)	29.49	956.41	809.34	176.56
C	**LOCAL BODIES UNDER PUNJAB PROVINCIAL GOVT.**				
1	MUNICIPAL CORPORATION LAHORE	-20.75	140.74	58.86	61.13
2	MUNICIPAL CORPORATION KASUR	2.01	13.33	7.26	8.08
3	MUNICIPAL CORPORATION GUJRANWALA	-5.50	14.85	7.89	1.46
4	MUNICIPAL CORPORATION SARGODHA	-4.30	23.94	16.70	2.94
5	MUNICIPAL CORPORATION RAWALPINDI	-23.46	50.38	6.40	20.52
6	MUNICIPAL CORPORATION MULTAN	-23.71	43.12	13.00	6.41
7	MUNICIPAL COMMITTEE KAMOKE	-0.17	5.28	2.27	2.84
8	MUNICIPAL COMMITTEE D.G.KHAN	7.12	24.75	14.17	17.70
9	MUNICIPAL COMMITTEE CHISHTIAN	2.09	7.55	6.78	2.86
10	MUNICIPAL COMMITTEE OKARA	-2.10	11.32	6.66	2.56
11	MUNICIPAL COMMITTEE KOT ADDU	-1.45	4.42	0.61	2.3[illegible]
12	MUNICIPAL COMMITTEE SAHIWAL	-3.73	18.18	6.76	7.69
13	PUNJAB UNION COUNCILS	-0.12	23.16	17.39	5.65
14	SUB TOTAL(1 to 13)	-74.07	381.02	164.75	142.20
15	OTHERS	-60.18	449.53	380.89	8.46
16	TOTAL (14+15)	-134.25	830.55	545.64	150.66
17	TOTAL PROVINCIAL AGENCIES	-250.98	4143.05	3305.85	586.22

Mr. Chairman: Any supplementary?

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! گزشتہ روز میں نے بلوچستان اور صوبہ سرحد کے سرکاری محکموں کے جو بل بقایا تھے ان کے متعلق دریافت کیا تھا اور یہ پوچھا تھا کہ پنجاب کا کیوں نہیں آیا ہے؟ آج پنجاب کا آیا ہے۔ یہ سوال پنجاب کے بقایاجات کے متعلق ہے اور اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ پنجاب میں Rs. 586 million حکومت پنجاب کے Provincial Departments, Autonomous Bodies, and Local Bodies کی طرف بقایاجات موجود ہیں۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ سندھ کے مقابلے میں، جو کہ 1419 million ہے، اس کے مقابلے میں کم ضرور ہے لیکن اس کی justification یہ دی گئی ہے کہ یہ ایک ماہ کے بل کے برابر ہے۔ تو جناب والا! کیا بقایا جات کا ہونا اس کا یہ جواز ہو سکتا ہے کہ یہ ایک ماہ کے برابر ہے؟ اور کیا ایک ماہ کے برابر ہوں تو کیا یہ بقایاجات جو ہیں وہ جائز ہیں؟ دوسرا یہ کہ کیا ان پر سرچارجز لگتے ہیں کہ نہیں لگتے؟

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب چیئرمین! اگر Honourable Senator صاحب یہ دیکھیں Local Bodies اور Autonomous Bodies کو چھوڑیں صوبائی حکومت کے جو صرف departments ہیں اس میں بہت سے ایسے departments ہیں جنہوں نے بلکہ زیادہ پیسے واپڈا کو دیئے ہیں۔ This goes to the credit of the Punjab Government کہ وہ اپنے بل صحیح دیتے رہے ہیں۔ جہاں تک local bodies کا تعلق ہے تو local bodies کے چاروں صوبوں میں problems ہیں۔ اس میں خصوصاً drinking water کے جو ٹیوب ویل ہیں وہ بل ادا نہیں کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر Provincial Governments بھی اگر وہ local government کو transfer کر دیتے ہیں تو وہ ادا نہیں کرتے۔ اس میں ہمیں problems ہوتی ہیں لیکن اب ہماری یہ کوشش ہے اور ابھی صوبے ہم سے بہت حد تک cooperate کر رہے ہیں اور جو receiveable ہیں ان کی طرف تو وہ اس میں ہمارے ساتھ cooperate کر رہے ہیں۔ This is a good sign کہ دن بدن اس میں بہتری آ رہی ہے اور انشاء اللہ ہم چاہتے ہیں کہ اگر صوبوں کا یہ تعاون رہا تو ہم پیسے ان سے بھی recover کر سکیں گے اور واپڈا کی جو

اپنی maintenance ہے' electricity کی extension ہے اس میں یہ پیسہ استعمال ہو سکے گا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں کہ یہ سوال واپڈا کو facilitate کرنے کے لئے دیا گیا تھا اور دوسرا اس بات کے لئے کہ یہ نشاندہی ہو کہ سرکاری محکمہ جات جو ہیں وہ بل کیوں ادا نہیں کرتے؟ اور وہ خود expose ہوں اسی لئے یہ question دیا گیا تھا۔ مقصد اس کا یہی تھا کہ یہ question دیا جائے تاکہ ان کو in time اور بروقت ادائیگی ہو۔ لیکن میرے اس سوال کا جواب نہیں آیا کہ ایک عام اور غریب آدمی کو تو آپ سرچارج فوراً لگا دیتے ہیں اور یہ ادارے جو دے سکتے ہیں کیا ان پر آپ سرچارج لگاتے ہیں اور اگر نہیں لگاتے ہیں تو کیوں نہیں لگاتے؟

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ سرچارج سب پر لگتا ہے۔ government departments پر بھی لگتا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ : جناب چیئرمین ! یہ جو government departments ہیں ان میں بعض sensitive departments ہیں جن کا ہم disconnect نہیں کرتے ہیں باقیوں کا 120 دن کے اندر' اگر وہ باوجود reminders کے نہ دیں تو اس default کے لئے پھر گورنمنٹ کا ایک gesture ہے' اس کے پاس case بھیجتے ہیں تاکہ at source اس کی کٹوتی ہو اور ہمیں یہ پیسے ملیں۔ تو یہ procedure ہے۔ لازمی طور پر بہت سے ایسے cases ہیں جہاں پر ہم اس کو اس لحاظ سے ignore کرتے ہیں کہ public کو inconvenience ہوتی ہے تو we try and use the persuasion. تو وہ طریقے استعمال کرتے ہیں at source deduction ہم ابھی نہیں کرتے اس لئے کہ اس سے صوبے شور مچاتے ہیں کہ آپ نے at source deduction کر دی ہے اور Finance Minister صاحب ابھی بیٹھے ہوئے تھے' ان کو بھی پتا ہے کہ کوئی at source deduction کسی صوبے سے آج کل نہیں ہو رہی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا! سرچارج کا جواب نہیں آیا۔ سرچارج ہر بل پر

آپ ان کے خلاف کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ کہا ہے کہ سرچارج سب کے لئے ہے ۔ جی۔

جناب محمد اکرم: میرا سوال یہ ہے کہ اگر سرکاری ادارے default کرتے ہیں payments میں تو ان پر سرچارج، پھر سرچارج، پھر سرچارج لگتا چلا جاتا ہے۔ ایک عام آدمی جو کہ بیچارہ پھر بھی بجلی کے بل ادا کر دیتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بعض اوقات بل ادا کرنے کے باوجود بھی اور بل کی موصولی سے پہلے ہی بجلی کے کنکشن کاٹ دیئے جاتے ہیں، تو سرکاری اداروں کو تو اتنی flexibility دی گئی ہے کہ ان کے لئے reminder پر reminder اور recovery efforts کریں گے لیکن عام آدمی کی حالت نہیں سدھرتی۔ وہ بیچارہ بجلی کے بغیر رہتا ہے صرف اس بنیاد پر کہ اس پر یہ الزام لگا دیا جاتا ہے کہ اس نے بجلی کا بل نہیں pay کیا۔ تو میرا خیال یہ ہے کہ ایک بڑی نا انصافی ہے۔ اس کو بھی ذرا منسٹر صاحب address کریں تاکہ کچھ consumers کو بھی down the line فائدہ پہنچے۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب چیئرمین! جو عام ساتھی ہیں ان کو جب بل جاتا ہے تو ایک مہینے کے اندر اندر اگر وہ سمجھتا ہے کہ اس میں کچھ excessive ہے، جو انہوں نے consume کیا ہے اس سے زیادہ ہے تو وہ adjust کروا سکتا ہے۔ واپڈا کے subdivision کے دفتر میں جا کر ۔ اگر ایک مہینہ گزر جائے اور اس وقت تک اس نے کچھ نہیں کیا تو پھر we take it کہ یہ بل جو ہے اس نے صحیح تسلیم کیا ہے اور اس کے بعد اس کو ٹائم دیا جاتا ہے تاکہ وہ payment کرے۔ اگر وہ نہیں کرتا تو اس کے بعد surcharge کا یہ سلسلہ شروع ہوتا ہے اور اس کے لئے پھر جو طریقہ ہے وہ اپنایا جاتا ہے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ وہ دیں اگر وہ constant defaulter ہوں تو پھر disconnection تک بات پہنچ جاتی ہے۔

جناب محمد اکرم: جناب! میرا سوال یہ ہے کہ اب تک کوئی ایسا case سامنے نظر نہیں آیا کہ سرکاری ادارے کی بجلی کاٹ دی گئی ہو nonpayment کی وجہ سے۔ consumers کی بے تحاشہ مثالیں موجود ہیں۔

جناب چیئرمین : اکرم صاحب میں تھوڑا سا عرض کر دوں۔ ایک سیکنڈ۔ میرا سندھ گورنمنٹ سے واسطہ رہا ہے۔ Hospitals, police, certain ادارے جن کی گورنمنٹ نے undertaking دی تھی، باقاعدہ ان کے کنکشن کٹے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ میں جو water works تھا اس کی exemption دی جو کہ پانی کی اور sewerage کی treatment کا تھا، باقاعدہ کنکشن کٹے ہیں کئی محکموں کے اور کافی عرصہ lights off رہی ہیں وہاں بھی، تو میرا خیال یہ ہے۔

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ : جناب چیئرمین! دور نہیں جاتے، اسلام آباد میں ہم نے کاٹے ہیں مختلف departments کے اور ایک دن تو hospital کے ہوسٹل کا کاٹا تھا تو انہوں نے شور مچایا تھا۔ بہت سے departments کے کاٹے ہیں۔ اور یہی طریقہ ہے ورنہ بل ادا نہیں کئے جاتے۔

جناب چیئرمین : یہ بڑے پرانے accumulated ہیں، اس میں کچھ funding چاہئے۔ بجٹ میں۔ بجٹ میں بھی کہتے ہیں گنجائش نہیں ہے۔ اس وجہ سے نہیں ہوتے۔ اس کو ذرا case to by case دیکھا جاتا ہے۔ میرا تجربہ رہا ہے اس حساب سے۔ Question No.223,

Ch. Muhammad Anwar Bhinder.?

223. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 30-9-2003 at 8.30 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) *the tariff rates of domestic, commercial Industrial and agricultural consumers as on 1-7-2000, 1-7-2001, 1-7-2002 and 1-3-2003 category-wise; and*

(b) *the revenue earned by WAPDA from the domestic, commercial Industrial and agricultural consumers during 1999-2000, 2000-2001 and 2001-2002 ?*

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) The required information is detail is attached as Annexure-A.

(b) Revenue assessed by WAPDA from the domestic, commercial, industrial and Agricultural consumers during 1999-2000, 2000-2001 and 2001-2002 is attached as Annexure-B.

Annex"A"

WAPDA SCHEDULE OF TARIFFS EFFECTIVE			01-07-1999 / 1.7.2000			01-07-1999
TARIFF CATEGORY	FIXED CHARGE Rs/KW	ENERGY CHARGE Rs/KWh	FAS Rs/KWh	ADDL SURCHARGE Rs/KWh	SURCHRG @10.4% Rs/KWh	TOTAL AVG-RATE Rs/KWh
GEN SUPPLY TARIFF A-1		0.54	0.07	0.73	0.06	1.40
UP TO 50 UNITS					-	-
					-	-
FOR CONSUMPTION >50UNITS					-	-
FOR FIRST 100 UNITS (1-100)		0.68	0.07	0.89	0.08	1.72
FOR NEXT 200 UNITS(101-300)		0.77	0.15	1.60	0.10	2.62
FOR NEXT 700 UNITS(301-1000)		1.10	0.75	2.86	0.10	4.90
FOR NEXT 3000 UNITS(1001-4000)		1.47	0.75	3.85	0.23	6.30
ABOVE 4000 UNITS		1.47	0.75	4.36	0.23	6.81
	MINIMUM	a) FOR S/PHASE	Rs:45/-			
	CHARGES	a) FOR 3/PHASE	Rs100/-plus Rs25/KW for load above 5 KW.			
GEN SUPPLY TARIFF A-2						
FOR FIRST 100 UNITS (1-100)		2.17	0.75	3.46	0.30	6.68
ABOVE 100 UNITS		2.41	0.75	3.56	0.33	7.05
	MINIMUM	a) FOR S/PHASE	Rs:150/-			
	CHARGES	a) FOR 3/PHASE	Rs300/-plus Rs25/KW for load above 10 KW.			
INDUSTRIAL SUPPLY TARIFFS					-	
B-1 UPTO 40 KW (230/400 Volts)		1.19	0.75	2.46	0.20	4.00
	MINIMUM	Rs 70/kw for first 20 KW of load & Rs90/KW for the rest.				
	CHARGES				-	-
B-2 (>40-to- 500 KW) 400 Volts.	200	0.68	0.75	2.20	0.22	4.57
B-2 TOD (PEAK)	200	1.36	0.75	2.76	0.31	6.07
B-2 TOD (OFF-PEAK)	200	0.58	0.75	2.05	0.20	4.21
B-3 (Normal) 11&33 KV	290	0.67	0.75	1.44	0.22	3.81
B-3 TOD (PEAK)	290	1.35	0.75	1.69	0.28	4.62
B-3 TOD (OFF-PEAK)	290	0.53	0.75	1.03	0.19	3.05

B-3 RAWAT LABS		1.26	0.75	1.44	0.21	3.66
B-4 (Normal) 66/132/220 KV	280	0.62	0.75	1.33	0.23	3.76
B-4 TOD (PEAK)	280	1.25	0.75	1.67	0.27	4.55
B-4 TOD (OFF-PEAK)	280	0.49	0.75	0.96	0.19	2.97
AGRICUTURAL T/W TARIFFS						
D-1 SCARP		0.85	0.75	2.13	0.17	3.90
D-2(I) PUNJAB/SINDH	82	0.49	0.75	0.63	0.16	2.33
D-2(II) NWFP/BALOCHISTAN, Mianwali, B/Pur, Tharparkar	72	0.34	0.75	0.46	0.13	1.86

Annex "A"

SUMMARY OF WAPDA ELECY TARIFFS EFFECTIVE 27-03-2001/1-7-01

TARIFF CATEGORY	FIXED CHARGE Rs/KW	ENERGY CHARGE Rs/KWh	FAS Rs/KWh	ADDL SURCHARGE Rs/KWh	SURCHRG @10.4% Rs/KWh	27-3-2001 TOTAL AVG RATE Rs/KWh
GEN SUPPLY TARIFF A-1						
UP TO 50 UNITS		0.54	0.07	0.73	0.06	1.40
					0.00	0.00
FOR CONSUMPTION >50UNITS					0.00	0.00
FOR FIRST 100 UNITS (1-100)		0.68	0.07	1.31	0.08	2.14
FOR NEXT 200 UNITS(101-300)		0.77	0.15	2.02	0.10	3.04
FOR NEXT 700 UNITS(301-1000)		1.10	0.75	3.28	0.19	5.32
FOR NEXT 3000 UNITS(1001-4000)		1.47	0.75	4.15	0.23	6.60
ABOVE 4000 UNITS		1.47	0.75	4.66	0.23	7.11
	MINIMUM CHARGES	a) For S/Phase	Rs:45/-			
		b) For 3/Phase	Rs:100/-plus Rs25/KW for load above 5 KW.			
GEN SUPPLY TARIFF A-1					-	-
FOR FIRST 100 UNITS (1-100)		2.17	0.75	3.54	0.30	6.76
ABOVE 100 UNITS		2.41	0.75	3.64	0.33	7.13
	MINIMUM CHARGES	a) For S/Phase	Rs:150/-			
		b) For 3/Phase	Rs 300/-plus Rs25/KW for load above 10 KW.			
INDUSTRIAL SUPPLY TARIFFS					-	-
B-1 UPTO 40 KW (230/400 Volts)		1.19	0.75	2.67	0.20	4.81

	MIN/Ch		Rs:70/kw for first 20 KW of load & Rs:90/KW for the rest				
						-	-
B-2 (>40-to- 500 KW) 400 Volts.	200		0.68	0.75	2.41	0.22	4.78
B-2 TOD (PEAK)	200		1.36	0.75	2.97	0.31	6.28
B-2 TOD (OFF-PEAK)	200		0.58	0.75	2.26	0.20	4.42
B-3 (Normal) 11&33 KV	290		0.67	0.75	1.65	0.22	4.02
B-3 TOD (PEAK)	290		1.35	0.75	1.90	0.28	4.83
B-3 TOD (OFF-PEAK)	290		0.53	0.75	1.24	0.19	3.26
B-3 RAWAT LABS	-		1.26	0.75	1.65	0.21	3.87
B-4 (Normal) 66/132/220 KV	280		0.62	0.75	1.54	0.23	3.97
B-4 TOD (PEAK)	280		1.25	0.75	1.88	0.27	4.76
B-4 TOD (OFF-PEAK)	280		0.49	0.75	1.17	0.19	3.18
AGRICUTURAL T/W TARIFFS						-	-
D-1 SCARP			0.85	0.75	2.55	0.17	4.32
D-2(I) PUNJAB/SINDH	82		0.49	0.75	1.05	0.16	2.75
D-2(II) NWFP/BAOCHIATAN	72		0.34	0.75	0.88	0.13	2.28

Annex"A"

SUMMARY OF WAPDA ELECY TARIFFS EFFECTIVE					15-05-2002/1.7.03		15-05-2002
TARIFF CATEGORY	FIXED CHARGE Rs/KW		ENERGY CHARGE Rs/KWh	FAS Rs/KWh.	ADDL SURCH Rs/KWh	SURCHRG @10.4% Rs/KWh	TOTAL AVG-RATE Rs/KWh
GEN SUPPLY TARIFF A-1 INCLUDING FATA							
UP TO 50 UNITS			0.61	0.00	0.73	0.06	1.40
FOR CONSUMPTION >50UNITS UP 1000 UNITS						-	-
FOR FIRST 100 UNITS(1-100)			0.41	0.49	1.31	0.09	2.30
FOR NEXT 200 UNITS(101-300)			0.58	0.49	2.02	0.11	3.20
FOR NEXT 700 UNITS(301-1000)			1.51	0.49	3.28	0.21	5.49
ABOVE 1000 UNITS			1.88	0.44	4.15	0.24	6.71
	MINIMUM		a) For S/Phase	Rs:45/-			
	CHARGES		b) For 3/Phase	Rs:100/-			

GEN SUPPLY TARIFF A-2 INCLUDING FATA						.	.
a) For Peak Load Requiremnt upto 20 KW at 400-V							
FOR 1-100 UNITS			2.92	0.10	3.54	0.31	6.87
ABOVE 100 UNITS			3.16	0.10	3.64	0.34	7.24
b) For Peak Load Requiremnt above 20 KW	220.00		1.09	0.44	2.55	0.26	5.35
	MINIMUM		a) For S/Phase		Rs:150/-		
	CHARGES		b) For 3/Phase		Rs:300/-		
INDUSTRIAL SUPPLY TARIFFS						-	-
B-1 UPTO 40 KW (230/400 Volts).			1.81	0.28	2.67	0.22	4.98
	MIN/Ch		Rs 70/kw for first 20 KW of load & Rs90/KW for the rest.				
						-	-
B-2 (>40-to- 500 KW) 400 Volts.	300.00		1.30	0.28	1.69	0.28	4.63
B-2 TOD (PEAK)	300.00		1.98	0.28	2.38	0.37	6.34
B-2 TOD (OFF-PEAK)	300.00		1.20	0.28	1.67	0.25	4.34
B-3 (Normal) 11&33 KV not exceeding 5000 KW.	290.00		1.29	0.28	1.65	0.24	4.18
B-3 TOD (PEAK)	290.00		1.97	0.28	1.90	0.29	4.99
B-3 TOD (OFF-PEAK)	290.00		1.15	0.28	1.24	0.21	3.43
B-4 (Normal) 66/132/220 KV - All Loads	280.00		1.24	0.28	1.54	0.24	4.14
B-4 TOD (PEAK)	280.00		1.87	0.28.	1.88	0.29	4.93
B-4 TOD (OFF-PEAK)	280.00		1.11	0.28	1.17	0.21	3.35
AGRICUTURAL T/W TARIFFS						-	.:
D-1 SCARP	0.00		1.26	0.49	2.55	0.18	4.48
D-2(I) PUNJAB/SINDH	87.00		0.90	0.40	1.06	0.18	2.62
D-2(II) NWFP/BLOCHISTAN ,Distt Mianwali, Bhawalpur and Tharparkar.	72.00		0.75	0.49	0.88	0.15	2.45

Annex"A"

SUMMARY OF WAPDA ELECY TARIFFS EFFECTIVE					10/12/02	1/7/03	10/12/02
TARIFF CATEGORY	FIXED CHARGE Rs/KW		ENERGY CHARGE Rs/KWh	FAS Rs/KWh	ADDL SURCH Rs/KWh	SURCHRG @10.4% Rs/KWh	TOTAL AVG-RATE Rs/KWh
GEN SUPPLY TARIFF A-1 INCLUDING FATA			0.61	0.00	0.73	0.06	1.40
UP TO 50 UNITS						-	-
FOR CONSUMPTION EXCEEDING 50 UNITS			0.41	0.37	1.58	0.08	2.44
FOR FIRST 100 UNITS (1-100)			0.58	0.37	2.29	0.10	3.34
FOR NEXT 200 UNITS(101-300)			1.51	0.37	3.55	0.20	5.63
FOR NEXT 700 UNITS(301-1000)			1.88.	0.25	4.42	0.22	6.77
ABOVE 1000 UNITS	MINIMUM		a) For S/Phase		Rs:45/-		
	CHARGES		b) For 3/Phase		Rs:100/-		-
GEN SUPPLY TARIFF A-2 INCLUDING FATA							
a) For Peak Load Requiremnt upto 20 KW at 400-V			2.77	0.00	3.82	0.29	6.88
FOR 1-100 UNITS			3.01	0.00	3.92	0.31	7.24
ABOVE 100 UNITS			1.09	0.19	2.83	0.24	5.35
b) For Peak Load Requiremnt above 20 KW	220.00						
	MINIMUM		a) For S/Phase		Rs:150/-		
	CHARGES		b) For 3/Phase		Rs:300/-		
						-	-
INDUSTRIAL SUPPLY TARIFFS			1.81	0.11	3.07	0.20	5.19
B-1 UPTO 40 KW (230/400 Volts)	MIN/Ch		Rs 70/kw for first 20 KW of load & Rs90/KW for the rest.				
	300.00		1.30	0.11	2.09	0.26	4.84
B-2 (>40-to- 500 KW) 400 Volts.	300.00		1.98	0.11	2.78	0.36	6.55
B-2 TOD (PEAK)	300.00		1.20	0.11	2.07	0.23	4.55
B-2 TOD (OFF-PEAK)	290.00		1.29	0.11	2.01	0.22	4.35
B-3 (Normal) 11&33 KV not exceeding 5000 KW.	290.00		1.97	0.11	2.26	0.27	5.17
B-3 TOD (PEAK)							

B-3 TOD (OFF-PEAK)	290.00		1.15	0.11	1.60	0.19	3.60
B-4 (Normal) 66/132/220 KV - All Loads.	280.00		1.24	0.11	1.86	0.23	4.27
B-4 TOD (PEAK)	280.00		1.87	0.11	2.20	0.27	5.06
B-4 TOD (OFF-PEAK)	280.00		1.11	0.11	1.49	0.19	3.48
AGRICUTURAL T/W TARIFFS							
D-1 SCARP	0.00		1.26	0.37	3.13	0.17	4.93
D-2(I) PUNJAB/SINDH	82.00		0.90	0.37	1.59	0.16	3.33
D-2(II) NWFP/BLOCHISTAN ,Distt. Mianwali, Bhawalpur and Tharparkar	72.00		0.75	0.37	1.38	0.14	2.81

f1a82 YR01-02 12/18/03

Annex "B"

REVENUE ASSESSED

(Rs in Million)

CATEGORY	1999-2000	2000-01	2001-02
DOMESTIC	43640.03	59534.60	68359.27
COMMERCIAL	17233.97	18668.35	20288.35
INDUSTRIAL	49106.31	57740.16	62249.82
AGRICULTURAL	11135.98	13504.57	16815.66
OTHER *	22671.22	19638.12	21614.01
TOTAL	143787.51	169085.80	189327.11

* Including KESC, IPPS, BULK, etc

Mr. Chairman : Any supplementary

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا! page-26 پر ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ مختلف categories کے tariff کی جو وصولی ہوتی ہے، domestic, commercial, industrial, agricultural سب کی میں نے دریافت کی تھی 99, 2000,2001-2002 کی۔ اس میں اگر جناب ملاحظہ فرمائیں تو agricultural سے جتنی آمدن زیادہ وصول ہوئی ہے یا domestic سے جتنی ہوئی ہے وہ 43640 کی بجائے 68 پر وہ پہنچ گئی ہے لیکن جو industrial and commercial کی ہے وہ 17 سے 20 اور 49 سے 62 ہے۔ یہ جناب والا اس نسبت سے نہیں ہے جس نسبت سے domestic ہے۔ کیا اس میں pilferage کا امکان زیادہ نہیں ہے اور income نہیں بڑھی۔ اس لئے کہ اس میں pilferage ہوتی ہے اور اس میں ملی بھگت سے پورے بل وصول نہیں کئے جاتے؟

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب والا! صرف pilferage کی بات نہیں ہے ۔ اس میں بہت سی industries بند ہو چکی ہیں۔ اس کو بھی count کریں، اس industry کو بھی دیکھیں جو بند ہو جاتی ہے، لازمی بات ہے اس سے وصولی اس لحاظ سے نہیں ہوتی ہے ۔1

will say that pilferage may be one of the factors which we are trying to

control ہماری یہ priority ہے کہ pilferage نہ ہو خصوصاً industrial sector میں ۔ کیونکہ اسی سے ہمیں زیادہ revenue ملتا ہے اور ہمیں پتا ہے کہ اگر اس میں pilferage ہو گئی تو ہمیں نقصان ہو گا ۔ That is one of the factors but there are other factors also. جیسے میں نے کہا کہ industry بند ہو جائے تو اس سے وصولی ہمیں اس لحاظ سے نہیں ہوتی ہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : Supplementary sir جناب والا! میں یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ بجلی کے بلوں پر tariff مسلسل بڑھ رہا ہے ۔ سابقہ ادوار میں یہ ہوتا تھا کہ کبھی یہ سال میں ایک مرتبہ بڑھ گیا لیکن continuously وقتاً فوقتاً ، تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد یہ tariff بڑھائے جا رہے ہیں ۔ یہ درست ہے کہ ایک body بنا دی گئی ہے ' اس کی approval کے ساتھ یہ tariff بڑھائے جاتے ہیں لیکن sir, frequently tariff جو بڑھائے جاتے ہیں ' اس سے عام آدمی، غریب آدمی اور متوسط طبقے کے بجٹ پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ کیا وزیر موصوف یہ کوشش فرمائیں گے کہ یہ جو بڑھاؤ کا تسلسل ہے ' اسے کم کیا جائے اور اسے متواتر نہ رکھا جائے۔

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ : جناب چیئرمین ! بھنڈر صاحب نے بڑا اچھا supplementary سوال کیا ہے ۔ میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ جو سینیٹر صاحب نے پوچھا کہ from the year 2000 to 2003 مثلاً اگر 2000 میں 50 units پر Rs. 1.40 تھا تو آج بھی 1.40 ہے ۔ 51units سے 100 units کا 2000 میں 1.72 تھا۔ 2001 میں 2.14 تھا ۔ 2002 میں 2.30 تھا اور 2003 میں 2.44 ہے۔ تو اتنی devaluation کو بھی سامنے رکھتے ہوئے اسے دیکھا جائے ۔ oil کی prices کو دیکھیں۔ میں industry کے چاروں سالوں کے figures بھی بتا سکتا ہوں ۔ commercial کے بھی بتا سکتا ہوں ۔ agriculture کے بتا سکتا ہوں۔اس کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ fuel کی prices کتنی بڑھی ہیں ۔devaluation کتنی ہوئی ہے ۔اس کے باوجود اگر آپ دیکھیں تو اس percentage سے بجلی کی قیمتیں نہیں بڑھی ہیں ۔ یہ سارے figures میں سینیٹر صاحب کو دے سکتا ہوں۔ اگر یہ چاہتے ہیں تو میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: یہ مجھے دے دینا۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: سوال نمبر 224۔ چوہدری محمد انور بھنڈر۔

میر ولی محمد بادینی: جناب والا! میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں rather request to the Minister ۔ بلوچستان ' جس کی پسماندگی کا یہاں بہت ذکر ہوا ہے اور منسٹر صاحب نے بھی کہا ہے کہ He is very considerate towards Balochistan تو کیا کوئی ایسی سکیم پیش کر سکتے ہیں جس میں power supply کے حوالے سے کچھ relief بلوچستان کے لوگوں کو بھی دی جائے تاکہ وہاں بھی کچھ ترقی ہونے میں مدد ملے ۔ وہاں بھی لوگوں کی بہت مشکلات ہیں ' لوگوں کا بہت برا حال ہے ۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب چیئرمین ! میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ بلوچستان کے ساتھ ہم خصوصی رعایت کر رہے ہیں۔ مثلاً agriculture tube wells کا وہاں پر flat rate Rs 400 per month ہے ۔ اگر اس سے زیادہ بل آئے تو اس کا 33% Provincial Government pay کرتی ہے ۔ 33% Federal government اور 33% WAPDA pay کرتا ہے۔ دوسرے صوبوں میں پہلے flat rate تھا اور اب نہیں ہے ۔ آپ کے علم میں ہے کہ بلوچستان میں transmission lines کے distances لمبے ہیں ۔ transmission lines کی لمبائی زیادہ ہوگی تو losses اتنے ہی زیادہ ہوتے ہیں۔Q.E.S.C کے losses نسبتاً زیادہ ہیں کیونکہ اس میں technical losses زیادہ ہیں ۔ اس لحاظ سے ہماری کوشش ہوگی۔ ائیڈل تھرمل مکس جو ہے جو ابھی 30/70 ہے ۔30فیصد ہائیڈل ہے باقی تھرمل ہے۔یہ change ہو گیا تو ہمیں کافی relief میسر آ سکے گا اور ہائیڈل سے جو cheap بجلی پیدا ہو سکے گی ہم چاہیں گے کہ ان علاقوں میں جہاں پسماندگی ہے ' جہاں غربت ہے ' جہاں backwardness ہے ان علاقوں پر زیادہ توجہ دیں۔ میں سینیٹر صاحب کو یہ assurance دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: 224

چوہدری محمد انور بھنڈر: 224 Sir

جناب چیئر مین: ایک سکینڈ ' یہ حاجی صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

میر ولی محمد بادینی: جناب والا! میں honourable Minister صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ٹیوب ویلوں کو relief دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن صوبہ بلوچستان وہ صوبہ ہے جہاں ۷ سال سے بارش نہیں ہو رہی ہے۔ لوگوں کو کھانے کو نہیں ملتا ہے۔ ٹیوب ویلوں کا پانی جو سو فٹ تک تھا وہ پانچ سو اور چھ سو فٹ تک پہنچ گیا ہے ۔باہر سے لوگ مدد کر رہے ہیں اور مدد دے رہے ہیں یہ ان کی بہت بہت مہربانی ۔ یہ ہماری گورنمنٹ ہے میری ان سے صرف ایک request ہے ' گورنمنٹ کے ذمے جتنے بل ہیں مہربانی کرکے یہ الگ کریں کیونکہ یہ ٹیوب ویلوں کو فصل کے time پر جا کر کاٹتے ہیں ۔ ہماری ایک تجویز تھی کہ اگر اس کو ٹھیکے پر دیں تو ٹھیکدار ان سے monthly اپنا پیسہ وصول کر تا جائے ۔ ان کے اپنے department کی کمزوری کی وجہ سے ڈھیل دیتے دیتے پیسے اتنے بڑھ جاتے ہیں کہ وہ وصولی نہیں کر سکتے ہیں۔لہذا مہربانی کرکے منسٹر صاحب اس پر سوچیں اور کوئی طریقہ نکالیں۔یہ ان کی مہربانی ہوگی اگر ٹھیکے پر دے دیں تو زیادہ بہتر ہے ۔ پیسے اکٹھے مل جائیں گے اس سے زمیندار دربدر تو نہیں ہوں گے۔

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ۔ جناب چیئرمین! جو drought تین چار سال گزرا ہے تو ہم سب محسوس کرتے ہیں کہ سارے صوبوں میں drought کے اثرات تھے لیکن اس کے لیے ایک اور پروگرام 'ڈیرہ پروگرام کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس میں basically ہم یہی چاہتے تھے کہ وہاں پر ایسی schemes لائی جائیں کہ drought کے اثرات minimize ہوں۔ گو اس لحاظ سے وہ میرا subject نہیں ہے لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ٹھیک ہے وہاں drought کی وجہ سے under ground water اور نیچے چلا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں' میں ۲۷ تاریخ کو بلوچستان جا رہا تھا کہ وہاں کے جو مسائل ہیں وہ میں خود ہی دیکھ سکوں اور اس کے لیے کوئی طریقہ کار نکالا جا سکے۔ لیکن ابھی شاید اجلاس متوقع ہے تو اس کی وجہ سے یہ ملتوی کرنا پڑا ۔ میں ۱۵ جنوری کے بعد جاؤں گا ۔ وہاں پر ہم یہ چاہتے ہیں کہ check dams ہوں delayed action dams بنائیں جائیں تاکہ under ground جو پانی ہے اس کا level اوپر آ سکے ۔ Government of Japan

کی delayed action dams کے لیے grant ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس grant کا کچھ حصہ ان dams کے لیے ہو تاکہ وہاں پر یہ dams بنیں اور water table اوپر آ سکے ۔میں سینیٹر صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ صوبائی حکومت کا جو default ہے یا receiveable ان کی طرف سے agriculturists کی طرف ہے۔ اس کی وجہ سے ٹیوب ویل کے connection نہیں کاٹے جاتے۔ وہ ہم صوبائی حکومت سے receive کرتے ہیں۔ابھی تک اس میں بلوچستان گورنمنٹ کا کافی default ہے اور وہ بھی ہم چاہتے تھے کہ ان کے پاس جا کر اس پر بات کریں۔چاہے پانی نیچے جائے یا اوپر ہو ۔ agriculture ٹیوب ویل کا owner چار ہزار روپے دے گا۔اس میں کسی صورت میں بھی اضافہ نہیں ہوا۔ leval A,B,C ہو ' وہ چار ہزار روپے دے گا۔اگر اس کا بل زیادہ آتا ہے وہ صوبائی حکومت ، فیڈرل گورنمنٹ اور واپڈا اس کو ادا کرے گی۔ تو ان کی وجہ سے نہیں۔ ہمیں یہ بھی شکایت ہے کہ بعض علاقوں میں وہ چار ہزار روپے بھی مہینے کے agriculturists نہیں دیتے۔تو ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سینیٹر صاحب ہماری مدد کریں۔ہم ان کے ساتھ جانے کے لیے تیار ہیں اور جو facility ہو ۔ دو تین دفعہ مجھے خاران سے ٹیلی فون آیا۔ مجھے District کے ناظم صاحب نے فون کیا کہ یہ problem ہے' واپڈا بجلی کاٹ رہا ہے' ہم نے ان کو روک دیا کہ آپ یہ نہ کاٹیں کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ وہاں کے farmers کے ساتھ کوئی زیادتی ہو۔

Mr. Chairman: Thank you. Question No. 224, Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder.

224. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 30-9-2003 at 8.30 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) *the amount of electricity bills outstanding against each department of the Government of Sindh as on 30-3-2003; and*

(b) *the reasons for non-recovery of the above said bills?*

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) The details of outstanding electricity bills pertaining to departments of the Government of Sindh on 31st March 2003 are attached as Annex-A and B respectively.

(b) It is evident from aforesaid annexures that Government of Sindh is making payments. However efforts are being made to recover the balance outstanding dues.

Annex-A

MAJOR DEFAULTING DEPARTMENTS/AGENCIES

(SINDH)

(Rs. in Million)

Sr. No.	Name of Department	Receivables Ending 08/2002	Billing 07/2002 to 03/2003	Collection 07/2002 to 03/2003	Receivables Ending 03/2003
A. SINDH PROVINCIAL GOVT. DEPTT.					
1.	Senior Member Board of Revenue	2.92	7.14	1.24	8.82
2.	Highway	0.66	3.09	1.00	2.75
3.	Labour and Manpower	0.60	2.13	0.71	2.02
4.	Information, Culture and Tourism Deptt.	0.80	4.66	0.88	4.58
5.	Police Deptt.	18.11	123.76	67.63	74.24
6.	Education Deptt.	4.41	101.85	46.85	59.41
7.	Dy. Commissioners	5.83	23.21	2.94	26.10
8.	Jail & Convict Settlement	-4.48	36.74	7.79	24.47
9.	Sindh Scarp Deptt.	-38.72	1016.91	618.55	359.64
10.	Agriculture Deptt.	2.35	15.60	4.96	12.99
11.	Forst Wildlife & Fisheres	0.81	14.37	6.80	8.38
12.	Irrigation & Power Deptt.	-1.74	229.09	146.36	80.99
13.	Buildings Deptt.	4.27	15.81	1.23	18.85
14.	Water Management	1.55	0.81	0.00	2.36
15.	Helath & Welfare Deptt.	7.34	209.00	131.42	84.92
16.	Public Health Engg. Deptt.	60.61	269.33	81.97	247.97
17.	Auquaf Deptt.	2.59	6.80	3.11	6.28
18.	Sub Total (1 to 17)	67.90	2080.30	1123.44	1024.76
19.	Others	-0.04	37.71	22.75	14.92
20.	Total (18+19)	67.86	2118.01	1146.19	1039.68
B. AUTONOMOUS BODIES UNDER SINDH PROVINCIAL GOVT					
1.	Industrial Development Board	-0.62	20.82	17.75	2.45
2.	Sindh Small Industries Corporation	0.50	1.37	0.59	1.28

Sr. No.	Name of Deptt.	Receivables Ending 08/2002	Billing 07/2002 to 03/2003	Collection 07/2002 to 03/2003	Receivables Ending 03/2003
3.	Sindh Seed Corporation	0.87	1.11	0.18	1.80
4.	Hyderabad Development Authority	69.09	145.14	90.82	123.41
5.	Sind Board Transport Board	0.23	3.24	0.88	2.59
6.	Sub-Total (1 to 5)	70.07	171.68	110.22	131.53
7.	Others	0.18	2.12	1.88	0.42
8.	Total (6+7)	70.25	173.80	112.10	131.95
C.	ALL LOCAL BODIES UNDER SINDH PROVINCIAL GOVT.				
1.	Municipal Corporation Hyderabad	20.44	73.20	48.49	45.15
2.	Municipal Corporation Sukkur	38.96	93.64	83.46	49.14
3.	Municipal Corporation Larkana	10.10	24.45	17.21	17.34
4.	Municipal Committee T. M. Khan	4.80	6.97	4.80	6.97
5.	Municipal Committee Matli	1.66	4.49	1.66	4.49
6.	Municipal Committee Badin	1.21	3.45	1.21	3.45
7.	Municipal Committee Shikarpur	3.26	21.22	3.26	21.22
8.	Municipal Committee Sanghar	0.30	4.13	0.44	3.99
9.	Municipal Committee Gambat	1.33	2.74	1.35	2.72
10.	Municipal Committee Tando Adam	3.21	3.90	2.36	4.75
11.	Municipal Committee Nawab Shah	2.12	8.47	2.14	8.45
12.	Municipal Committee Rohri	3.75	13.12	7.35	9.52
13.	Municipal Committee Khairpur	7.78	18.63	7.78	18.63
14.	Municipal Committee Jacababad	4.52	17.25	4.72	17.05
15.	Municipal Committee Kandhkot	- 0.72	9.88	0.97	8.19
16.	Municipal Committee Mirpur Khas	6.13	18.47	6.16	18.44
17.	Municipal Committee Kambar Ali Khan	2.34	5.05	1.64	5.75
18.	Municipal Committee Shahdad Kot	5.77	11.10	5.69	11.18
19.	Town Committee Sujawal	2.00	5.29	2.00	5.29
20.	Town Committee Garhi Yasin	1.52	6.73	1.53	6.72

Sr. No.	Name of Deptt.	Receivables Ending 08/2002	Billing 07/2002 to 03/2003	Collection 07/2002 to 03/2003	Receivables Ending 03/2003
21.	Town Committee-Shahpur Ghakar	0.67	2.47	0.09	3.05
22.	Town Committee Kot DI-Ji	3.97	6.48	3.97	6.48
23.	Town Committee Mehar	2.52	7.71	0.00	10.23
24.	Town Committee Sehwan	4.66	12.68	0.00	17.34
25.	Town Committee Nawab Shah	3.23	6.77	3.41	6.59
26.	Town Committee Ponoakil	1.56	9.68	1.91	9.33
27.	Sindh Union Councils	6.32	16.29	7.10	15.51
28.	Sub-Total (1 to 28)	143.39	414.26	220.70	336.95
29.	Others	34.95	93.85	54.30	74.50
30.	Total (28+29)	178.34	508.11	275.00	411.45
D.	Total Provincial (A+B+C)	316.45	2799.92	1533.29	1583.08

Annex-B

MAJOR DEFAULTING DEPARTMENTS/AGENCIES AGAINST PROVINCIAL GOVT. (SINDH)

Rs. in Million

Sr. No.	Name of Department	Receivables Ending 06/2003	Billing 07/2003 to 6/2003	Collection 07/2003 to 11/2003	Receivables Ending 11/2003
A.	SINDH PROVINCIAL GOVT. DEPTT.				
1.	Highway	0.36	3.33	0.73	2.96
2.	Police Deptt.	-4.17	91.33	39.74	47.42
3.	Education Deptt.	-10.33	75.34	8.86	56.15
4.	Dy. Commissioners	1.99	16.81	3.55	15.25
5.	Sindh Scarp Deptt.	13.45	602.67	360.39	255.73
6.	Sindh Agriculture	0.00	8.33	2.05	6.28
7.	Forst. Wildlife & Fisheres	5.86	10.41	1.29	14.98
8.	Irrigation & Power Deptt.	-62.23	140.99	57.61	21.15
9.	Building Deptt.	12.72	10.54	0.04	21.22

Sr. No.	Name of Department	Receivables Ending 06/2003	Billing 07/2003 to 11/2003	Collection 07/2003 to 11/2003	Receivables Ending 11/2003
10.	Water Management	1.15	0.38	0.04	1.49
11.	Health & Welfare Deptt.	-0.16	149.78	91.70	57.92
12.	Public Health Engg. Deptt.	332.93	206.34	121.15	417.12
13.	Auquaf Deptt.	-0.02	4.15	0.98	3.15
14.	Sub-Total (1 to 13)	291.55	1319.40	690.13	920.82
15.	Others	-29.46	55.73	15.84	10.43
16.	Total (14+15)	262.09	1375.13	705.97	931.25
B.	**AUTONOMOUS BODIES UNDER SINDH PROVINCIAL GOVT.**				
1.	Industrial Development Board	2.35	11.80	11.75	2.40
2.	Hyderabad Development Authority	11.79	89.25	0.04	101.00
3.	Sub-Total (1 to 2)	14.14	101.05	11.79	103.40
4.	Others	1.37	2.44	1.60	2.21
5.	Total (3+4)	15.51	103.49	13.39	105.61
C.	**ALL LOCAL BODIES UNDER SINDH PROVINCIAL GOVT.**				
1.	Municipal Corporation Hyderabad	20.72	44.00	23.50	41.22
2.	Municipal Corporation Sukkur	42.92	68.98	37.81	74.09
3.	Municipal Corporation Larkana	9.34	24.88	11.97	22.25
4.	Municipal Committee Thatta	1.29	2.44	0.76	2.97
5.	Municipal Committee T.M. Khan	3.27	4.34	2.89	4.72
6.	Municipal Committee Matli	2.84	4.22	2.65	4.41
7.	Municipal Committee Badin	1.60	1.79	1.40	1.99
8.	Municipal Committee Shikarpur	13.37	11.91	10.45	14.83
9.	Municipal Committee Sanghar	2.99	3.06	0.02	6.03
10.	Municipal Committee Gambat	1.53	1.75	1.31	1.97
11.	Municipal Committee Dadu	0.55	3.69	1.40	2.84
12.	Municipal Committee Tando Adam	1.55	2.79	1.53	2.81

Sr. No.	Name of Department	Receivables Ending 06/2003	Billing 07/2003 to 11/2003	Collection 07/2003 to 11/2003	Receivables Ending 11/2003
13.	Municipal Committee Nawab Shah	7.38	9.02	2.44	13.96
14.	Municipal Committee Rohri	5.69	12.83	7.02	11.50
15.	Municipal Committee Khairpur	11.76	11.11	9.75	13.12
16.	Municipal Committee Ghotki	1.15	3.46	1.92	2.69
17.	Municipal Committee Jacababad	14.35	10.00	10.28	14.07
18.	Municipal Committee Mir Pur Khas	13.24	17.94	12.50	18.68
19.	Municipal Committee Kambar Ali Khan	2.53	2.71	2.04	3.20
20.	Municipal Committee Shahdad Kot	8.32	5.73	5.70	8.35
21.	Municipal Committee Sujawal	4.75	5.20	0.00	9.95
22.	Town Committee Garhi Yasin	6.56	4.62	4.78	6.40
23.	Town Committee Shahpur Ghakar	2.53	1.52	0.10	3.95
24.	Town Committee Kot Dl-Ji	6.20	2.84	4.10	4.94
25.	Town Committee Mehar	1.07	6.71	2.52	5.26
26.	Town Committee Sehwan	1.51	9.28	3.39	7.40
27.	Town Committee Nawab Shah	4.68	6.49	6.55	4.62
28.	Town Committee Umer Kot	1.48	2.52	2.62	1.38
29.	Town Committee Nasir Abad	1.81	7.36	2.69	6.48
30.	Sindh Union Councils	7.39	10.01	3.35	14.05
31.	Sub-Toitai (1 to 30)	204.35	303.20	177.43	330.12
32.	Others	23.66	57.36	28.99	52.03
33.	Total (31+32)	228.01	360.42	206.42	382.15
D.	Total Provincial (A+B+C)	505.61	1839.18	925.78	1419.01

Mr. Chairman : Any Supplementary.

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں نے اس سوال میں یہ دریافت کیا تھا کہ
سندھ government اور ان کی autonomous bodies and local bodies کے خلاف کیا
بقایا ہے تو اس کی تفصیل فاضل وزیر صاحب نے یہاں دی ہے جس کے مطابق 1419
million روپے ان محکموں کے خلاف بجلی کے بلوں کا بقایا ہے۔ یہ تقریباً پنجاب سے تین گنا
زیادہ ہے۔ بجلی کے بلوں کی ادائیگی میں سرفہرست جو محکمے ہیں Police Department, 74
million, 319 million Sindh Scarp Department and 247 million Public Health
Engineering Department. جناب والا! یہ جو تفصیل ہے اس کو پڑھ کر آدمی یہ محسوس کرتا
ہے کہ سرکاری محکمے بل کیوں نہیں ادا کرتے اور اس سلسلے میں کیا پیش رفت کی جا رہی ہے اور
کیا کوششیں کی جا رہی ہیں؟

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ: جناب چیئرمین! یہ میرے علم میں ہے اور M.
D. KESC نے مجھے بھی request کی ہے کہ میں آؤں اور وہاں کی provincial
government کے ساتھ بیٹھ کر بات کریں کہ ہمارے bills ادا کئے جائیں۔ جناب چیئرمین
صاحب! آپ تو وہاں کے Governor رہے ہیں' you know کہ ان کی financial
difficulties کیا ہیں۔ پنجاب کے ساتھ ہم اس لحاظ سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ Though we
are grateful to the province of the Punjab that they are paying their bills.
سندھ کی اس لحاظ سے financial viability نہیں ہے لیکن میں نے وہاں کے Chief
Minister اور Governor صاحب سے یہ بات کی ہے اور میں بذات خود جا کر ان کے ساتھ بیٹھ
کر بات کروں گا۔ We don't want estranged relation between the utility and
the Provincial Government but we would want that they should pay their
bills اور اس کے لئے میں زیادہ بہتر سمجھتا ہوں کہ ہم خود وہاں جا کر ان کو request کریں۔ اگر
خدانخواستہ یہ نہ ہو سکا تو پھر we have other alternatives, جیسے میں نے کہا کہ adjuster
کو اپیل کر سکتے ہیں اور وہ اسے at source کاٹیں گے لیکن اس طریقے سے ذرا Federal

Government اور صوبوں کے درمیان بدگمانی پیدا ہو جاتی ہے۔ We don't want to use that procedure تو میں خود جا رہا ہوں اور ان سے ہم request کریں گے اور انہیں یہ بھی کہیں گے کہ this is your utility and unless they pay us bills, we can't give efficient service to them. Efficiency would depend on receiving the cheques from the Provinces اور وہ اپنے bills pay کریں تو ہم اپنی utility کی efficiency کو بڑھا سکیں گے اور لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! local bodies کی بھی ایک لمبی لسٹ ہے اس کے متعلق بھی ذرا غور فرمایئے گا کہ 31 Municipal Committees ایسی ہیں جن کے بل بقایا ہیں، ان کے متعلق فاضل وزیر صاحب توجہ فرمائیں کہ کیا صورتحال ہو سکتی ہے کہ ان کی recovery جلدی ہو جائے؟

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ: میں نے پہلے بھی عرض کیا جناب چیئرمین! کہ Local Bodies جہاں پر default کرتی ہیں وہ tube wells ہیں۔ اس میں لازمی بات ہے کہ Provincial Government سے تو انہیں پیسے transfer ہو جاتے ہیں۔ This is a sort of chain reaction, Local Bodies والے consumer سے water rates receive کریں گے اور پھر وہ ہمیں دیں گے لیکن وہ اس میں ہمیں priority نہیں دیتے ہیں۔ ہم آپ کی ہی وساطت سے یہ کہیں گے کہ Local Bodies کو یہ ہدایت کی جائے کہ واپڈا یا KESC کے جو bills ہیں ان کو priority دیں۔ اگر یہ priority نہیں دیں گے تو ہماری مشکلات میں اضافہ ہو گا لیکن اس میں جو کمزوری ہے وہ water supply scheme کی ہے جس سے وہ بل ادا نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین: جی وسیم شہزاد صاحب ضمنی سوال۔

ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہوں گا کہ بل mostly government departments کے fake ہیں۔ جناب ہوتا یہ ہے کہ جتنے بھی واپڈا کے line losses ہیں وہ اٹھا کر ان محکموں پر ڈال دیئے جاتے ہیں۔ say یہ پبلک سیکٹر میں چلے

جائیں گے جو پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ، محکمہ پولیس، محکمہ تعلیم یا جیل خانہ جات وغیرہ ہیں ۔ جتنے بھی line losses ہیں ، یہ کیا کرتے ہیں کہ ادھر کوئی جا کر میٹر چیک نہیں کرتا ۔ کہ ان کا کیا بل آ رہا ہے یا کیا بل نہیں آ رہا ہے ۔ اور یہ سب کے سب fake ہیں ۔ اگر اس کو آج بھی میٹر لگا کر چیک کیا جائے تو 30% سے زیادہ ان کا بل نہیں بنے گا۔ میں وزیر صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ اگر وہ کسی بھی چیف منسٹر سے یا کسی محکمے سے بات کریں اور اس کے بعد واپڈا کو پابند کریں کہ وہاں پر جنرل میٹر لگا کر چیک کریں کہ آیا ان کی کتنی consumption ہے ؟ پھر ان کو یہ سمجھ آئے گی کہ یہ بل اتنے نہیں ہیں اور یہ صرف اور صرف بل کا 30% بنتا ہے اور اگر وہ کسی بھی محکمے سے یہ بات کریں گے کہ بابا ہم آپ سے 30% لینے کے لئے تیار ہیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ممکن ہے وہ payment بھی کردیں ۔ اتنی بڑی payment جب کوئی بھی محکمہ دیکھتا ہے تو وہ پھر ہاتھ کھڑے کر دیتا ہے ۔ وہ payment پھر نہیں ہوتی ۔ میرا اس سلسلے میں تھوڑا سا تجربہ یہ ہے کہ میں اپنے ضلع بہاولنگر میں ڈسٹرکٹ چیئرمین تھا ۔ تو ایسے ہی کافی ساری pending amounts تھیں ۔ ہم نے تمام جگہ پر میٹر لگائے ۔ میٹر لگانے کے بعد پتہ یہ چلا کہ وہ 35% ,30% ,25% یا 40% زیادہ سے زیادہ تھی ۔ اس طرح ہم نے سارا واپڈا سے 35% پر settle کردیا ۔ اور تمام payments بھی کردیں ۔ میری وزیر صاحب سے درخواست ہے کہ ذرا bold step لیں اور تمام محکموں سے کہیں کہ ہم اتنے میں settle کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ amount بھی recover ہو جائے گی؟

جناب چیئرمین: جی وزیر پانی و بجلی ۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب چیئرمین! بہت لمبا ضمنی سوال تھا ۔ میں مختصر جواب دے دیتا ہوں۔ جناب لوکل گورنمنٹ کے جتنے بھی بل ہیں ان کی واپڈا اور یہ بیٹھ کر reconciliation کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہم نے بل دے دیا وہ محکمہ ہمیں بل دے دے گا۔ reconciliation ہوتی ہے اور جو agreed figures ہوتے ہیں وہ رقم ہمیں ادا کی جاتی ہے۔

دوسری بات اس میں لوکل گورنمنٹ کے محکمے کی اپنی کوتاہی ہے ۔ ہمارا میٹر ریڈر جاتا ہے تو ان کے ٹیوب ویل آپریٹر وغیرہ کو موجود ہونا چاہیے کہ وہ دیکھے اور ریڈنگ نوٹ کرے ۔

کہ بھئی اتنا بل ہے اور یہ انہوں نے زیادہ کیا۔یہ توجب accumulated آ جاتے ہیں تو پھر صوبے کہتے ہیں کہ جی آپ ہمارے ساتھ بیٹھیں اور ہمارے ساتھ بات کریں ۔ Reconciliation میں بھی اتنا وقت لگتا ہے۔ ہم بیٹھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ نہیں جی' اتنا ہے ۔ اس طرح بہت وقت لگ جاتا ہے ۔ لیکن still we have the patience to reconciliate all the bills with them اور یہی طریقہ ہم اپنانا چاہتے ہیں جو کسی حکومتی محکمے کے لئے ہم اپناتے ہیں ۔ اور اسی کو ہم آگے لے جائیں گے ۔ انشاء اللہ کوئی غلط کام اس لحاظ سے نہیں ہوگا ۔ اور لوکل گورنمنٹ کی وزارت یا جو محکمہ ہے اس کو بھی ذرا چوکس رہنا چاہیے کہ جب میٹر ریڈر آتا ہے تو ہم یہ کرسکتے ہیں کہ اس کو بتا دیں کہ فلاں دن آنا ہے ۔ بہرحال سارا ان کو پتا ہے کہ وہ آئے گا۔

At least he should be present there when the reading is taking place..

جناب چیئرمین:میرا خیال ہے ایک تو بل صحیح کئے جائیں ' دوسرا کئی جگہ میٹر نہیں ہوتے تھے ۔ اس طرح پھر lump sum bill ہوتا تھا ۔ اس کا بھی مسئلہ تھا ۔

I think, they are installing metres. Now the metres are there. That brings us to the end of the Question Hour. All other answers are taken as read.

225. *Mr. Sanaullah Baloch: (Notice received on 30-9-2003 at 1.50 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number of district and tahsil headquarters and villages in Balochistan which are not supplied with electricity so far; and

---

+ The question hour is being over the remaining questions and their answers will be placed on the table of the House.

(b) the number of consumers in Balochistan who are being supplied with electricity produced by generators?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a)

(i)	Number of District Headquarters in Balochistan which are not supplied electricity.	01 (District Awaran)
(ii)	Number of Tehsil Headquarters in Balochistan which are not supplied electricity under QESCO.	05 (Beseema, Awaran .Kahan, Phellawagh, Gwargo.
	Under KESC	02 (Dureji and Kanraj)
(iii)	Number of villages in Balochistan which are not supplied electricity.	15664 (villages/Settlements as per Census 1981).

(b) There are total 7064 consumers who are being supplied electricity through Generators installed in 9Xsmall Power Houses located in remote areas of Balochistan namely Gwadar, Jiwani, Ormara. Buleda, Dalbandin, Nokundi, Mashkey, Washuk and Qamar Din Kareq.

226. ***Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 30-9-2003 at 1.50 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the length of Thal Canal and the extent of land to be irrigated by it; and

(b) whether the concerned provincial Government was consulted before launching Thal Canal project?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a)

Length Main Canal	=	23 Miles
Length Branch Canal	=	224 Miles
Length Distributaries and Minors	=	1221 Miles
Area to be Irrigated	=	1.53 Million Acres

(b) The PC-I Proforma of the Greater Thal Canal Project has been approved by ECNEC on 28-2-2002 and accordingly this Project is now under implementation strictly following the rule and procedures laid down by the Government of Pakistan. The four Provinces are members of the CDWP and ECNEC and hence a consultation with all of them has taken place.

227. ***Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 30-9-2003 at 1.50 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the extent of water being provided to Balochistan from the Indus river annually; and

(b) whether there is any proposal to revive canal system in Balochistan?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) As per IRSA record the water being provided to the Balochistan province post-IRSA period till 2002-2003 is as under:—

Year	Water being provided to the Balochistan Province in Million Acre Feet (MAF)
1	2
1994-95	2.202
1995-96	3.115
1996-97	3.097
1997-98	3.300
1998-99	3.455
1999-00	3.355
2000-01	3.167
2001-02	3.410
2002-03	3.582

(b) Two new canal namely: Kachhi and Extension of Pat Feeder Canal are being constructed/planned to utilize additional 2.49 MAF (Kachhi 2.021 MAF and Extension Pat Feeder 0.469 MAF) of water out of the share of Balochistan as per the Water Accord 1991. The existing canals will receive their authorized share of water as per approved allocations.

228. ***Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:** (Notice received on 1-11-2003)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state whether it is a fact that in 87th meeting of the Central Zakat Council held on 16th November, 2002, it was decided that the jurisdiction of Zakat and Ushr Ordinance will be extended to FATA also, if so, the progress made in this regard so far?

Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr: The Central Zakat Council in its 88th meeting held on 19th April, 2003 has decided to extend the jurisdiction of Zakat and Ushr Ordinance, 1980 to FATA. In pursuance of Council's decision the Ministry of Religious Affairs Zakat and Ushr has conveyed its concurrence and recommendations to State and Frontier Regions Division (SAFRON) for further action in the matter.

229. ***Maulana Rahat Hussain:** (Notice received on 21-11-2003)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that a 50 KV transformer installed in Sahib Gul Mahal, village Firdaus Kallay, Umarzai Sub-division district Charsada is out of order for the last about three years; if so whether there is any proposal to replace it?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: 50 KVA transformer installed at Sahib Gul Mohallah village Firdaus Kallay Umerzai Sub-Division District Charsada is functioning on two phases for the last two years. Only 08 registered single phase general consumers are getting supply from the said transformer. No doubt one phase of existing 50 KVA transformer was damaged some time back but other two phases are supplying power to registered consumers satisfactorily.

230. ***Maulana Rahat Hussain:** (Notice received on 21-11-2003)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration oif the Government to supply electricity to the New Mohallah Suriyh Khel adjacent to the village Manki Sharif, district Nowshera, if so, when?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: A LT proposal to supply electricity to Mohallah Suriyh Khel Village Manki Sharif District Nowshera has been approved and the work is likely to be completed by 29 February 2004.

231. ***Mr. Tahir Iqbal:** (Notice received on 3-12-2003 at 11.15 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that unscheduled load sheddingh of electricity is being done in Zaffarabad colony, Dera Ismail Khan, if so, its reasons?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: No unscheduled laod shedding is being carried out in Zafarabad Colony, D. I. Khan. In fact, planned and pre-arranged shut downs in the area are being availed for the execution of System, Augmentation and Renovation Programme. The scope of work for this programme consists 102 replacements of damaged wooden poles/addition of new H.T. Structures and re-conductoring of 10 K.M. line, out of which 80 structures have been completed. The work is still in progress and will be completed by availing planned shut downs. Obviously at present, there is inconvenience to the consumers of the area but after completion of this work lit will be beneficial for the inhabitants of the area as supply position will improve.

232. ***Prof. Ghafoor Ahmad:** (Notice received on 5-12-2003 at 2.45 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state the steps taken by the Government for providing cheap and dependable power to commercial and industrial consumers?

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: (a) The power to promulgate electricity tariffs/rates rests with NEPRA, being the Power Sector Regulatory Authority. The power rates are currently being determined/fixed by NEPRA depending upon cost of fuel, payments to IPP's, T&D losses, debt service, generation/mix, etc. on quarterly basis.

(b) Ministry of WAter and Power fully realizes that power tariffs in Pakistan for various categories of consumers are high and need to be brought down to a reasonable level. Keeping in view the welfare of the people, the Government announces subsidies to various categories of consumers from time to time such as lifeline/domestic consumers using electricity upto 50 units, and other agricultural consumers, etc.

(c) Besides, Ministry of Water and Power has also constituted a Special Task Force comprising of multi-disciplinary professionals from public and private sectors to examine the issues of high power tariffs and recommend measures to reduce the tariff. The Task Force is likely to finalize its recommendations by December 31, 2003. As soon as the report is received from the Task Force, the house will be taken into confidence.

(d) Government has, however, already reduced the electricity tariff of all the categories of consumers maximum benefit being availed by commercial and industrial consumers.

(e) Further to above certain short/medium terms and long terms measures as per Annex-1 and 2 are being adopted by the Government to provide cheap and dependable Electric Power to its consumers.

Annexure-1

TARIFF REDUCTION SUGGESTIONS

The following preliminary suggestions and proposals have been received from the general consumers, different consumer forums, experts and other people for reduction in high electricity tariff.

Short/Medium Term Measures

- System Loss Reduction by reducing pilferage and other measures.
- Reduction through more competitiveness in furnace oil prices.
- Conversion of oil based power plants to gas.
- Re-profiling and Refinancing of expensive WAPDA and IPP loans.
- Reduction in government taxes and duties such as withholding tax, Sales tax and electricity duty of the Provincial Governments.
- Tariff restructuring to attract more consumers for increasing capacity utilization of the power generation units.
- Reduction in generation and distribution costs by improving efficiency and reducing O&M costs.
- Improvement in Economic Load Dispatch criteria and System.
- Revival of sick industries to increase electricity consumption, thereby utilizing idle capacity.
- Industries to be given incentives to switch over to non-peak time operation for better load management.

- Discouraging captive generation: special tariff offer to captive generation to go back to WAPDA/KESC and ban for two years on new captive generation plants.
- Reduction in connection charges for industries.
- Encouraging summer and seasonal industries for maximum use of hydel resources.
- Integrated system operation of WAPDA and KESC based on a national dispatch centre operating all units of WAPDA, KESC and IPPs on merit order dispatch.
- Subsidies to lifeline consumers utilizing 50—100 units be provided from Zakat Fund to make subsidies transparent and lower the tariff for other consumers. Large Public Sector Consumers may introduce prepayment system for taking the issue of arrears and late bill payments.

Annexure-2

Long Term Measures

- Continuous reduction in line losses and pilferages with definite targets.
- Integrated and scientific planning at national level for electricity demand. generation requirement, location of new plants etc.
- Additional funding for improvement and expansion of the transmission and distribution system.
- Facilitate Private Sector to participate in power business.
- Timely execution of thermal power and hydel projects.
- Renewable energy such as bio-gas plants, garbage based plants and agriculture/municipal waste based plants to be encouraged.
- Small hydel generation plants in hilly areas should be installed for local electrification of villages.
- Development of power plants based on indigenous coal.
- Development of more hydel and nuclear power plants.
- Development of Solar and Wind electricity generation units if feasible

Next Step

The Task Force and sub-committees are analyzing the data collected from WAPDA/KESC and suggestions received from different quarters. Further data would also be required for detailed analysis and formulating of the concrete proposals. The Task Force would present its concrete proposals for short and long-term measures to reduce electricity tariff and make it affordable for consumers in Pakistan in due course after detailed analysis of issues and possible solutions.

233. ***Mr. Mushahid Hussain Sayed:** (Notice received on 5-12-2003 at 5.45 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply natural gas to villages Sadwal, Bhalla and Karriala, Tehsil and District Chakwal, if so, when?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: There is no proposal under consideration of the Government to supply natural gas to villages Sadwal and Karriala because they do not meet cost criteria of Rs. 20,000/- fixed for supply of gas to the province of Punjab. As far as Bhalla is concerned, the Company is carrying out survey of the area and further report would be submitted shortly.

234. ***Mrs. Tanveer Khalid:** (Notice received on 10-12-2003 at 10.45 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to refer to the Senate starred question No. 12 replied on 5-12-2003 and state whether there is any proposal under consideration of the Government to update and re-fix the cost criteria of Rs. 20000/- for supply of Sui Gas to consumers in the province of Sindh, if so, when?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: There is no such proposal under consideration of the Government to revise the prescribed cost criteria for supply of gas to the towns in provinces, for the present.

235. ***Dr. Azizullah Satakzai:** (Notice received on 10-12-2003 at 7.10 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to authorise the Ministries/Divisions and departments to hire private houses for their employees on their own, if so, when?

Syed Safwanullah: Yes. There is a proposal under consideration of the Government to entrust the responsibility of hiring residential accommodation for Federal Government Servants to the Ministries/Divisions and departments concerned as in case of office accommodation. Final decision is yet to be taken.

236. ***Dr. Azizullah Satakzai:** (Notice received on 10-12-2003 at 7.10 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that the owners of the hired houses in Islamabad have not been issued the cheques so far which were due in July, 2003, if so, the time by which these cheques will be issued?

Syed Safwanullah: All the owners of the hired houses in Islamabad have been issued the cheques, which were due in July, 2003 except in those cases where documents provided by the allottees/owners are incomplete.

Cheques are immeidately issued on completion of formalities. Shortage of funds is, at occasions, a hurdle in making payments in time.

جناب چیئرمین : جی آپ move کر دیں- یہ deferment منسٹری کی طرف سے آئی ہے - Because اس ministry کے questions deferment کے لئے آئے ہیں-

جناب وقار احمد خان: ٹھیک ہے جی پھر next session میں لے لیں -

جناب چیئرمین: انشاء اللہ - -----

ڈاکٹر شہزاد وسیم: پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین !

POINT OF ORDER RE THE AGREEMENT ON LFO.

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر وسیم شہزاد صاحب -

ڈاکٹر شہزاد وسیم : جناب والا' آج کا دن ایک نہایت اہم دن ہے- جب سے یہ پارلیمنٹ وجود میں آئی' ہم ایل ایف او کی controversy سنتے رہے ہیں- آج بالآخر ایل ایف او کے مسئلے پر گورنمنٹ اور ایم ایم اے کے درمیان معاہدہ طے پا گیا ہے - میں اس موقع پر اپنی طرف سے پورے ایوان کو اور اس ایوان کی وساطت سے پوری قوم کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا

ہوں۔ ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ آج کے بعد اس ایوان میں اپوزیشن بھی بڑھ چڑھ کر اپنا جمہوری کردار پیش کریگی اور ہم ایک بہتر طریقے سے اس ایوان کو چلاسکیں گے۔

جناب چیئرمین : جی غوری صاحب۔

جناب بابر خان غوری : شکریہ جناب چیئرمین ' جیسا ہمارے محترم سینیٹر نے ابھی کہا اسی حوالے سے میں بات کرنا چاہ رہا تھا کہ واقعی آج ایک تاریخی دن ہے جس کا تمام کریڈٹ صدر جنرل پرویز مشرف کو جاتا ہے آخر میں جو سات پوائنٹ رہ گئے تھے جس میں صدر کے اعتماد کے ووٹ کا مسئلہ تھا 58(2)(b) تھا' این ایف سی' لوکل باڈیز' اور appointment of Cheif, Judges اور uniform تمام معاملات کو جس خوش اسلوبی سے انہوں نے لیا ہے میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں یہ ہاؤس انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ جب وہ 12 اکتوبر 1999 کو آئے جو وعدے انہوں نے قوم سے کئے وہ پورے کئے انہوں نے کہا کہ تین سال میں میں الیکشن کراؤں گا۔ الیکشن کرائے۔ جمہوریت لے کر آئے اس کو مضبوط کرنے کے لئے آج بہت سی ایسی چیزیں جن کی شاید ضرورت ہی نہیں تھی لیکن انہوں نے کہا بلکہ ہمیشہ وہ کہتے تھے پاکستان first ۔ آج انہوں نے واقعی یہ ثابت کیا کہ جو وہ کہتے تھے صحیح کہتے تھے کہ پاکستان کی خاطر اس کی مضبوطی کی خاطر، جمہوریت کی مضبوطی کی خاطر انہوں نے وہ وہ باتیں جو میں سمجھتا ہوں کہ عام آدمی کی حیثیت یا ایک لیڈر کی حیثیت سے شاید کوئی قبول نہ کرتا لیکن انہوں نے اس کو accept کیا ۔ انہوں نے کسی مسئلے کو اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنایا یہ بہت بڑی بات ہے۔ یہ کریڈٹ میں صدر پرویز مشرف صاحب کو دیتا ہوں۔ جو کچھ اس قوم کی خاطر انہوں نے قربانیاں دی ہیں اس کے لئے ہم انہیں سلام پیش کرتے ہیں۔ آج ان کا قد عوام میں اور بڑھ گیا ہے۔ ہم پارلیمنٹیرین فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا صدر باہمت ہے' جوان ہے اور اس نے ثابت کر دیا کہ وہ ایک کمانڈو ہے اور ایک کمانڈو ہی ایسے bold steps لے سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے امید ہے کہ ایم ایم اے کا جو مسئلہ تھا' ان کے جو مسائل تھے' اب چونکہ معاملات طے پا گئے ہیں ان مسائل کو ایک طرف رکھتے ہوئے پاکستان کی جمہوریت کی گاڑی کو اور آگے لے جانے میں مل کر کام کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ اب positive roll opposition

کی طرف سے بھی آئے گا۔ کیونکہ اب ان کے پاس اعتراض کے لئے کوئی چیز نہیں بچی ہے۔ میں سلام پیش کرتا ہوں اس ٹیم کو جس میں جمالی صاحب تھے، ایس ایم ظفر صاحب تھے، چوہدری شجاعت حسین صاحب، طارق عزیز صاحب تھے جنہوں نے اس معاملے کو آگے بڑھایا۔ اس کے علاوہ پرانی ٹیم جس میں تمام پارٹیوں کے نمائندے شامل تھے۔ جس میں ہمارے لغاری صاحب تھے، رزاق تھہیم صاحب بھی تھے ان سب کو میں سلام پیش کرتا ہوں اور قوم کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ ایوان مبارکباد پیش کرتا ہے کہ صدر صاحب نے جس ہمت اور جرات کا مظاہرہ کیا ہے مجھے امید ہے پاکستان اس عمل سے اور ان کے اس کردار سے مزید مضبوط ہوگا اور جمہوریت پروان چڑھے گی۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین : محترمہ تنویر خالد صاحبہ کو پہلے کیونکہ وہ خاتون ہیں۔

محترمہ تنویر خالد : میں بھی اپنے دلی جذبات کا اظہار کرنا چاہتی ہوں کہ جس فراخدلی سے He did not make it an ego problem یہ issue نہیں بلکہ تاریخی باتیں ہیں جو کہ اپوزیشن نے دی ہیں۔ سبھی points پر ہی He agreed to it اور پھر اس پر خوبی کی بات یہ ہے کہ مجھے یاد ہے کچھ عرصہ پہلے کی بات۔ یعنی کہنے کو جب ہم یہاں پر بیٹھتے ہیں خاص طور پر اپوزیشن والے۔ آج دوپہر کو lunch کے time پر بھی ملاقات ہوئی ہے اپوزیشن کے ایک بڑے اہم ممبر سے۔ انہوں نے کچھ اسی قسم کی بات کہی تھی اور میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ بھائی صاحب جمہوریت کے آپ راگ الاپتے ہیں لیکن جب آپ کے ہی لیڈر جمہوری حکمران تھے تو جانے کس طرز انداز سے حکمرانی کرتے تھے کہ میں نے ایک آرٹیکل خود لکھا تھا کہ آپ تو آمرانہ سٹائل میں حکومت کرتے ہیں۔ کراچی والے خاص طور پر اس چیز کے گواہ ہیں اور میں appreciate کرتی ہوں افواج کو، صدر صاحب کو، کہ ہماری فوج نے کبھی خدانخواستہ زبردستی takeover نہیں کیا۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ جمہوری حکومتیں آخر کس طرح چلتی ہیں کہ لاکھوں ہزاروں عوام سڑکوں پر آکر ان حکمرانوں کو آنے کی دعوت دیتے ہیں اور ان سے گزارش کرتے ہیں کہ ان کو ہٹایا جائے۔ یہ عمل بار بار ہوا اور اب کے بھی ہوا۔ لیکن جب سے یہ آئے ہیں سب تعمیری کام ہو رہے ہیں۔ قوم کے آگے بڑھنے کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ کوئی blunder

کوئی خرابی، کوئی financial deficit غبن، اس قسم کی کوئی چیز نہیں ہو رہی ہے۔ He is a very sincere leader اور جبکہ Opposition نے ان کی ذات کے متعلق بھی نکات اٹھائے۔۔۔۔، حالانکہ بہت ہی، جس کو پیچھے پڑ جانا کہتے ہیں، اس قدر پیچھے پڑ جانے پر تو خیر آدمی کافی ناگواری محسوس کرتا ہے لیکن ہمارے صدر صاحب نے بڑی ہمت سے کام لیا we need him really. The way he handled the situations اور سب چیزیں انہوں نے give up کیں اور مفاہمت کی اور آج یہ جو معاہدہ ہوا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں، ہماری بڑی دعا ہے، ہمیں بڑی خوشی ہے کہ یہ معاہدہ ہوا ہے۔ آج تو مجھے بڑی امید تھی کہ ہمارے اپوزیشن کے اراکین یہاں پر موجود ہوں گے۔ مگر اب تو میری سمجھ میں بالکل نہیں آ رہا کہ کیا واردات ایسی اب بھی باقی ہے؟ جناب! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب مہیم خان بلوچ۔

جناب مہیم خان بلوچ: جناب چیئرمین! کل بروز جمعرات ۲۵ دسمبر کو بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کا birth day ہے اس موقع پر ہر پاکستانی بالخصوص تمام سیاسی پارٹیاں تقریبات منعقد کر کے یہ اعادہ کرتی ہیں کہ بانی پاکستان نے جس مقصد کے لئے اس ملک کو بنایا اس مقصد کی تکمیل کے لئے، ہم سیاسی حوالے سے، معاشی حوالے سے، معاشرتی حوالے سے، چودہ کروڑ عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے، اپنے بانی پاکستان کی ترجمانی کو جاری رکھیں گے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ ہم سب پارٹیوں کا سیاسی ہدف یہ اس ملک کی بقاء، اس ملک کی یک جہتی یعنی قومی یکجہتی، ترقی، خوشحالی اور ہم آہنگی ہے اور یہی اس ملک کی، اس ملک کے عوام کی، چاروں صوبوں کی ضرورت ہے۔

میں نے چار مہینوں کے دوران اسلام آباد لاہور کا تین مرتبہ by road دورہ کیا۔ کل میں پشاور گیا اور آج واپس آیا۔ میں نے G.T. Road کا اور motorway کا بھی دورہ کیا۔ اسلام آباد سے لاہور تک مجھے کسی agency کا کوئی chain نہیں ملا۔ حسب معمول traffic جاری تھا۔ لوگ پر امن، خوش باش اور آزادانہ طور پر سفر کر رہے تھے۔

میں لاہور سے واہگہ تک بھی گیا ہوں راستے میں کسی agency کا کوئی chain نہیں

ہے۔ چاہے customs والے ہوں یا rangers والے ہوں، کوئی بھی نہیں تھا۔ motorway پر تو ویسے بھی کسی agency کی chain کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ یہاں ایجنسیوں کے حوالے سے عوام پر کوئی دباؤ یا pressure نہیں ہے۔ عوام آزادانہ سفر کر رہے تھے۔

کل یہاں سے میں پشاور گیا اور یہاں سے وہاں تک میں نے کسی ایک agency کو کسی بھی شکل میں road پر نہیں دیکھا۔ میں وہاں اپنے بچوں کے ساتھ گیا۔ وہاں سے تھوڑی سی shopping کی ۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون سی جگہ ہے کسی نے کہا کہ یہ تو علاقہ غیر ہے۔ وہاں میں نے دیکھا کہ A.B.C.D markets ہیں ۔ تمام کے اوپر غیر ملکی سامان آزادانہ فروخت ہو رہا ہے۔ آج میں وہاں سے واپس آیا۔ حسب معمول تھوڑی سی میں نے لی ہوئی تھی۔ مجھے ڈر تھا کہ پتا نہیں کارڈ تو میرے پاس سینیٹ کا ہے شاید میرے کام آ جائے۔ وہاں سے میں واپس آیا حسب معمول کوئی چیز مجھے-----

(اس موقعے پر معزز ایوان میں قہقہوں کی آواز آئی)

جناب چیئرمین: ممبران پوچھ رہے ہیں کیا لی ہوئی تھی؟

جناب مہیم خان بلوچ: چھوٹی چھوٹی گھریلو چیزیں۔

(معزز ایوان قہقہوں سے گونج اٹھا)

جناب چیئرمین: پس ذرا جلدی کریں۔

جناب مہیم خان بلوچ: میں نے محسوس کیا کہ شاید کوئی agency والا مجھے نہ روکے۔

جناب وسیم سجاد: معزز ممبران پوچھ رہے ہیں کہ کیا لی ہوئی تھی۔ میرا خیال ہے کہ اسے حذف کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ گھریلو چیزیں لی ہوئی تھیں۔

جناب مہیم خان بلوچ: جناب! ضرورت کی گھریلو چیزیں تھیں، کوئی دوسری چیز نہیں تھی I am sorry

جناب چیئرمین، ذرا جلدی اصلی issue پر آجائیں۔

جناب مہیم خان بلوچ، میں آتا ہوں۔ میں نے قومی agency کی بات کی ہے، میں اہم بات کر رہا ہوں۔

تو صرف ٹیکسلا میں تین چار بندے وردی میں تھے لیکن وہ کسی گاڑی کو نہیں روک رہے تھے ۔ میں نے بہت محسوس کیا کہ اسلام آباد اور پشاور کے درمیان کوئی agency نہیں ہے۔ عوام آزادانہ جا رہے ہیں۔ حسب معمول لوگ وہاں پر جا کر گھریلو اشیاء لا رہے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑتا ہے کہ بلوچستان اس ملک کا رقبے کے لحاظ سے 43% ہے۔ وہاں اتنی ایجنسیاں ہیں کہ جس کی کوئی حد نہیں ہے ۔ کسٹم حسب معمول مرکزی محکمہ ہے، ہمیں اس سے کوئی گلہ نہیں ہے ۔ وہ جہاں کھڑے ہوتے ہیں، تلاشی لیتے ہیں، چیک کرتے ہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ بنیادی بات ہے لیکن وہاں پر ایف سی کی کم ازکم پینتیس ہزار تعداد ہے۔ بلوچستان کے کونے کونے میں ان کا قلعہ ہے۔ بے شمار اس کی Posts ہیں۔ باقی کو آپ چھوڑیں، میں صرف کوئٹہ اور نوشکی کی بات کرتا ہوں جہاں 135 کلومیٹر فاصلہ ہے، وہاں ایف سی کی تین Posts ہیں اور ایف سی کے وہ لوگ کسی کا خیال نہیں کرتے کہ کوئی سینیٹر ہے یا قومی اسمبلی کا ممبر ہے یا کوئی Chief Justice ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ گاڑی کھڑی کرو، کہاں سے آرہے ہو اور کہاں جا رہے ہوں۔ بلکہ اسی چیک پوسٹ پر سابقہ گورنر امیر الملک کو اتارا گیا، اس کی بے عزتی کی گئی۔ بعد میں اس نے کہا کہ میں ہائی کورٹ کا چیف جسٹس ہوں ۔ وہ کہنے لگے کہ ہمیں حکم ہے لہذا ہم تلاشی لیں گے، چاہے کوئی بھی ہو۔

اب وہاں پر ایف سی کی الگ حکومت ہے، ایک متوازی حکومت ہے۔ وہ صوبائی حکومت کو مانتے ہی نہیں ہیں، اس کی حیثیت کو کچھ نہیں سمجھتے۔ اس کی اپنی حکومت ہے۔ اس سلسلے میں، میں نے کوئٹہ میں جنرل مشرف صاحب کو آگاہ کیا، آپ کو بھی آگاہ کیا اور آپ نے تعاون کیا۔ میں نے فیصل صالح حیات سے بھی کہا لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ انہوں نے اپنی طرف سے جہاں جی چاہا وہاں پوسٹ بنالی ہے، جو ان کا جی چاہتا ہے کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ کوسٹ گارڈ ہیں۔ کوسٹ گارڈ کا کام سمندری حدود میں سمگلنگ کو روکنا

ہے۔ ایک جگہ جو پچاس ساٹھ کلومیٹر سمندر سے دور ہے' وہاں ان کی پوسٹ ہے۔ وہ تو کسی کو مانتے ہی نہیں ہیں۔ وہاں پر بسیں تین تین گھنٹے رکی رہتی ہیں۔ passengers کو اتارا جاتا ہے۔ گرمیوں میں لوگوں کی حالت بدتر ہوتی ہے۔ اگر بات کرو تو کوئی نہیں سنتا۔ کسی کے پاس اگر کوئی معمولی چیز مثلاً کوئی dinner set وغیرہ ہے تو اس کے لیے بھی کہتے ہیں کہ جاکے کیپٹن صاحب سے بات کرو۔ کیپٹن کے پاس لے جاتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کھڑے ہو جاؤ۔ چاہے کوئی بھی ہو۔ بہت سے معزز شہری' بہت سے گورنمنٹ ملازم جن میں ڈاکٹر بھی شامل ہیں' ان کو کہتے ہیں کہ کھڑے ہو جاؤ۔

تو جناب اسی طرح ساحل سمندر میں اتھل سے لے کر گوادر تک، کم سے کم سات آٹھ جگہوں پر ان کوسٹل گارڈ کا کیمپ ہے۔ وہاں وہ روکتے ہیں' تلاشیاں لیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں بلوچستان چیز کیا ہے؟ یہ کیا ہو رہا ہے؟ میں اس ایوان کے سامنے کہتا ہوں کہ ایف سی اپنی پانچ سال کی رپورٹ پیش کرے کہ اس نے کتنے کیس پکڑے اور ان کی مالیت کتنی ہے۔ کچھ نہیں ہے' گورنمنٹ کو کوئی فائدہ نہیں ہے، عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہے بلکہ یہ لوگ اپنے فرائض سے ہٹ رہے ہیں۔ یہ لوگ عوام کی توقعات کے خلاف کام کر رہے ہیں۔

میں یہی کہتا ہوں کہ جیسے میں نے محسوس کیا اسلام آباد سے لاہور' لاہور سے واہگہ اور اسلام آباد سے پشاور۔ پشاور سے بھی بہت سا مال آتا ہے۔ ہر قسم کی گاڑیاں آتی ہیں۔ جب وہاں کے عوام کو آپ کہہ رہے ہیں کہ روڈ آپ کی ہے تو بلوچستان کے عوام نے کیا گناہ کیا ہے۔ یہ گناہ کیا ہے کہ آج گوادر کی حیثیت پر یہاں اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے سب لوگوں کو فخر ہے۔ ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ گوادر ایک چراغ ہے جو پورے پاکستان کے لئے ہے اور اس کے عوام کا حال یہ ہے کہ قدم قدم پر ان کی عزت ' ان کی سہولت چھینی گئی ہے۔ دوسرے مسئلے کو ہم آپ کے سامنے کیا بیان کریں۔ سب سے پہلے انسان کی عزت محفوظ ہونی چاہئیے' اس کی جان ومال محفوظ ہونی چاہئیے۔ ہم اس حکومت سے کہتے ہیں کہ ایف سی کی وہاں پر ایک ایسی حکومت بنی ہوئی ہے کہ یہ حکومت اگر رہی تو اس ملک کے دفاع، قومی یکجہتی، ترقی و خوشحالی پر زد پڑے گی۔ اس کو روکا جائے۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کے points ' یہ مسئلہ Interior Minister کو دیا جائے گا۔ آپ کے points کو ہم take up کریں گے۔ جی روزینہ عالم صاحبہ۔

مسز رزینہ عالم خان: شکریہ۔ چیئرمین صاحب! آج کے اس تاریخی دن میں -----

Mr. Chairman: Please be brief.

مسز رزینہ عالم خان: جی ضرور۔ میں صرف اپنے کچھ جذبات بیان کرنا چاہتی ہوں۔ آج کے اس تاریخی دن جب MMA اور حکومت کے درمیان معاہدہ طے پایا ہے' میں صدر مملکت صاحب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جب سے انہوں نے charge لیا ہے آج تک ملکی مفاد کو ہمیشہ ہر چیز سے زیادہ مقدم سمجھا اور آج جو معاہدہ ہوا ہے وہ بھی اسی چیز کی دلیل ہے کہ انہوں نے ملکی مفاد کی خاطر بہت سی چیزیں مانی ہیں اور بہت flexibility دکھائی ہے۔ میں انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ خدا کرے ملک پر ان کا سایہ قائم رہے اور وہ ہمارے ملک کے لئے جو کچھ اب تک کرتے آئے ہیں' اسی طرح آئندہ بھی ہمارے ملک کے لئے بہتر کام کرتے رہیں۔ جناب عالی! میں وزیر اعظم جمالی صاحب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے اس ضمن میں نہایت صبر و تحمل اور معاملہ فہمی کا مظاہرہ کیا اور انتہائی خلوص کے ساتھ اس پر کام کرتے رہے۔ انہوں نے دن رات محنت کی' رمضان شریف میں سحری تک جاگ کر انہوں نے گفت و شنید کی۔

جناب والا! میں مسلم لیگ کے لیڈر چوہدری شجاعت حسین صاحب اور باقی قائدین جنہوں نے اس ضمن میں بے حد محنت کی اور اس معاہدہ کو تکمیل تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے' میں ان سب کو مبارک باد دیتی ہوں۔ میں MMA کی leadership کو بھی مبارک باد پیش کرتی ہوں اور ان کے لئے تحسین کے الفاظ پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے بھی ملک سلامتی کی اور جمہوریت کے فروغ کی خاطر یہ معاہدہ کیا ہے۔ ہم سب کو خدا یہ دن مبارک کرے اور اللہ کرے کہ ملک کی بہتری اسی میں ہو اور ہم مل جل کر ملک کو ترقی کی راہ پر لے جائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: گلشن سعید صاحبہ۔

مسز گلشن سعید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ چیئرمین صاحب۔ میں بھی اپنی بہن

رزینہ کی اس بات کو آگے بڑھاؤں گی کہ آج ہمارے لئے جمہوریت کے حوالے سے بہت ہی اہم دن ہے۔ میرا خیال ہے کہ آج اس معاہدے کے بعد ہمارا سینیٹ اور قومی اسمبلی complete ہوئی کیونکہ Opposition کی حاضری کے بغیر یہ نامکمل تھا۔ ہم ان کی disturbance کی وجہ سے پوری طرح قانون سازی نہیں کر سکتے تھے اور ہاؤس نہیں چلا سکتے تھے، انہوں نے ہمیں بالکل بیکار کر دیا تھا۔ بہرحال یہ ان کی ضد تھی، نو ماہ تک بہت کوششیں کی گئیں۔ چوہدری شجاعت حسین صاحب کو میں بہت خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اس میں بہت محنت کی۔ جمالی صاحب نے ان کے ساتھ بڑا تحمل کا مظاہرہ کیا اور نرم خوئی دکھائی اور سب نے مل کر بہت کوششیں کیں۔ اب نو دس مہینے کے بعد یہ مسئلہ حل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ہے کہ آج ہمارے ملک میں جمہوریت کی گاڑی دوبارہ صحیح طریقے سے چل پڑی ہے۔ چل تو یہ رہی تھی لیکن ان کے بغیر ہم سمجھتے تھے کہ صحیح طریقے سے قانون سازی نہیں ہو پا رہی تھی، آدھا ہاؤس خالی ہوتا تھا تو بالکل ایسے لگتا تھا کہ جیسے یہاں کوئی نہیں ہے۔ میں MMA کے لوگوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اس قوم کی اور پاکستان کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے معاہدہ کر لیا، ویسے یہ معاہدہ ہمارے ساتھ وہ پہلے بھی کر سکتے تھے۔ اس وقت مجھے مولانا شاہ احمد نورانی صاحب بہت یاد آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے۔ کاش! یہ سب کچھ ان کے سامنے ہوتا۔ اس وقت وہ ہم میں نہیں ہیں، وہ MMA کے لیڈر تھے اور ہر معاملے میں ان کی بہت رائے تھی۔ آج ہم سب Senators اور قومی اسمبلی کے members کے لئے بہت خوشی کا دن ہے اور اللہ کا شکر ہے۔ اس چیز میں سب سے زیادہ جو مبارک کے مستحق ہیں وہ پرویز مشرف صاحب ہیں۔ ایک دفعہ میں صدر صاحب سے ملی تھی تو یہ بات ان سے میں نے ہی کہی تھی کہ جناب! یہ آپ کا لایا ہوا سسٹم ہے تو زیادہ قربانی آپ ہی کو دینی پڑے گی اور میرا خیال ہے کہ اس ساتویں point پر آج انہوں نے بہت بڑی بات کی ہے جس پر ہم سب کو خوشی منانی چاہیئے کہ قوم کو آگے بڑھانے کے لئے، ملک کی سلامتی کے لئے انہوں نے بالآخر یہ قربانی بھی دے دی۔ بس میں اتنا ہی کہنا چاہوں گی کہ ہمارے لئے بہت خوشی کا دن ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر نگہت آغا۔ بی بی یاسمین۔

جناب چیئرمین: بی بی یاسمین۔

بی بی یاسمین شاہ: میں آج صدر صاحب کو، جمالی صاحب کو اور ہمارے قائدمسلم لیگ چوہدری شجاعت صاحب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ نو مہینے کی انتھک کوشش کے بعد آج ہمارا MMA کے ساتھ جو final round تھا وہ ختم ہو گیا ہے۔ اس اقدام سے ہمارے ملک میں، ہمارے پاکستان میں جو خوشی کی لہر دوڑی ہے اس کا میں اندازہ نہیں کرسکتی ہوں، اس کا میں بتا نہیں سکتی ہوں کہ جو لوگوں میں خوشی ہے۔ لوگوں کو اپنے قائدین سے امیدیں ہیں کہ اب ہم کم سے کم National Assembly اور Senate میں مل کر کام کر سکتے ہیں، لوگوں کے مسئلے مسائل جتنے ہیں وہ حل ہو سکتے ہیں۔ آج نو مہینے کی کوشش complete ہوئی ہے اورمیں دعا کرتی ہوں کہ آئندہ جو بھی ہے، ہمارےساتھ اسی طرح ان کا تعاون چلتا رہے۔ میں MMA کو بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ اتنا cooperate کیا۔ میں حکومت کو بہت مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

Mr. Chairman: Mr. Muhammad Ali Durrani.

جناب محمد علی درانی: جناب، آج جو MMA اور حکومت کے درمیان معاہدہ ہوا ہے جس کے بعد ایک لمبے عرصے سے چلنے والا deadlockختم ہو گیا ہے تو میں اپنی طرف سے سب سے پہلے جناب صدر جنرل پرویز مشرف صاحب کو، جناب جمالی صاحب کو، چوہدری شجاعت صاحب کو، فاروق لغاری صاحب کو، MQM کی قیادت کو اور باقی تمام coalition members ہیں ان سب کو اس پر مبارکباد دوں گا کہ انہوں نے مثبت انداز میں، گفتگو کے ذریعے، dialogue کے ذریعے اس مسئلے کو حل کیا۔ اس تمام عرصے میں جب Opposition کی طرف سے بہت شدید مخالفت رہی، حکومتی حلقے کی طرف سے کہیں بھی کوئی aggressive step نہیں لیا گیا بلکہ گفتگو کی طرف لاتے ہوئے، پیچھے ہٹ کر جو آج بڑائی کا مظاہرہ کیاگیا ہے کہ حکومتی benches نے آگے بڑھنے کے بجائے ان terms پر، جو terms ملک کے لئے، اس معاہدے کے لئے ممکن تھے ان پر اس settlment کو کیا ہے۔ اس موقع پر میں یہ بھی چاہوں گا کہ آج ہم اپنی Opposition کو یہ دعوت دیں کہ وہ اب اس House میں واپس آئیں۔ بالخصوص اس چیز کی

تو اس معاہدے کے تحت امید کی جا سکتی ہے کہ MMA کی قیادت نے یقیناً dialogue کو جاری رکھتے ہوئے، اس settlement کو کر کے، اپنے اس کردار کو establish کیا ہے کہ وہ ایک حقیقی Opposition ہے، میں Peoples party اورمسلم لیگ (ن) اور دیگر Opposition کی جماعتوں کو دعوت دوں گا کہ اس معاہدے کے بعدگو کہ انہوں نے ایک train تو miss کی اگر وہ اس dialogueمیں شریک رہتے تو سیاسی طور پر بہت ان کا قد بڑھتا، کم نہ ہوتا، انہوں نے اس train کو تو miss کیا ہے۔ اب جب MMA واپس House میں آئے گی تو میں توقع رکھتا ہوں کہ تمام Opposition کی جماعتیں جن کا ARD سےتعلق ہو یا کسی بھی سےتعلق ہو، وہ بھی اس کے ساتھ اس House میں واپس آئیں گی۔ میں اس House کی طرف سے ان کو دعوت دیتا ہوں کہ واپس آئیں اور مجھے واپس توقع ہے کہ وہ واپس آئیں گے۔ میں ان کو یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر وہ اب بھی واپس نہ آئے تو عوام ان کے Opposition کے role کو بھی تسلیم نہیں کریں گے۔ انہوں نے ابھی dialogue میں شامل نہ ہو کر، جمہوری روایات کو آگے نہیں بڑھایا ہے۔ اگر وہ واپس نہیں آتے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنا Opposition کا کردار کھو دیں گے اور اس وقت قومی ضرورت اور وقت کی ضرورت یہ ہے کہ Opposition اور حکومت مل کر اس ملک کے مسائل اور اس ملک کے عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ اس موقع پر میں آپ کو بھی مبارکباد دوں گا کہ جس حوصلے اور جس تحمل سے آپ نے Opposition کے تمام رویوں کو برداشت کرتے ہوئے اس ایوان کو چلایا اس میں یقیناً آپ بھی قابل مبارکباد ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، کلثوم صاحبہ۔

مسز کلثوم پروین، جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے تو اپنے colleague مہیم بلوچ صاحب کی بات کو آگے بڑھاؤں گی کہ FC کا رونا جو انہوں نے رویا ہے، وہ بہت کم ہے۔ انہوں نے بات کی ہے کہ ایک dinner set پر بھی FC والے اتار لیتے ہیں۔ ایک پانچ کلو کے گھی کے ڈبے کو اتار کر جب تک وہ ایک سو روپے کا بھتہ نہ لےلیں تو وہ جانے نہیں دیتے ہیں۔ جب پہلے بھی آپ بلوچستان تشریف لائے تو آپ نے 24 گھنٹوں کے اندر اندر ہماری ان کے

ساتھ meeting کرائی۔ ہم تمام senators وہاں ان کے ساتھ بیٹھے' meeting کی اور انہوں نے ہم سے یہ promise کیا کہ ہم لوگ اس میں کچھ نہ کچھ بلوچستان کے علاقے کے حوالے سے relaxation دیں گے۔ آپ کو پتا ہے کہ وہاں کوئی industry نہیں ہے اور drought کے حوالے سے لوگوں کو ویسے ہی سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ اگر FC کے ناسور سے آپ نے ہمیں نجات نہ دلوائی تو میرا خیال ہے کہ چیئرمین صاحب! آگے یہ بات بہت زیادہ بڑھے گی۔

جہاں آج پوری قوم آپ کو مبارکباد دے رہی ہے' میں بھی آپ کو مبارکباد دوں گی کہ آج جمہوریت کا عمل انشااللہ تعالیٰ مکمل ہو گیا ہے۔ اس کا تمام credit ہمارے پرویز مشرف صاحب کو جاتا ہے 'جمالی صاحب کو' ہماری party کے leader چوہدری شجاعت صاحب کو جاتا ہے۔ جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ اب Opposition کا بھی وہ role نہیں رہے گا کیونکہ اب Opposition Benches پر بیٹھ کر ان کی وہ position نہیں رہے گی جیسے کہ پہلے تھی۔ انشااللہ تعالیٰ ' اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ بہت جلد جمہوریت پھلے گی پھولے گی اور پاکستان خوشحالی کی راہ پر بڑھے گا۔بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سعید صدیقی صاحب۔

پروفیسر محمد سعید صدیقی: بسم اللہ الرحمان الرحیم!۔

جناب چیئرمین: سعید صاحب کھڑے ہو گئے تھے' اس کے بعد آپ۔

پروفیسر محمد سعید صدیقی: میں اپنے ساتھی ممبران کی طرح ان تمام حضرات کا جنہوں نے یہ معاہدے کو تکمیل تک پہنچانے میں محنت کی ' negotiations کئے اور اس کو انجام تک پہنچایا۔ خاص طور سے صدر پرویز مشرف صاحب ' وزیر اعظم جمالی صاحب ' چوہدری شجاعت حسین صاحب اور ان کے رفقاء خاص طور سے S.M.Zafar صاحب' جنہوں نے دن رات محنت کر کے تمام متنازعہ امور پر MMA سے مذاکرات کئے اور سیاسی بصیرت' تدبر اور معاملہ فہمی سے ایک agreement compile کیا اور اللہ کے فضل سے آج اس پر دستخط ہو گئے۔ یہ تمام حضرات قابل تحسین ہیں کہ انہوں نے اس ملک میں جمہوریت کے استحکام کے لئے خدمات سرانجام دیں جو ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارا ملک جمہوری استحکام ترقی اور

خوشحالی کی طرف رواں دواں ہو۔ اس میں MMA کے قائدین بھی قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے بھی افہام و تفہیم سے کام لیا اور ضد کی بجائے بصیرت سے کام لیا اور اس معاہدے کو انجام تک پہنچایا۔

جناب چیئرمین: Mr. Wasim Sajjad, sorry ابھی تک آپ بول رہے ہیں۔

پروفیسر محمد سعید صدیقی: میں تجویز پیش کروں گا اس House کی جانب سے کہ ایک مشترکہ قرارداد تحسین ہمارے اکابرین، خاص طور سے صدر پرویز مشرف صاحب، جمالی صاحب اور S.M.Zafar صاحب، چوہدری شجاعت صاحب کے لئے یہاں سے پیش کی جائے۔

جناب چیئرمین: وسیم سجاد صاحب۔

Mr. Wasim Sajjad: On behalf of the Government, I would like to add my voice in welcoming the agreement which has been signed today between the MMA and the Government by which a controversy which has dogged the political atmosphere in this country for the last so many month's has finally been brought to a sucessful close. Sir, it would be right to say that this is not the victory of any side. I would say it is a victory for the democratic process and the democratic process is, showing tolerance for each other, understanding for the other's point of view and in this, the Government negotiating team and the Government has shown maximum flexibility and tolerance. Why? Because they wanted this system to be stabilized and the institutions to be strengthened.

In this context sir, it is correct to say that the President of Pakistan General Pervez Musharraf has shown the maximum flexibility, has not allowed any item to become matter of ego for him. He has said even yesterday that he believed that everything was absolutely legal and

constitutional and yet for the sake of the country, for the sake of stability and for bringing a balance in the system and making a sustainable system, he has given in on issues and come to a sattlement and an agreement. In this context sir, the President of Pakistan, the Prime Minister of Pakistan, Ch. Shujaat Hussain, the negotiating team, Mr. S.M.Zafar, Mr. Tariq Aziz, our friend Justice (Retd.) Abdul Razaque Thahim and all those people, some names are known others are not known, they have all been working together to be able to come to an agreement so that this system will become stronger and be able to function. So sir, as I said, I join my honourable friends and Senators in congratulating everybody and we do hope now, that the political structure of this country will be stable, strengthened and stronger system, so that we can all serve the interests of the people of Pakistan.

Mr. Chairman: Mr. Justice (Retd.) Abdul Razzaq Thahim.

جنابِ جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: جناب چیئرمین! آج کا معاہدہ، بڑی اچھی بات ہے۔ جناب والا! 6 مئی کو LFO پر باتیں شروع ہوئیں۔ 19 مئی کو ہماری جو دس رکنی ٹیم تھی اس نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد پھر دوسری ٹیم کی negotiations شروع ہو گئیں۔ انہوں نے 6 ستمبر کو ایک رپورٹ پیش کی Prime Minister صاحب اس کو preside کر رہے تھے وہاں پر۔ تو کچھ مسئلے وہاں طے ہو گئے تھے۔ آج جناب مشرف صاحب نے ڈیڑھ بجے parties کے Heads کی meeting بلائی اور مجھے فخر ہے کہ میں بھی اس meeting میں تھا فنکشنل مسلم لیگ کی طرف سے پیر پگاڑا کا نمائندہ۔ وہاں President صاحب نے جو فراخدلی کا مظاہرہ کیا اس کا میں eye witness ہوں۔ غوری صاحب بھی تھے۔ کیونکہ معاملے وہ رہ گئے تھے جس میں پریذیڈنٹ صاحب کا personal سوال آتا تھا، وردی کا، vote of

confidence کا ' Vote of Confidence کا - constitution میں کہیں provision نہیں ہے۔ اگر پریذیڈنٹ صاحب وہ نہ مانتے، تو حق بجانب تھے کیونکہ اس نے President of Pakistan کا Chief Justice کے ہاتھوں حلف لیا تھا مگر انہوں نے انا کا مسئلہ نہیں بنایا۔ وردی کے معاملے میں اس نے بڑی flexibility دکھائی ہے اور خود آ کر کہا کہ قوم کا interest مجھے اپنی انا سے زیادہ ہے۔ تو میں عرض کروں گا کہ پریذیڈنٹ مشرف نے فراخدلی اور قربانی کا مظاہرہ کیا کہ یہ مرحلہ آ گیا کہ آج وہ pact sign ہو گیا۔ میں اس میں جناب پریذیڈنٹ صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جمالی صاحب نے جس حوصلے کا سربراہ کانفرنس میں مظاہرہ کیا وہ قابل تحسین ہے۔ انہوں نے LFO کی کمیٹی بنائی اور اس کو monitor کرتے رہے۔ یہ سب اتنے حوصلے سے کیا اور دس مہینے یہ desk بھی سنے، یہ حالات بھی سنے۔ History جو بتاتی ہے کہ پہلے Opposition پر pressure ڈالا جاتا تھا اور قدم اٹھائے جاتے تھے۔ مگر یہ بار بار Opposition کے پاس چلے جاتے تھے۔ یہ بھی بڑے حوصلے کی بات ہے، کسی کو victimise نہیں کیا اور جناب والا! چوہدری شجاعت نے بڑا حوصلہ دکھایا، انا کا مسئلہ نہیں بنایا۔ بار بار Opposition کے Leaders کے پاس چلا جاتا تھا۔ یہ سارا ان لوگوں نے ملک کے مفاد کے لیے کیا۔ تو میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور آپ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ ہم نے دیکھا کہ Opposition والوں کو آپ نے کھلے دل سے بات کرنے کی اجازت دی۔ Point of order نہیں تھے مگر ان کو جو کہنا تھا وہ کہہ جاتے اور چلے جاتے۔ تو آپ کو بھی مبارکباد ہے کہ یہ House کم از کم جو بھی چلا ہے اس میں جو بھی کام ہوا ہے وہ اچھی طرح سے ہوا ہے۔

آج بڑا اچھا دن ہے۔ آج دکھ کی بات یہ ہوئی کہ جب ساڑھے پانچ بجے وہاں ایک معاہدہ صحیح sign ہوا تو اس پر ہمارے، میں ان کو MMA والوں کو کہوں گا، allies وہ یہاں سے چلے گئے۔ ان کو بیٹھنا چاہیئے تھا، کم از کم پہلے دن تو ایسی بات نہ کرتے اور آئندہ کے لئے بھی ہمیں امید ہے کہ یہ مظاہرہ نہیں ہوگا۔ جمہوریت کے حق میں، ملک کے حق میں صدر صاحب نے قربانی دی ہے، میں تو عرض کروں گا کہ قربانی دی ہے۔ کچھ چیزیں ایسی تھیں، ہم کمیٹی میں ممبر تھے، ہم بھی ان سے متفق نہیں تھے۔ صدر صاحب نے بہت آگے جاکر ہر چیز ان کی مان لی۔ انا کا مسئلہ نہیں بنایا، اپنی نہیں منوائی۔ اس سے ہماری دعا ہے کہ انشا اللہ ملک میں جمہوریت پھلے

پھوٹے گی اور اپوزیشن کا رویہ بہتر ہو گا۔ Thank you sir.

Mr. Chairman: Mr. Naeem Chattha. Mr. Anwar Bhinder, Mr. Muhammad Akram.

جناب محمد اکرم : جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک یہ dead lock رہا ہے، جب تک یہ disputes رہے ہیں بہت کم سوالات اپوزیشن کی طرف سے آئے اور ہمارے منسٹر حضرات نے زیادہ تر ان سوالوں کے جواب دیئے جو Treasury سے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ ریہرسل جیسا کہ بابر غوری صاحب نے کہا کہ پچھلے دنوں رہی، وہ ریہرسل اب کام آئے گی۔ ہمارے منسٹر حضرات یہاں ہوں گے اور well equipped ہوں گے in anticipation کہ یہ benches اگلے سیشن میں بھرے ہوں گے۔ جو سوالات آئیں گے ان کو بھرپور face کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ میں یہ کہوں گا کہ آج کا دن بہت اہم دن ہے پاکستان کی تاریخ میں اور اس حکومت کی تاریخ میں۔ ہمارے صدر جنرل پرویز مشرف صاحب، ہمارے وزیراعظم جمالی صاحب اور ہمارے لیڈر چوہدری شجاعت صاحب پوری قوم کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ہم ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے بہت زیادہ لچک دکھائی ہے۔ یہ کسی قسم کی کمزوری نہیں تھی۔ اس میں کسی قسم کا کچھ اور مسئلہ نہیں تھا۔ یہ صرف اور صرف اس مقصد سے تھا کہ جمہوریت آگے بڑھے، ملک آگے بڑھے اور ہم سب مل جل کر کام کریں۔ اس کے علاوہ میں پھر دوبارہ یہ اپیل کروں گا کہ اپوزیشن میں وہ پارٹیز جو کہ اس معاہدے کے ابھی تک خلاف ہیں، شاید ان کو سمجھ آ جائے hopefully, the sense prevails کہ وہ بھی سامنے آئیں اور مل جل کر کام کریں تاکہ ہم اس ملک کی ترقی کے لئے کچھ مزید اقدامات کریں۔ میں صرف یہ کہنا چاہوں گا۔ Thank you.

Mr. Chairman: Naeem Chattha.

جناب نعیم حسین چٹھہ : جناب چیئرمین! جیساکہ President مشرف صاحب نے اپنے وعدے کے مطابق الیکشن کروائے within three years, دیکھنے میں تو الیکشن ہو گئے اور جمہوریت آ گئی لیکن ۱۲، ۱۴ مہینوں سے جس طرح پارلیمنٹ میں اپوزیشن کرتی رہی وہ یقیناً ایک

جمہوری life میں خوش آئند بات نہیں تھی۔ جگ ہنسائی تھی اور سارا ۱۲' ۱۴ مہینے وقت ہی ضائع ہوا تھا ان کا بھی اور پارلیمنٹ بھی بدنام ہوتی رہی۔ یہ یقیناً ایک بہت بڑا واقعہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑا صبر آزما وقت تھا اور میں خاص طور پر خراج تحسین MMA کی قیادت کو بھی پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آئینی اصلاحات میں جمہوریت کو یا جمہوری اداروں کو مضبوط کرنے کے لئے جس ضد اور استقلال سے انہوں نے اس میں کوشش کی میں یقیناً انہیں بھی قابل تعریف سمجھتا ہوں۔ بہرحال ہماری ٹیم نے بھی بہت اچھا کام کیا ہے۔ خاص طور پر چوہدری شجاعت حسین صاحب' جمالی صاحب اور ایس ایم ظفر صاحب نے۔ اس سے پہلے بھی ہمارے کئی صاحبان اور بھائی اس میں حصہ لیتے رہے لیکن fruitful یہ ہوا' بہت اچھا ہوا اور کافی حد تک اچھی اصلاحات ہوئیں۔ تو یقیناً یہ اصلاحات Constitution کی' آئندہ جمہوریت کے لئے اور جمہوری اداروں کو مضبوط کرنے کے لئے بہت معاون ثابت ہوں گی اور انشاء اللہ یہ جو آج والا معاہدہ ہے' یہ سنہرے حرفوں میں لکھا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ صدر صاحب نے بھی جس طرح لچک کا مظاہرہ کیا وہ قابل ستائش ہے۔ میں نے آج کی اخبار میں دیکھا کہ انہوں نے کہا کہ افراد matter نہیں کرتے مگر قومی مفاد کو ہم قربان نہیں کر سکتے تو اسی وقت مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ معاہدہ ہونے والا ہے اور ہو جائے گا۔ اب یہ اور اچھی بات ہوئی ہے کہ جج صاحبان کو نہ تو ایک سال اور نہ دو سال کی extension دی جائے گی بلکہ وہی ۶۵ اور ۶۲ کی عمر ہی رکھی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جج صاحبان کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہیئے کہ انہوں نے کہا کہ ہمیں extension نہیں چاہیئے۔ بہرحال یہ معاملہ نہایت اچھے طریقے سے سلجھ گیا ہے۔ تو میں ان سب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اور قابل تحسین سمجھتے ہوئے اس معاہدے کو قوم کے لئے اور آئندہ دستور کی بہتر شکل کے لئے نہایت خوش آئند اور نہایت بہتر سمجھتا ہوں۔ اس سے انشاء اللہ جمہوریت بھی چلے گی اور پاکستان یقیناً مضبوط ہوگا اور سارک کانفرنس میں ہمارے صدر صاحب' یقیناً اب ایک elected صدر ہیں۔ ایک صحیح جمہوریت کے لیڈر ہونے کی حیثیت سے جس طرح وہ اب کشمیر issue پر واجپائی سے یا دوسرے سربراہان مملکت سے نہایت confidence کے ساتھ بات کر سکیں گے یہ یقیناً ہمارے لئے خوش آئیند ہوگا اور ہم کشمیر issue پر بہتر بات کر سکیں گے۔ میں ان ہی الفاظ

کے ساتھ آپ سب کو اور خاص طور پر مذاکراتی ٹیم کو چوہدری شجاعت حسین' ایس ایم ظفر صاحب اور جمالی صاحب کو مبارکباد دیتے ہوئے' اسے خوش آئیند قرار دیتے ہوئے' میں صدر صاحب کی تعریف کرتا ہوں۔ خاص طور پر کہ انہوں نے کس بات کو انا کا مسئلہ نہیں سمجھا۔ جمہوریت اور پاکستان کے بہتر مفادات کے لئے اپنی شرائط میں لچک پیدا کی اور یہ معاہدہ تکمیل کو پہنچا اور انشاء اللہ اس کے اچھے نتائج بر آمد ہونگے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ظفر اقبال صاحب۔

جناب ظفر اقبال چوہدری: شکریہ چیئرمین صاحب۔ آج اتنا مبارک اور خوش آئیند دن ہے۔ اس دن کے حوالے سے میں سب سے پہلے مبارک باد پیش کرنا چاہوں گا ہمارے President صاحب کو کہ انہوں نے ملک میں جمہوریت کے فروغ کے لئے اور ملک کو جمہوریت کی پٹڑی پر لانے کے لئے نہایت احسن طریقے سے تحمل اور بردباری کا ثبوت دیتے ہوئے تمام معاملات کو جمہوریت کی طرف لانے کی جدو جہد کی اور اس کو آج پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ اس سلسلے میں ' میں President صاحب کو اور اس کے ساتھ ان اکابرین کو جنہوں نے پورے ایک سال اس شعبے میں مسلسل محنت اور کوشش کی ، مبارکباد پیش کرتا ہوں اس میں ہمارے پرائم منسٹر جمالی صاحب ، چوہدری شجاعت صاحب' ایس ایم ظفر صاحب' تھیم صاحب' لغاری صاحب' اور بابر غوری صاحب اور دیگر تمام دوست اور اس کے ساتھ ساتھ ایم ایم اے کہ وہ حضرات جنہوں نے مذاکرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا شامل ہیں۔ اب' اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہم یہ امید کرتے ہیں کہ پاکستان دوبارہ ایک جمہوری ملک کے طور پر دنیا میں اپنا نام سربلند کر سکے گا۔ اور اس سلسلے میں ایک اور بات کہوں گا کہ ہمارے press کے حضرات نے بھی خاطر خواہ کام کیا ہے۔ انہوں نے ملک کو جمہوری روایات کی طرف لانے کے لئے اپنا ایک بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے معاملات کو احسن طریقے سے آگے لے جانے کی کوشش کی ہے اس کے بعد میں House کے حوالے سے آپ کی بردباری' صبر و تحمل اور آپ نے جس احسن طریقے سے اس House کو چلایا ہے اس کی تعریف کرتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ اپوزیشن کا رویہ ہی یہ رہا کہ وہ آئے' انہوں نے ڈسک بجائے اپنی بات کی اور اس کے بعد چلتے بنے لیکن آپ نے مشکل حالات میں بھی ان

کو بھی پورا پورا موقع فراہم کیا اور جیسے ابھی سارک کانفرنس بھی آ رہی ہے اور سارک کانفرنس کے اس موقع پر خاص طور پر کہ واقعی ملک میں جب جمہوریت کی مکمل بحالی کی بات ہوگی تو انشاء اللہ تعالی اس کا impact باہر کی دنیا میں بہت اچھا پڑے گا اور کشمیر issue پر ہم ایک زیادہ مضبوط طریقے سے اپنا stand برقرار رکھیں گے۔

جناب چیئرمین: مشاہد حسین صاحب۔

Mr. Mushahid Hussain Syed: Thank you very much Mr. Chairman. I am sure the entire Nation will today be having a sigh of relief that the 13 months old deadlock, which had virtually put Pakistan in a state of siege politically after the elections of last year, has now finally come to an end. Thanks to the political maturity, the flexibility, and broad mindedness of all the relevant players including the MMA, the Government and the Pakistani establishment. I feel that this would probably be a very historic agreement between the Government and the Opposition, the most important one after the signing of the 1973 Constitution between the Government and the Opposition. This lays the foundation for new democratic rules of the game in which two major realities have now been accepted. The primacy of institutions over individual and the respect and role of the Opposition as the legitimate and equal player in Pakistan's democratic politics. I feel this as the challenge for Pakistan's political forces, challenge for all of us. We have to rise to the occasion and live up to the expectations of Pakistan's people. So that we can move this country forward on the democratic path. I feel that it seems that our national leadership has now learnt from previous mistakes.

I would also like to compliment the members of the Press, for playing a very positive role in highlighting the issues and even being critical because that is very important ingredient of the democratic process. I hope and expect that with the new year, with new expectations and new realities in the country, the Government will also reach out to all the political forces who are in the parliament, including our friends of Opposition, who are not here, including those in the Pakistan People's Party and Pakistan Muslim League (N) so that all of us can jointly build this democratic process. My compliment to all those who made this success. Thank you sir.

جناب چیئرمین: نگہت مرزا صاحبہ۔

ڈاکٹر نگہت مرزا: جناب چیئرمین!

آئین نو سے ڈرنا، طرز کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

آج کے اس معاہدے میں شامل سیاسی تدبر اور تحمل کو پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ نہ صرف حکومت اور اس کے اراکین بلکہ MMA کی leadership کی طرف سے بھی بھرپور بردباری کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس سلسلے میں صدر پرویز مشرف صاحب، وزیر اعظم جمالی صاحب اور مذاکرات میں شامل تمام اراکین کے ساتھ ساتھ MMA کی leadership بھی مبارک باد کی مستحق ہے۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ مبارک باد کے مستحق پاکستان کے وہ عوام ہیں جو پچھلے ایک سال سے حیران و پریشان ان ساری تبدیلیوں کو دعاؤں کے ساتھ دیکھ رہے تھے کہ کاش! جمہوری عمل بھرپور طریقے سے شروع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس عمل میں مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین!

جناب چیرمین: عباس کمیلی صاحب!

جناب محمد عباس کمیلی جناب چیئرمین ! آج کا دن بجا طور پر ملک کی تاریخ میں نہایت ہی اہمیت رکھتا ہے ۔یہ تاریخ ساز دن ہے ۔ یہ 24 کا دسمبر دن بھی ہماری تاریخ میں یادگار ثابت ہوگا کہ جس دن ملک کی ازسرِتعمیر کی مضبوط بنیادیں رکھی گئی ہیں ۔ یوں تو مشاہدہ یہی بتا رہا ہے کہ جب سے صدر پرویز مشرف صاحب نے take over کیا ہے ' انہوں نے ہر فیصلہ ملک کے مفاد میں ہی کیا ہے ۔برسراقتدار آتے ہی انہوں نے اس ملک کو دہشت گردی سے پاک کرنے کا تہیہ کیا ۔ دہشت گردی کے سب سے بڑے چیلنج کو قبول کیا جو اس ملک کو ختم کرنے کے درپے تھا ۔انتہا پسندی کے خاتمہ کا اعلان کیا اور اس کے بعد افغان پالیسی میں جو انہوں نے U-Turn لیا ۔ بظاہر بہت سے حضرات اس پرمعترض تھے لیکن وقت نے ثابت کیا کہ ان کی یہ پالیسی نہایت ہی کامیاب رہی ہے اور اس کی وجہ سے ملک کو بچا لیا گیا۔وقت نے یہ ثابت کیا اور عراق کے بارے میں پالیسی نے بھی یہی ثابت کیا کہ ان کا فیصلہ نہایت مدبرانہ تھا۔ اس وقت بھی انہوں نے جو معاہدہ کیا ہے یا ان کے ایماء سے جو معاہدہ ہوا ہے یقیناً وہ ایک تدبر' فراست اورحکمت عملی کا شاہکار ہے ۔ان کے لئے کوئی مجبوری نہیں تھی ۔ ان پر کوئی دباؤ نہیں تھا کہ وہ اپنے stand سے ذرا پیچھے ہٹتے اور withdraw کرتے لیکن انہوں نے جو کچھ کیا' ملکی مفاد میں کیا اور اپنے مفاد کو ملکی مفاد پر ترجیح نہیں دی' بلکہ ملکی مفاد کو قومی مفاد اور ذاتی مفاد پر ترجیح دی ۔ جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر بظاہر کمزور شرائط پر صلح کی لیکن وہ صلح دین اور امت کی بہتری کے لئے تھی ۔ یہ اسی طرح سے ثابت ہوئی اور وہ فتح مبین کہلائی ۔ قرآن نے اسے فتح مبین کہا لہذا یہ معاہدہ بھی صدر پرویز کی فتح مبین ہے۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ اس فیصلے کا دور رس اثرہو گا۔ اور مجھے امید ہے کہ یہاں مذاکرات میں جو کامیابی ہوئی ہے وہ کشمیر پر ہونے والے مذاکرات کی بنیاد بنے گی۔یقیناً اس میں بھی ہم اسی طرح کامیاب اور سرخرو ہوں گے اور یہ دیرینہ مسئلہ بھی جو آج تک حل نہیں ہو سکا' صدر پرویز مشرف کی فراست سے حل ہو جائے گا ۔ حضور والا! ہم آپ کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں ۔ آپ نے بھی بڑے تحمل سے اس ایوان کو چلایا ' بڑی نرمی سے آپ نے چلایا البتہ آپ کی نرمی کے سبب ہم کچھ قوالی کے بول سننے کے عادی ہو گئے تھے۔ ہمیں افسوس

ہے کہ اب ہم وہ میٹھے بول نہیں سن سکیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب امجد عباس۔

Mr. Amjad Abbas: Sir, I take this opportunity to congratulate President Musharraf, Prime Minister Jamali, Chaudhry Shujaat and his team. I would also like to congratulate MMA because they are the ones alongwith President Musharraf who changed their stance. They didn't take a rigid stance. Sir, to say that nobody came out the winner of this deal, won't be right, I think there is a party that gained a lot, that is the people of Pakistan. I hope after this deal, we the representatives of the people of Pakistan would be able to devote our time and ability to serve the Nation and I pray and hope that this decision would lead to a process for a democratic Pakistan.

جناب محمد امین دادابھائی: شکریہ جناب چیئرمین! میں جناب صدر پرویز مشرف صاحب، پرائم منسٹر جمالی صاحب، چوہدری شجاعت حسین صاحب اور ان کی team کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان کی hectic efforts کی وجہ سے آج کے دن یہ break through ہوا اور agreement sign ہوا اور ہم کامیابی کی طرف گئے۔ جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں آپ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جس طرح سے آپ نے اس ہاؤس کو تحمل سے چلایا اور اپوزیشن کے جتنے بھی سوالات تھے، گرمی تھی جو کچھ بھی اس اجلاس کے دوران چلتا رہا ان تیرہ مہینوں میں آپ نے ان چیزوں کو برداشت کیا، تو آپ بھی مبارکباد کے حق دار ہیں۔ دوسرا آج کا agreement جو sign ہوا۔ economically definitely اس کے کافی نتائج سامنے آئیں گے کیونکہ جو foreign investment تھیں and local investment بھی تھیں۔ local investor بھی اور businessmen بھی ہمیشہ اسی خوف میں رہتے تھے کہ پتہ نہیں حکومت چلے گی بھی یا نہیں، پتہ نہیں مذاکرات کی کیا صورت حال آئے گی۔ تو مجھے یقین ہے کہ آج کے

اس agreement کے بعد جتنی local investments ہیں اور foreign investments بھی انشاء اللہ اس ملک میں جو آخری تین سالوں میں آئی ہیں' اس سے دو تین گنا زیادہ آئیں گی۔ آخر میں' میں جناب چیئرمین آپ کو بھی اور اس ایوان کو اور پوری قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بہت شکریہ ' اور اس امید کے ساتھ کہ صدر مشرف صاحب کا جو vote of confidence ہے جو کہ معاہدے میں ہے اور ایم ایم اے نے کہا تھا کہ وہ vote میں حصہ نہیں لیں گے' گورنمنٹ کی majority ہے لیکن اس امید کے ساتھ کہ صدر صاحب کا جو vote of confidence ہے وہ 2/3rd majority سے انہیں حاصل ہو گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی بادینی صاحب آپ بولیں۔

میر ولی محمد بادینی: آج کے دن کے حوالے سے جتنی باتیں ہو رہی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جناب صدر صاحب ' پرائم منسٹر صاحب اور چوہدری صاحب کی team مبارکباد کی حق دار ہے لیکن اس کو میں ذرا بڑھاتا ہوں کیونکہ ہم بلوچستانی کی حیثیت سے یہ ضرور کہیں گے کہ جب سے مشرف صاحب نے charge سنبھالا ہے' جو وعدہ کیا ہے وہ پورا کیا ہے ۔ دوسرا یہ ہے کہ بلوچستان میں ۵۵ سال میں جتنا کام اس نے کیا ہے ۔ باقی جتنی بھی Governments آئیں' فارم بنے ہیں۔ کاغذات بنے ہیں۔ اعلانات ہوئے ہیں۔ برابر لانے کے لیے لیکن ان سارے فارموں کو جناب مشرف صاحب نے پر کیا ہے۔ جمالی صاحب ہیں' آپ ہیں' سارے مبارک کے حق دار ہیں۔ مشرف صاحب نے جتنے بھی وعدے قوم سے کیے تھے انہیں پورا کیا جب سے آئے ہیں آج تک کسی معاہدے سے پیچھے نہیں ہٹے ہیں ۔ یہ ایک آخری کیل تھا جو اس نے ٹھونک دیا۔ کسی کو یہ امید نہیں تھی کہ یہ سارے اختیارات وہ چھوڑ دیں گے۔ MMA والوں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں اور آپ کو بھی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ان کو بھی جو بھی اس میں شامل ہیں باقی مہیم خان بلوچ نے ایک بات کہی تھی اور اس پر کوئی توجہ نہیں دے رہا تھا بلکہ لوگ مذاق اڑا رہے تھے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم اپنی جیب سے خرچ برداشت کریں گے' آپ مہربانی کر کے اس سینیٹ سے ایک ٹیم مقرر کریں اور ہم گورنمنٹ سے خرچہ نہیں مانگتے' ہم سارے بلوچستان کے chain ان کو ثابت کر کے دکھائیں گے اور فرنٹیئر

تک بھی لے جائیں گے، لاہور تک بھی لے جائیں گے اور سارا خرچہ ہمارا، ہوائی جہاز کا خرچہ ہمارا، کھانے کا، گاڑیوں کا بندوبست سارا ہمارا، اس پر کوئی توجہ نہیں دے رہا ہے۔ اس دن میں نے صالح حیات سے بات کی لیکن وہ کہتے ہیں کہ اپنے Chief Minister کو کہیں کہ ان سے آدمی نہ مانگے۔ Chief Minister آپ سے آدمی نہیں مانگے گا تو کہاں سے مانگے گا؟ جب ضرورت پڑے گا تو مانگے گا۔ لہذا میری ایک request ہے کہ اگر آپ مہربانی کریں، ایک ٹیم مقرر کریں، ہم اس کا خرچہ برداشت کریں گے، ہم ان کو ایک ایک جگہ دکھائیں گے اور واپس لائیں گے۔ اگر آپ ہمارے ساتھ یہ تعاون کریں مہربانی ہو گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: انشاء اللہ پوری توجہ ہو گی۔

محترمہ کلثوم پروین: جناب Sorry کہ ہم بات کرتے ہوئے جذبات میں آپ کو مبارک باد دینا بھول گئے تھے۔ ہم جو سارے بھولے ہیں، سب کی طرف سے آپ کو مبارک ہو۔

محترمہ آغا پری گل: جناب چیئرمین صاحب! میں وزیر اعظم جمالی صاحب، صدر پاکستان پرویز مشرف صاحب اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ MMA کی قیادت کو بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں اور دعا گو ہوں کہ اس معاہدے سے پاکستان ترقی کی راہ پر گامزن ہو، انشاء اللہ۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Now I read out leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: ڈاکٹر عبداللہ ریاڑ نے بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر دوسرے مکمل اجلاس کے لئے اور چوتھے اجلاس کے دوران مورخہ 7, 12 اور 17 جون کے لئے اور اس سے اگلے اجلاس کے دوران مورخہ 29 ستمبر کے لئے اور موجودہ اجلاس کے دوران مورخہ 5, 12 اور 24 دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: علامہ محمد عباس کمیلی ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 12 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی

درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: پروفیسرعفور احمد اسلام آباد سے باہر ہونے کی بناء پر مورخہ 19, 22, 24, 26 دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کر رہے ہیں۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر محمد ساعد بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر مورخہ 22 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب لیاقت علی بنگزئی نے بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر آج مورخہ 24دسمبر کو ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب وقار احمد خان نے ناگزیر وجوہات کی بناء پر آج مورخہ 24 دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد رضا حیات ہراج نے اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام آباد سے باہر ہیں۔ اس لئے مورخہ 24 اور 26 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ مخدوم سید فیصل صالح حیات نے اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام آباد سے باہر ہیں۔ اس لئے آج مورخہ 24 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ سیدصفوان اللہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناسازی طبیعت کی بناء پر آج مورخہ 24 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Now we take Item No. 3, it is Call Attention Notice in the name of Mr. Babar Khan Ghori.

جناب بابر خان غوری: شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ انتہائی اہم عوامی مسئلہ ہے جو عام

لوگوں کو computerized شناختی کارڈ بروقت نہ ملنے میں حکومت کی ناکامی کے متعلق تھا لیکن Interior Minister یہاں موجود نہیں ہیں۔ آپ نے کہا بھی تھا کہ آج وہ موجود ہوں گے اور خاص طور پر جو last point اٹھایا گیا تھا وہ deadline کو extend کرنے سے متعلق تھا۔ بجائے عوام کو relief دینے کے کہ وہ deadline extend کی جاتی' TV پر باقاعدہ slides چلائی جا رہی ہیں کہ آخری تاریخ 31 ہی رہے گی اور اس کو بڑھایا نہیں جائے گا۔ تو مجھے سمجھ نہیں آتا' ہمارے محترم وزیر داخلہ صاحب عوامی ہیں اور وہ عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں' آخر کیا وجوہات ہیں کہ عوام کو relief دینے کی بجائے ان کے لئے problem create کی جا رہی ہے۔ میری یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ وہ deadline کیوں extend نہیں ہو سکتی۔ ہر قسم کی deadline extend ہوئی ہے یہاں تک کہ آپ دیکھیں کہ Opposition نے اپنی deadline کتنی دفعہ extend کی تھی جو خود ایک issue تھا۔ لیکن وہ عوامی مسئلہ اور عوام کے مسائل ہیں ۔ ابھی ہماری ایک سینیٹر صاحبہ نے مجھے بتایا کہ ان کو پاسپورٹ نہیں مل رہا کیونکہ ان کا کارڈ mail میں نہیں آیا ۔ رسید بھی ان کے پاس موجود ہے ۔ ان کا پاسپورٹ نہیں بن پایا۔ تو جب ایک سینیٹر کے ساتھ یہ ہو رہا ہے تو آپ سوچیئے کہ ایک عام غریب اور مڈل کلاس آدمی کے ساتھ کیا ہو رہا ہو گا؟ یہ اتنا اہم مسئلہ تھا اور مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ میں امید کر رہا تھا کہ وہ آج آئیں گے اور اس کو بہت اہم سمجھیں گے ۔ اب آپ پر منحصر ہے کہ اس کو defer کرتے ہیں یا کیا کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے اس کو اگلی میٹنگ تک کے لئے defer کر دیتے ہیں اور جب وہ موجود ہوں گے تو اس کو discuss کرلیں گے۔

جناب بابر خان غوری: جناب چیئرمین! یہ بہت اہم مسئلہ ہے ۔ اگر یہ جو وزیر صاحب بیٹھے ہیں اس کام کی ذمہ داری اس حوالے سے لے لیں ۔ آج ہم نے وزیر اعظم صاحب سے بھی درخواست کی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ اس کو دیکھیں گے۔ یہ اس کا تھوڑا سا follow up لے لیں کہ وہ deadline extend ہو جائے۔ بہت ضروری مسئلہ ہے اور ہر آدمی اس سے متاثر ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ convey کردیں گے ۔

مسز تنویر خالد: جناب چیئرمین! یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور عوام کے لئے بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے اور اس میں date extend کرائیے ۔ What is the problem? کیوں date extend نہیں ہوتی ہے؟ کرنی چاہیے۔

Mr. Chairman: Next time when it is raised, we will bring it up.

مسز کلثوم پروین: جناب چیئرمین! ہمارے بار بار مطالبے کے باوجود کہ اس تاریخ کو extend کیا جائے آج بھی جیئو اور پی ٹی وی پر ایک پٹی چل رہی ہے کہ deadline اکتیس تاریخ تک ہے۔ اگر منسٹر تشریف نہیں لاتے تو آپ خود براہ مہربانی کوئی decision لے لیں ۔ ہماری اپنی سینیٹر شیریں نور صاحبہ حج کے لئے تشریف لے جا رہی ہیں مگر ان کا ابھی تک کارڈ جاری نہیں ہوا ۔ ہماری سینیٹر کا کارڈ جاری نہیں ہو سکا تو باقی عام عوام کی کیا ہم بات کریں گے۔ ان کا پاسپورٹ نہیں بنا اور حج کیلئے آپ کو پتا ہے کہ بہت کم دن رہ گئے ہیں۔ براہ مہربانی بطور چیئرمین آپ خود کوئی decision لے لیں اور تاریخ کو آگے کریں ۔

جناب چیئرمین: یہ تاریخ تو کیبنٹ کی طرف سے سوچی سمجھی ہوتی ہے ۔ منسٹر صاحب جب آ جائیں گے تو ان سے بات کرلیں گے ۔ میں بھی آج بات کر لوں گا اور convey کروں گا ۔جی طاہر اقبال صاحب۔

جناب طاہر اقبال ۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک عوامی مسئلہ ہے ۔ پاکستان میں چونکہ نئے شناختی کارڈ بنائے جا رہے ہیں، نادرا نے اپنا کام کیا ہے اور

they are trying their level best to complete it because the Government of Pakistan has given them instructions and there is a specific reason for it. Keeping in view the overall situation, the security situation in the world and particularly in Pakistan, the Government decided that we should have the new Identity Cards for all the people in time.

جیسے یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر کمپیوٹر کا system down ہو گیا ہے تو I personally feel کہ

NADRA should take on the project and either they should work day and night and finish the job or they should extend the date, and I agree with you

اگر عوام کا اتنا مسئلہ ہے تو the case can be taken on and I can request the Interior Minister اور میں اس وقت یہ وعدہ ضرور کرسکتا ہوں کہ I can talk to the Chairman NADRA myself and get the information as to what is the reason, whether they can do it or not and pass it on to you and to the Interior Minister because I heard that he has got leave for today's only. That means he will be in the session on 26th. So, he should come prepared and give the answers to these questions.

Mr. Chairman: Please convey that.

Maj. (Retd.) Tahir Iqbal: Right, sir.

Mr. Chairman: The House stands adjourned.

جناب محمد اکرم: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی اکرم صاحب۔

جناب محمد اکرم: جناب چیئرمین! آج ایف سی سے متعلق بلوچستان کے حوالے سے بہت اہم مسئلے کی جانب توجہ دلائی گئی ہے۔ مہیم خان بلوچ صاحب، مسز کلثوم پروین صاحبہ نے کہا، ولی محمد بادینی صاحب نے بڑی فراخدلی سے کہا کہ اس کا خرچہ ہم اٹھائیں گے۔ وہاں لے جاکر ایک سروے کرایا جائے۔ میں آپ سے دوبارہ درخواست کروں گا کہ کوئی طریقہ کار بنایا جائے اور یہ سینیٹرز حضرات جائیں اور جاکر ایف سی یا جو بھی اتھارٹیز ہیں ان سے ملیں۔ لیکن اس میں آپ کی مدد درکار ہوگی۔ براہ مہربانی اس کو consider کیجیئے تاکہ کسی طرح معاملے کو سلجھایا جاسکے۔

جناب چیئرمین: مہیم خان صاحب پہلے ملے تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ بعد میں معاملہ

کچھ عرصہ سے ٹھیک تھا۔ منسٹر صاحب آ جائیں ، ان کو بھی سن لیں ، اس کے بعد آپ کی تسلی کے مطابق توجہ دیں گے۔

میر ولی محمد بادینی: جناب انہوں نے کہا ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے ۔

جناب چیئرمین: نہیں ، فرق پڑا تھا ۔ لیکن آپ جو فرماتے ہیں اس پر بالکل توجہ ہو گی ۔ آپ تسلی رکھیں ۔

Mr. Chairman: The House stands adjourned to meet again on Friday, the 26th December, 2003, at 10.00 A.M.

[The House then adjourned to meet again at ten O'clock in the morning on Friday, the 26th of December, 2003].

....